مطبوعہ ضیاء الاسلام

سراج منیر

۱۳۱۴ھ

مشتمل بر نشانہائے رب قدیر

قادیان دارالامن والامان

مئی ۱۸۹۷ء

ایک مبارک تجویز

براہین احمدیہ مصنفہ حضرت امام صادق حجۃ اللہ المسیح الموعود والمہدی المسعود کی اشد ضرورت معلوم کرکے میرے بعض دوست تجویز فرماتے ہیں کہ یہ مبارک کتاب دوبارہ چھپوائی جائے اسطور پر کہ جو برادران طریقت ایک یا زیادہ نسخہ لینا چاہیں وہ اپنے نام نامی سے خاکسار کو اطلاع دیں - دو سو نام کے رجسٹر ہونے پر یہ کتاب چھپوائی جائیگی ہر ایک بھائی کو بطور چندہ مبلغ آٹھ روپے فی نسخہ کے حساب میں میرے دوبارہ لکھنے پر بھیجنے ہوں گے - خریداروں کی تعداد بڑھنے پر رقم چندہ کم بھی ہو سکتی ہے - جسقدر نسخے طبع ہوں گے ان میں سے خریداروں کو دیکر باقی کل جلدیں حضرت اقدس امام ہمام کے کتب خانہ میں داخل کی جائیں گی اس معاملہ میں خط و کتابت خاکسار سے ہونی چاہیئے -

نیز رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور

آخر مئی سنہ ۹۷ء تک شائع ہو جائیگی اس میں حضرت اقدس امام کامل کی معجز نما تقریر دلپذیر کے علاوہ جسے سنکر غیر مذاہب بالاتفاق صداقت اسلام کے معترف ہوئے وہ تقریریں بھی درج ہیں جو اس جلسہ میں دیگر علماء اسلام و وکلاء مذاہب دیگر نے کیں -

قیمت ایک روپیہ بلا محصول ڈاک بھیجنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل جبی فی اللہ خواجہ **غلام محی الدین** صاحب تاجر پشمینہ محلہ چہل بیبیاں لاہور سے رپورٹ مل سکتی ہے -

خاکسار خواجہ کمال الدین بی اے پروفیسر

اسلامیہ کالج لاہور یکم مئی سنہ ۹۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط و کتابت

اس عرصہ مین جو کچھ مکرمی **خواجہ غلام فرید صاحب چشتی** پیر نواب صاحب بہاولپور سے اس عاجز کی خط و کتابت ہوئی محض بہ نیت فائدہ عام وہ تمام خطوط جانبین چھاپ دئے جاتے ہین شاید کسی بندہ خدا کو اُس سے فائدہ ہو **فانّما الاعمال بالنیات**۔

خواجہ صاحب کا وہ پہلا خط جو ضمیمہ انجام آتھم کے ۳۹ صفحہ پر طبع ہوا

من فقیر باب اللہ غلام فرید سجّادہ نشین الی جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب الارباب والصّلوٰۃ علی رسولہ الشفیع یوم الحساب وعلی الہ والاصحاب والسّلام علیکم وعلی من اجتہد واصاب اما بعد قد ارسلت الیّ الکتاب وبہ دعوت الی المباھلۃ وطالبت بالجواب وانّی وان کنت عدیم الفرصۃ ولکن رایت جزءہ من حسن الخطاب فسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انّی من بدو حالک واقف علی مقام تعظیمک لنیل الثواب وما جرت علی لسانی کلمۃ فی حقک الا بالتبجیل

ورعایۃ الآداب والآن اطلع لک بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب ومؤمن بانک من عباد اللہ الصالحین وفی سعیک المشکور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملک الوھاب ولک ان تسئل من اللہ تعالیٰ خیر عاقبتی وادعو لک حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علی من سلک سبیل الصواب فقط ۱۲ رجب ۱۳۱۴ھ من مقام چاچڑان

(مہر: فقیر غلام فرید خادم الفقراء ۱۳۱۱)

ترجمہ تمام تعریفین اُس خدا کے لئے ہین جو رب الارباب ہے اور درود اُس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے اور نیز اُس کے آل اور اصحاب پر اور نیز سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب مین کوشش کرنیوالا ہو اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپکی وہ کتاب پہنچی جسمین مباہلہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ مین عدیم الفرصت تھا تاہم مینے اُس کتاب کی ایک جزو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھی ہے سو اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ مین ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنیکے مقام پر کھڑا ہون تا مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق مین کوئی کلمہ جاری نہین ہوا اور اب بھی تجھے مطلع کرتا ہون کہ مین بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہون اور مین یقین رکھتا ہون کہ تو خدا کے صالح بندون مین سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جسکا اجر ملیگا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر اور مین آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہون اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو مین زیادہ لکھتا والسلام علی من سلک سبیل الصواب

اسکا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

من عبد اللہ الاحد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد الی الشیخ الکریم السعید حبّی فی اللہ غلام فرید۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد فاعلم ایھا العبد الصالح قد بلغنی منک مکتوب ضخیم

بسطر الاخلاص والمحبة وكتب بانامل الحب والالفة جزاك الله
خير الجزاء وحفظك من كل انواع البلاء انی وجدت ريح التقوى
فی كلمتك فما اضوع رياك وما احسن نموذج نفحاتك وقد
اخبر النبی صلی الله عليه وسلم فی امری وانبأ علی احبابی و
زمری وقال لا يصدقه الا صالح ولا يكذبه الا فاسق فبشرى لك
ببشارة المصطفی وواهاً لك من الرب الاعلی ومن تواضع لله
فقد رُفع ومن استكبر فرُدّ ودُفع وانی ما زلت مذ رئيت كتبك
وانست اخلاقك وآدابك ادعو لك فی الحضرة واسئل
الله ان يتوب عليك بانواع الرحمة وقد سرّنی حسن صفاتك
ورزانة حصاتك وعلمت انك خُلقت من طينة الحرية
واعطيت مكارم السجية واحن الی لقائك بهوى الجنان
ان كان قدر الرحمن وقد سمعت بعض خصائص نباهتك ومآثر
وجاهتك من مخلصی الحكيم المولوی نور الدين فالان زاد
مكتوبك يقينا علی اليقين وصار الخبر عيانا والظن برهانا
فادعو الله سبحانه ان يُبقی مجدك وبنيانه ويحيط عليك رحمته
وغفرانه وكنت قلت للناس انك لا تلوی عن ارك ولا تظهر
انكارك فابشرت بان كلمتی قد تمت وان فراستی ما اخطأت
ورغّبنی خلقك فی ان افوز براك واسرّ بلقياك فارجو ان تسرنی
بالمكتوبات حتی تجیء من الله وقت الملاقات والان ارسل اليك
مع مكتوبی هذا ضميمة كتابی كما ارسلته الی احبابی وفيها
ذكرك وذكر مكتوبك وارجو ان تقرءها ولو كان حرج فی بعض
خطوبك والسلام عليك وعلى اعزتك وشعوبك فقط من قاديان

خواجہ صاحب کا دوسرا خط

بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکران مستجمع اوصاف بے پایان مکرم معظم برگزیدۂ خدائے احد جناب میرزا **غلام احمد** صاحب متّع اللہ الناس ببقائہ وسرّنی بلقائہ والعمہ بآلائہ۔ پس از سلام مسنون الاسلام وشوق تمام و دعای اعلای نام وارتقای مقام واضح و لائح باد۔ نامۂ محبت ختامہ الفت شمامہ مشحون مہربانی ہائے تامہ معہ کتاب مرسلہ رسیدہ چہرہ کشای مسرت تازہ و فرحت بے اندازہ گشت مخفی مباد کہ این فقیر از بدو حال خود بتقاضای فطرت در عرصہ ہای افتادن و بضرورت قدم در معارک مناقشات نہادن پسند ندارد چندانکہ می تواند خود را از مداخل طوفان نزاع ہمیشہ بری آرد و چون اکثر مردم را موافقت ہوا از طلب حق باز داشتہ است و تعصب مجازی تحقیق را بخاک جہل فرا انباشتہ بران بحث گفتار ہا نارسیدہ و غایت کار ہا نادیدہ غوغای بری انگیزند دہان غبار جہالت کہ بہوای عناد برداشتہ بسر خویش می بیزند ورنہ ثمرہ کارہا بر نیت صحیح است و دلالت کنایات ابلغ از تصریح پوشیدہ نماند کہ درین جزو زمان کسانے از علمای وقت از فقیر مطالبہ جواب کردہ اند کہ ہیچ کسی را (یعنی آنصاحب را) کہ باتفاق علماء چنین وچنان ثابت شدہ است چرا نیکو پنداشتہ اند واز چہ رو در دے حسن ظن داشتہ چون تحریرات ایشان مملو بود از کمال جوش و ترکیب الفاظ ایشان با برق طپشہا ہم آغوش نظر برآنکہ مضامین شان بر غلیان دلہا گواہ است و بر نیت ہر کس خدای دانا تر آگاہ و بہ ہیچکس گمان بد بردن شیوہ اہل صفا نیست و بے تحقیق کسی را منافق یا مطیع نفس دانستن روا نہ فقیر را در کار شان ہم گمان بد گران می نمود زیرا آنکہ اگر نیت صادق داشتہ باشند غلط شان بمثابہ خطای الاجتہاد خواہد بود ورنہ گوش محبت نیوش ہر قدر کہ از غایت کار آن مکرم ذخیرہ آگاہی انباشت دل الفت شامل زیادہ ازان در اخلاص افزود کہ داشت دعا ست کہ از عنایت حق سببے بہتر پیدا آید و ساعتی نیکو روی نماید کہ حجاب مباعدت جسمانی و نقاب مسافت طولانی از میان برخیزد و اگر بارسال مضمونیکہ در جلسۂ مذاہب پیش کردہ اند سرور فرمایند منت باشد والسلام مع الاکرام فضائل و کمالات مرتبت مولوی **نور الدین** صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند و صاحبزادہ **سراج الحق** صاحب نیز۔ الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی متمقام چاچڑان شریف

(مہر) —— ۲۷ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۴ ہجریہ نبویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب!

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت مخدوم ومکرم الشیخ الجلیل الشریف السعید حبی فی اللہ **غلام فرید**
صاحب کان اللہ معہ ورضی عنہ وارضاہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اما بعد نامہ نامی وصحیفہ گرامی افتخار نزول فرمودہ باعث گونان گون مسرت ہا گردید وبمقتضای
آیہ کریمہ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون از چندین ہزار علما وصلحا
بوئے آشنائی از کلمات طیبات آن مخدوم بشمیدم شکر خدا کہ این سرزمین ازان مردان حق خالی
نیست کہ در اظہار کلمۃ الحق از لوم ہیچ لائمی نمی ترسند ۔ ونورے دارند از جناب احدیت و
فراستی دارند از حضرت عزت پس نظرۂ صحیحہ مطہرۂ ایشان سوئے حق الیشان می کنند و در احقاق
حق **روح القدس** تائیدشان می فرماید **فالحمد للہ ثم الحمد للہ** کہ مصداق این امور آن
مخدوم را یافتیم ۔ اے برادر مکرم رجوع مشائخ وقت سوئے این عاجز بسیار کم است و فتنہ ہا از ہر سو
پیدا ۔ پیش زین حبی فی اللہ حاجی **منشی احمد جان** صاحب لدہیانوی کہ مؤلف کتاب طرق روحانی
نیز بودند بکمال محبت واخلاص بدین عاجز ارادتے پیدا کردند وبعض مریدان نااہل در ایشان چیزہا
گفتند کہ بدین مشیخت وشہرت کجا افتاد چون اوشان را ازان کلمات اطلاع شد معتقدان خود را در
مجلسی جمع کردند وگفتند کہ حقیقت اینست کہ ما چیزے دیدیم کہ شما نمی بینید پس اگر از من قطع تعلق
می خواہید بسیار خوب است مرا خود پروائے این تعلق ہا نماندہ ازین سخن شان بعض مریدان اہل
دل بگریستند واخلاصے پیدا کردند کہ پیش ازان نیز نمی داشتند ومرا وقت ملاقات گفتند کہ عجب کارے پیش
کہ مرا افتادہ کہ من قصد مصمم کردہ بودم کہ اگر مرا می گذارند من ایشان را گذارم لیکن امر برعکس آن پدید آمد
وقسم خوردند کہ اکنون بآن خدمتہا پیش می آیند کہ قبل زین ازان نشانے نبود این بزرگ مرحوم ہم
بعد از مراجعت حج وفات کردند اعزہ ووابستگان خود را بار بار ہمین نصیحت نمودند کہ بدین عاجز
تعلق ہائے ارادت داشتہ باشید ووقت عزیمت حج مرا نوشتند کہ مرا حسرتہا ست کہ من زمان شمارا
بسیار کمتر یافتم دعوے گردد این وآن برباد رفت وفرزندان وہمہ مردان وزنان کہ اعزۂ شان بودند

بوصیت شان عمل کردند وخود را درسلک بیعت این عاجز کشیدند چنانچه از روزگارے دراز فرزندان آن بزرگ سکونت لدھیانہ را ترک کردہ اند ومع عیال خود نزد من در قادیان می مانند۔

وشیخے دیگر **پیر صاحب العلم** است کہ برائے من خواب دیدند و درباره من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مجلسی عظیم شہادت دادند وسوئے من آن مکتوبے نوشتند کہ در **ضمیمہ** انجام آتھم از نظر آن مکرم گذشتہ باشد۔

اما ہنوز جماعت این عاجز بدان تعداد نرسیدہ کہ برمن از خدائے من عدد آن مکشوف گردیدہ بود میدانم کہ تا اکنون جماعت من از **ہشت ہزار** دو سہ کم یا زیادہ خواہد بود۔

اے مخدوم و مکرم این سلسلہ سلسلۂ خداست وبنا کردۂ دست از دست قادرے کہ ہمیشہ کارہائے عجائب می نماید واو از کار و بار خود پرسیدہ نمی شود کہ چرا چنین کردی مالک است ہرچہ خواہد می کند از خوف او آسمان وزمین می جنبند واز ہیبت او ملائک می لرزند ومرا او در **الہام** خود آدم نام نہادہ وگفت **اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ** چرا کہ می دانست کہ بر من نیز مورد اعتراض **اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا** خواہم گردید پس ہر کہ **مرا** می پذیرد **فرشتہ** است نہ انسان وہر کہ سر می پیچد **ابلیس** است نہ آدمی این **قول خدا گفتہ** نہ من۔

فطوبی للذین احبونی وما عادونی وصافونی وما اذونی وقبلونی وما ردونی اولئک علیہم صلوات اللہ واولئک ہم المہتدون

وآنچہ آن مخدوم نقل **مضمون جلسہ مذاہب** طلب کردہ بودند پس سبب توقف این شد کہ من منتظر بودم کہ جزوے از مضمون مطبوع نزدم رسد تا بخدمت بفرستم چنانچہ امروز یک حصہ ازان رسید کہ بخدمت روانہ میکنم وہم چنین آیندہ نیز بطوریکہ وقتا فوقتا می رسد انشاء اللہ تعالی بخدمت روانہ خواہم کرد و**قبولیت این مضمون** ازین ظاہر است کہ اخبارہای سرکاری کہ بہر چیزے سروکارے ندارند وصرف آن اخبار را نویسند کہ عظمتی داشتہ باشند **تعریف** آن مضمون بنحوی کردہ اند کہ تا حد **اعجاز** رسانیدہ اند چنانچہ **سول ملٹری** می نویسد کہ چون این مضمون خواندہ شد بر ہمہ مردم عالم محویت طاری بود وبالاتفاق نوشتند کہ **برہمہ مضامین** ہمین غالب آمد بلکہ نوشتند کہ دیگر مضامینے بہ نسبت آن چیزے نبودند پس این فضل خداست کہ پیش ازین

واقعہ از الہام وکلام خود مرا اطلاع نیز داد ومن نیز پیش از وقت آن اعلام آلہی را بذریعہ اشتہار مشتہر کردم پس عظمت این واقعہ نور علی نور شد فالحمد للہ علی ذالک

وآنچہ آن مکرم دربارہ شکوہ وشکایت علماء ارقام فرمودہ بودند درین باب چہ گویم وچہ نویسم **مقدمۂ من وایشان بر آسمان است** پس اگر من کاذبم ودر علم حضرت باری عزاسمہ مفتری ودعوی من کذب وخیانت ودجلے است درینصورۃ از خدا دشمن تر درحق من کسی نیست وجلہ ترا ہرا از بیخ خواہد برکند وجماعت مرا متفرق خواہد ساخت زیر آنکہ او مفتری را ہرگز بحالت امن نمی گذارد لیکن اگر من از و وازطرف او ہستم وبحکم او آمدم وہیچ خیانتے در کاروبار خود ندارم پس شک نیست کہ او ذوالسان تائید من خواہد کرد کہ از قدیم در تائید صادقان سنت او رفتہ است واز لعنت این مردم نمی ترسم لعنت آن است کہ از آسمان ببارد وچون از آسمان لعنت نیست پس لعنت خلق امریست سہل کہ ہیچ راستبازے ازان محفوظ نماندہ لیکن برائے آن مخدوم بحضرت عزت دعا میکنم کہ محض از سعادت فطرۃ خود ذب مخالفان این عاجز کردہ اند پس العزیز خدا با تو باشد وعاقبت تو محمود باد جزاک اللہ خیر الجزاء واحسن الیک فی الدنیا والعقبیٰ وکان معک اینما کنت وادخلک اللہ فی عبادہ المحبوبین امین

مثنوی

اے **فرید** وقت در صدق وصفا
با تو باد آن رو کہ نام او خدا

بر تو بارد رحمت یار ازل
در تو تابد نور دلدار ازل

از تو جان من خوش ست اے خوشخصال
دیدہ ست مردے درین قحط الرجال

در حقیقت مردم معنی کم اند
گو ہمہ از روئے صورت مردم اند

اے مرا روئے محبت سوئے تو
بوئے انس آمد مرا از کوئے تو

کس ازین مردم بکار روئے نہ کرد
این نصیب تو بود اے فرخندہ مرد

ہر زمان با لعنتے یاد م کنند
خستہ دل از جور ہا بیداد م کنند

کس بچشم یار صدیقے نشد
تا بچشم غیر زندیقے نشد

کافرم گفتند و دجال لعین — بهر قتلم هر لئیمی در کمین
بنگر این بازی کنان را چون جهند — از حسد بر جان خود بازی کنند
مومنے را کافرے دادن قرار — کار جان بازیست نزد هوشیار
زانکه تکفیرے که از ناحق بود — واپس آید بر سر اهلش فتد
سفلهٔ کو غرق در کفر نهان — هرزه نالد بهر کفر دیگران
گر خبر زان کفر باطن داشتے — خویشتن را بدترے انگاشتے
تا مرا از قوم خود ببریده اند — بهر تکفیرم چها کوشیده اند
افتراها پیش هر کس برده اند — وز حیا تنها سخن پرورده اند
تا مگر لغزد کسے زان افترا — ساده لوحے کافر انگارد مرا
در ره ما فتنه ها انگیختند — با نصاری بهر خود آمیختند
کافرم خوانند از جهل و عناد — این چنین کورے بدنیا کس مباد
بخل و نادانی تعصبها فزود — کین بجوشید و دو چشم شان ربود
ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدای قول او در جان ماست — هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرهائے معاد — هرچه گفت آن مرسل رب العباد

آن همه از حضرت احدست
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او همه حق اندرست
منکر آن نور و لعین خداست

معجزات انبیا را بالیقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین

هر همه از جان و دل ایمان ماست
هر که انکاری کند از اشقیاست

یک قدم دوری از آن روشن کتاب
نزد ما کفرست آن خسران و تباب

لیک دونان را بمغزش راه نیست
هر دلی از سر آن آگاه نیست

تا نباشد طالبی پاک اندرون
تا نگردد عشق یار بیچگون

راز قرآن را کجا فهمد کسی
بهر نوری نور می باید بسی

این نه من قرآن همین فرموده است
اندرو شرط نطهر بوده است

گر بقرآن هر کسی را راه بود
پس چرا شرط نطهر را فزود
لا یمسه الا المطهرون

نور را داند کسی کو نور شد
وز حجاب سرکشی ها دور شد

این همه کوران که تکفیرم کنند
بی گمان از نور قرآن غافل اند

بیخبر از رازهای این کلام
هرزه گویان ناقصان و ناتمام

در کف شان استخوانی بیش نیست
در سر شان عقل و اندیشه نیست

مرده اند و فهم شان مردار هم
بی نصیب از عشق و از دلدار هم

الغرض فرقان مدار دین ماست
او انیس خاطر غمگین ماست

نور فرقان می کشد سوی خدا
می توان دیدن از و روی خدا

ما چه سان بندیم زان دلبر نظر
همچو روی او کجا روی دگر

روی من از نور روی او بتافت
یافت از فیضش دل من هرچه یافت

چون دو چشم کس ندید آن جمال
جان من قربان آن شمس الکمال

همچنین عشقم بروی مصطفی
دل پرد چون مرغ سوی مصطفی

تا مرا دادند از حسنش خبر
شد دلم از عشق او زیر و زبر

منکه می بینم رخ آن دلبری
جان فشانم گر دهد دل دیگری

ساقی من هست آن جان پروری
هر زمان مستم کند از ساغری

محو روی او شدست این روی من
بوی او آید ز بام و کوی من

بسکه من در عشق او هستم نهان
من همانم من همانم من همان

جان من از جان او یابد غذا
از گریبانم عیان شد آن ذکا

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید آن اسم وحید

فارغ افتادم بدو از عز و جاه
دل نه کف و از فرق افتاده کلاه

بر من این بهتان که من آن ستان
تا فنیم سر این چه کذب فاسقان

سر نباید زان همه من چون منی
لعنت حق بر گمان دشمنی

آن نیم کاندر ره آن سروری
در میان خاک و خون بینی سری

تیغ گر بارد بکوی آن نگار
آن منم کاول کند جان را نثار

گر همین کفرست نزد کین وری
خوش نصیبی آنکه چون من کافری

کافرم گفتند و دجال و لعین
من نه آنم این چه ایمان و دین

این طبیعتهاشان چون سنگهاست
در بر شان گر دلی بودی کجاست

کار ایشان هر زمانی افتراست
یار ایشان هر دمی حرص و هواست

دل پر از خبث است و باطن پر ز شر
صحت نیت از ایشان دور تر

صحت نیت چو باشد در دلی
بر گل صدق او دمد چون بلبلی

هر شرارتها نمی بندد میان
نترسد از دانای اسرار نهان

لیکن این بیباکی و ترک حیا
افترا بر افترا بر افترا

این نه کار مومنان و اتقیاست
این نه خوی بندگان با صفاست

هر که او هر دم پرستار هوا
من چسان دانم که ترسد از خدا

خویشتن را نیک اندیشیده اند
تا که این مردم چه بد فهمیده اند

اتباع نفس اعراض از خدا
پس همین باشد نشان اشقیا

هر که زین سان خبث در جانش بود
کافرم گر بوی ایمانش بود

من بدین سان دم بخواندم آن کتاب | کان شده او فتاد از آفتاب
هم خبرها پیش کردم زان رسول | کو صدوق افضل عالی از فضول

لیکن انسان را بجز روی نبود | پیش گرگی گربه میشی چه سود
کافرم گفتند و رو تافتند | آن یقین گویا و لم یشگافتند

اندر بیان خوب گفت آن شاذین | کافران دل برون چون سوی بین
بر زبان قرآن مگر در سینه‌ها | حب دنیا هست و کبر و کینه‌ها

دانش دین نیز لا دست و گداف | پشت بنمودند و رفته برصاف
جاهلانی غافل از تازی زبان | هم ز قرآن هم ز اسرار نهان

کبر شان چون تا کمال خود رسید | عزت حق پرده‌های شان درید
دشمنان دین چو شمر نابکار | دین چو زین العابدین بیمار و زار

تن همی لرزد دل و جان نیز هم | چون جبانهای ایشان بنگرم
مکرها بسیار کردند و کنند | تا نظام کارها بر هم زنند

لیکن آن امری که هست از آسمان | چون زوال آید بر او از حاسدان
من چه چیزم جنگ شان با آن خداست | کرده و مستقبل این ریاض و این بناست

هر که آمد نیز و بکار و بار حق | اوستاده از پی پیکار حق
فانی ایم و تیر ما تیر حق است | صید ما در اصل نخچیر حق است

صادقی دارد پناه آن یگان | دست حق در آستین او نهان
هر که با دست خدا پیچد ز کین | پیچ خود بکند چو شیطان لعین

ای بسا نفسی که همچو ملجم است | کار او از دست موسی برهم است
آمدم بر وقت چون ابرها | [illegible]

آسمان از بهر من بارد نشان | هم زمین الوقت گوید بر زبان
این دو شاهد بهر من استاده اند | یار در من ناقصان افتاده اند

های این مردم عجب کور و کر اند | صد نشان بینند غافل بگذرند
این چنین انسان چرا با لا پرند | یا مگر زان ذات بیچون منکر اند

او چو هر کس مهربانی می کند | از زمینی آسمانی می کند
عزتش بخشد ز فضل و لطف و جود | مهر [illegible] پیشش آرد در سجود

من بنا زخود ادعائی کرده ام | امر حق بشد اقتدائی کرده ام
کار حق است این بنا از مکر شر | دشمن این دین شمن آن داد گر

آن خدا این عاجز را چیده است | رحمتش در کوی ما باریده است
مردم و جانان [illegible] از درون سید | گم شدم آخر رخی آمد پدید

میل عشق دلبری پر زور بود | غالب آمد رحمت ما را در ربود
من ندارم مایه کردارها | عشق جوشید و از و شد کارها

بهر من شد سینی طور خدا | چون خودی رفت آمد آن نور خدا
رو بید و کردم که آن روی اوست | هر دل فرخنده مائل سوی اوست

در دو عالم مثل او روی کجاست | جز سر کویش دگر کوی کجاست
آن کسان کز کوچه او غافل اند | از سگان کوچه ما هم کمتر اند

خلق و عالم جمله در شور و شر اند | عاشقانش در جهان دیگر اند
آن جهان چون نیست هر کس نادید | از جهان آن کور و بدبختی چه دید

راه حق بر صادقان آسان تر است | هر که جوید دامنش آید بدست
هر که جوید وصلش از صدق و صفا | ره دهندش سوی آن رب السما

صادقان را می شناسد چشم یار | کید و مکر اینجا نمی آید بکار
صدق می باید برای وصل دوست | هر که بی صدق است بجوید حمق اوست

صدق ورزی در جناب کبریا | آخرش می یابد از من وفا
صدق در مسدود بگشاید بصدق | یار رفته باز می آید بصدق

صدق ورزان را همه باشد نشان | گر ز پی جانان بجنبد از جان
دو [illegible] در صورت دلبر ظاهر | وار [illegible] مردم بیخه

کار عقبی با عملها بسته اند
رشتهٔ آن دلها که بهرش خسته اند

از سخنها کی شود این کار و بار
صدق می باید که تا آید نگار

علم را عالم بجز دارد و براه
بت پرستی ها کند شام و پگاه

گر بعلم خشک کار دین بدی
هر لبیبی راز دار دین بدی

یار را دارد بباطن ها نظر
هان مشو نازان تو با فخر دگر

هست آن عالی جنابی بس بلند
بهر وصلش شورها باید فگند

زندگی در مردن بخود بکاست
هر که افتادست او آخر بخاست

تا نه کار درد کس تا جان رسد
کے فغانش تا در جانان رسد

هر که ترک خود کند یابد خدا
چیست وصل از نفس خود گشتن جدا

لیک ترک نفس کے آسان بود
مردن و از خود شدن یکسان بود

تا نه آن بازی و زد بر جان ما
کو رباید ذرهٔ امکان ما

کی درین گرد و غباری ساخته
میتوان دید آن رخ آراسته

تا نه قربان خدای خود شویم
تا نه محو آشنای خود شویم

تا نباشیم از وجود خود برون
تا نه گردد پر ز مهرش اندرون

تا نه بر ما مرگ آید صد هزار
کی حیاتے تازه بینیم از نگار

تا نه ریزد هر پر و بالی که هست
مرغ این ره را پریدن مشکل است

بد نصیبی آنکه وقتش شد بباد
یار آزرده دل [illegible] ناشاد

از خردمندان مرا انکار نیست
لیکن این ره راه وصل یار نیست

تا نباشند عشق و سودا و جنون
جلوه ننماید نگار بیچگون

چون نهان است آن عزیز محترم
هر کسے را کے گزیند لاجرم

آن رهی کو عاقلان بگزیده اند
از تکلف روی حق پوشیده اند

پرده ها بر پرده ها افراخته
مطلبی نزدیک دور انداخته

ماکه با دیدار او رو تافتیم
از ره عشق و فنایش یافتیم

ترک خود کردیم بهر آن خدا
از فنائی ما پدید آمد بقا

اندرین ره درد سر بسیار نیست
جان بخواهد اذنش دشوار نیست

گر نه او خواندی مرا از فضل و جود
صد فضولی کردمی بیسود بود

از نگاهی این گدا را شاه کرد
قصه های راه ما کوتاه کرد

راه خود بر من گشود آن دلستان
دامنش زانسان که گل را باغبان

هر که در عهدم ز من ماند جدا
می کند بر نفس خود جور و جفا

پر ز نور دلستان شد سینه ام
شد ز دست صیقل آیینه ام

پیکرم شد پیکر یار ازل
کار من شد کار دلدار ازل

بسکه جانم شد نهان در یار من
بوی یار آمد ازین گلزار من

نور حق داریم زیر چادری
از گریبانم بر آمد دلبری

احمد آخر زمان نام من است
آخرین جامی همین جام من است

طالب راه خدا را مژده باد
کش خدا بنمود این وقت مراد

هر که را یاری نهان شد از نظر
از خبرداری همین پرسد خبر

هر که جویان نگاری می بود
کے بیک جا لیش قراری می بود

می دود هر سو همی دیوانه وار
تا مگر آید نظر آن روی یار

هر که عشق دلبری در جان اوست
دل ز دستش اوفتاد از هجر دوست

عاشقان را صبر و آرامی کجا
توبه از روی دلارامی کجا

هر کرا عشق رخ یاری بود
روز و شب با آن رخش کاری بود

ور قضا گر اتفاقی اوفتد
در تن و جانش فراقی اوفتد

یک زمانی زندگی بی روی یار
می کند بر وی پریشان روزگار

باز چون بیند جمال و روی او
میدود چون بیحواسی سوی او

می زند در دامنش دست از جنون
کز فراقت شد دلم ای یار خون

اینچنین صدق ار بود اندر دلے ‏ ‏ ‏ گل بجوید جای چون بلبلے

تا فتن رواز خور تابان کہ من ‏ ‏ ‏ خود برآرم روشنی از خویشتن

عالمی را کور کردست این خیال ‏ ‏ ‏ سرنگون افگند در چاہ ضلال

آن خردمندے کہ جوید کوی یار ‏ ‏ ‏ آبرو ریزد ز بہر روئے یار

گر توافتی در صد درد و نفیر ‏ ‏ ‏ کس همی خیزد کہ گردد دستگیر

این همی آثار ناکامی بود ‏ ‏ ‏ ہیچ شقوت نخوت و خامی بود

سوی آب تشنہ را باید شتافت ‏ ‏ ‏ ہر کہ جست از صدق دل آخر بیافت

خاک گردد تا ہوا بر بایدش ‏ ‏ ‏ گم شود تا کس رہی بنمایدش

بی عنایات خدا کارست خام ‏ ‏ ‏ پختہ داند این سخن را والسلام

این ہمہ کہ از خامہ این عاجز بیرون آمد از حال ست نہ از قال واز جوشیدن ست نہ از تکلفات کوشیدن اکنون آن چہ کہ تحقیق تصدیع بکنم آنچہ در دل ماست خدا در دل شما الہام کند و دل را بدل راہ ہست بدار مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین و صاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم مولوی صاحب بذکر خیر آن مکرم اکثر رطب اللسان می مانند عجب کہ اوشان در اندک صحبتی دلی محبت و اخلاص با آن مکرم چند بار این خارق امر از ان مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائی خواندن ارشاد فرمودند کہ ازین زیارت حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خواہد شد چنانچہ ہمان شب مشرف بزیارت شدم۔ والسلام۔ الراقم خاکسار **غلام احمد** از قادیان ؎

خواجہ صاحب کا تیسرا خط

بخدمت جناب معالی آگاہ معارف پناہ حقائق نگاہ شریعت انتباہ المستظہر باللہ المعرض عما سواہ المؤید من اللہ الصمد جناب مرزا **غلام احمد** صاحب مکارم لا تعد سلمہ اللہ الاحد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جوش اشتیاق ہمچون مکارم اخلاق آن سلالۃ النفس و آفاق از حد بیرون ست و محبت با آن **مجاہد فی سبیل اللہ** روز افزون۔ منت جواد بی ضنت کہ اوقات این فقیر العنایت بخیابت بر مجاری عافیت ظاہر و باطن جاری فرمود۔ و تا ابد آن مرضیۃ الشمائل محمودۃ الخصائل از جناب عزت خطابش مسئول و مقصود۔ سلک لآلی آبدار محبت و وداد و عقد جواہر تابدار صداقت و اتحاد اعنی نامۂ اخلاص ختامہ مملو بمواد خلوص و صفا و محشو بذخائر خلت و اصطفا ورود کرم آمود نمودہ مسرور نا محصور فرمود فقیر از الفاظ الفت آمیز و معانی انبساط خیز و معارف حیرت انگیز آن غواص بحار معالم ذخیرۂ احتظاظ قلب فراہم نمود۔ و ورود **مضمون جلسۃ المذاہب** مرسلۂ آن صاحب کہ باوجود آذوقۂ حقائق گرانبہا جدت ادا را مشتمل بود۔ دل از مستمعان در ربود۔ ہموارہ باین مجاہدات رفیع الغایات بعنایات علیہ و تفضلات لاریبیہ مؤید و مکرم باشند و فقیر را بمستجمع حالات مسرت سمات دالنسبۃ بارسال فضائل رسائل و ارقام کرائم رقائم مبتہج مسرور فرمودہ باشند

۲۴ شوال المکرم ۱۳۱۴ ہجریہ قدسیہ **الراقم فقیر غلام فرید الچشتی النظامی**

سجادہ نشین از چاچڑان شریف

مہر



مطبع ضیاء الاسلام قادیان
۱۹ شوال ۱۳۱۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

بنگر ای قوم نشان ہائی خداوند قدیر — چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر
رو بدو آر کہ گر او بپذیرد روافت — ورنہ این روئی سیہ ہست بتر از خنزیر
چون بتابی سر خود زان ملک ارض و سما — گر بگیرد ز غضب پس چہ پنہ ہست و ظہیر
قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب — ہمہ در قبضۂ آن یار عزیز اند اسیر
قدسیان جملہ بلرزند از ان ہیبت پاک — انبیا را دل و جان خون و الم دامنگیر
جنت و دوزخ سوزندہ از وے لرزند — تو چہ چیزی چہ ترا مرتبہ اے کرم حقیر
چند این جنگ و جدل ہا بخدا خواہی کرد — توبہ کن توبہ مگر در گذرد از تقصیر
من اگر در نظر یار مقامے دارم — پس چہ نقصان ز تکفیر ہیدن تو و از تکفیر
لعنت آن است کہ از سوی خدامی بارد — لعنت بدگہران است یکے ہرزہ نفیر
ای برادر رہ دین است رہے بس دشوار — خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر
تو ملاکی اگر از کبر بتابی سر خویش — من از و آمدم و با تو بگویم چو نذیر
آن خدائے کہ از و خلق و جہان بیخبر اند — بر من او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر

امابعد واضح ہو کہ اسوقت مین خدا تعالی کے ایک بھاری نشان کو بیان کرونگا مبارک وہ لوگ جو اُسکو غور سے پڑھین اور پھر اُس سے فائدہ اُٹھائین ۔یقیناً یاد رکھین کہ خدا کاذب کو وہ عزت نہین دیتا جو اُس کے پاک نبیون اور برگزیدون کو دیجاتی ہے ۔ مُردار خوار کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اُسکے لئے نشان ظاہر کرے اور زمین اُسکے لئے خارق عادت اعجوبے دکھلائے

سو اے قوم کے بزرگو! اور دانشمندو! ذرہ ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبون سے ملتے ہین۔ یا سچون سے کبھی کسی نے سُنا کہ کاذب کیلئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا کہ کاذب اپنے منصوبون مین صادقون پر غالب آسکا۔ کیا کسیکو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افترا کے دن سے پچیس ۲۵ برس تک مہلت دیگئی جیسا کہ اس بندہ کو۔ کاذب یون ملا جاتا ہے جیسے کھٹمل اور ایسا نابود کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک بلبلہ۔ اگر کاذبون اور مفتریون کو اتنی مدتون تک مہلت دیجاتی اور صادقون کے نشان انکی تائید کیلئے ظاہر کئے جاتے تو دنیا مین اندھیر پڑجاتا اور کارخانہ الوہیت بگڑجاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شور اٹھا۔ اور اسکی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی اور بہت آندھیاں چلین اور طوفان آئے پر اسپر کوئی زوال نہ آیا تو فی الفور سنبھل جاؤ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔

صادق تمہارے ہاتھ سے کبھی ہلاک نہین ہوگا۔ اور راستباز تمہارے منصوبون سے تباہ نہین کیا جائے گا۔ تم بدقسمتی سے بات کو دور تک مت پہونچاؤ کہ جسقدر تم سختی کروگے وہ تمہاری طرف ہی عود کریگی۔ اور جسقدر اسکی رسوائی چاہوگے وہ الٹ کر تم پر ہی پڑیگی۔ اے بدقسمتو! کیا تمہین خدا پر بھی ایمان ہے یا نہین۔ خدا تمہاری مرادون کو اپنی مرادون پر کیونکر مقدم رکھ لے۔ اور اس سلسلہ کو جس کا قدیم سے اسنے ارادہ کیا ہے کیونکر تمہارے لئے تباہ کرڈالے۔ تم مین سے کون ہے جو ایک دیوانہ کے کہنے سے اپنے گھر کو مسمار کردے اور اپنے باغ کو کاٹ ڈالے۔ اور اپنے بچون کا گلا گھونٹ دے۔ سو اے نادانو! اور خدا کی حکمتون سے محرومو! یہ کیونکر ہو کہ تمہاری احمقانہ دعائین منظور ہو کر خدا اپنے باغ اور اپنے گھر اور اپنے پروردہ کو نیست و نابود کرڈالے۔ ہوش کرو اور کان رکھکر سنو! کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے۔ اور زمین کے وقتون اور موسمون کو پہچانو تا تمہارا بھلا ہو۔ اور تا تم خشک درخت کی طرح کاٹے نہ جاؤ اور تمہاری زندگی کے دن بہت ہون۔ بیہودہ اعتراضون کو چھوڑ دو۔ اور ناحق کی نکتہ چینیون سے پرہیز کرو اور فاسقانہ خیالات سے اپنے تئین بچاؤ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ کیا تم نے نہین

پڑھا کہ محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے۔ کیا قرأت ولا محدث کی یاد نہین رہی۔ پھر یہ کیسی بیہودہ نکتہ چینی ہے کہ مرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ای نادانو! بھلا بتلاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اسکو عربی مین مرسل یا رسول ہی کہینگے یا اور کچھ کہینگے۔ سو یاد رکھو کہ خدا کے الہام مین اسجگہ حقیقی معنی مراد نہین جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہین۔ بلکہ جو مامور کیا جاتا ہے وہ مرسل ہی ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اپنے اس بندہ پر نازل فرمایا اُسمین اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہین۔ سو یہ حقیقی معنون پر محمول نہین ہین۔ ولکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اسنے ایسے لفظ استعمال کئے۔

ہم اس بات کے قائل اور معترف ہین کہ نبوت کے حقیقی معنون کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیون کے ظہور سے مانع ہے مگر مجازی معنون کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ کیا تمنے وہ حدیثین نہین پڑھین جنمین رسول رسول اللہ آیا ہے۔ عرب کے لوگ تو اب تک انسان کے فرستادہ کو بھی رسول کہتے ہین۔ پھر خدا کو کیون یہ حرام ہوگیا کہ مرسل کا لفظ مجازی معنون پر بھی استعمال کرے۔ کیا قرآن مین سے فقالوا انا الیکم مرسلون بھی یاد نہین رہا۔ انصافاً دیکھو کیا یہی تکفیر کی بنا ہے۔ اگر خدا کے حضور مین پوچھے جاؤ تو بتاؤ کہ میرے کافر ٹھہرانے کیلئے تمہارے ہاتھ مین کونسی دلیل ہے۔ بار بار کہتا ہون کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام مین میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک ہین لیکن اپنے حقیقی معنون پر محمول نہین ہین۔ اور جیسے یہ محمول نہین ایسے ہی وہ نبی کرکے پکارنا جو حدیثون مین مسیح موعود کیلئے آیا ہے وہ بھی اپنے حقیقی معنون پر اطلاق نہین پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ جسنے سمجھنا ہو سمجھ لے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہین۔ اب کوئی جدید نبی حقیقی معنون کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔ مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازون کو پورے طور پر بند نہین سمجھتے۔ بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے

واپس آنے کیلئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے - پس جب قرآن کے بعد بھی ایک حقیقی نبی آگیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیونکر اور کیسا ہوا - کیا نبی کی وحی وحی نبوت کہلائیگی یا کچھ اور - کیا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارا فرضی مسیح وحی سے بکلی بے نصیب ہو کر آئے گا ؟ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو - اگر دل سخت نہین ہو گئے تو اس قدر کیون دلیری ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنون کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے - تمام نبیون پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے -

ای مفتری لوگو ! مینے کسی نبی کی توہین نہین کی - مینے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہین کہا پر اگر تم خود نہ سمجھو تو مین کیا کرون - تم تو قائل ہو کہ جزئی فضیلت ایک ادنی شہید کو ایک بڑے نبی پر ہو سکتی ہی - اور یہ سچ ہے کہ مین خدا کا فضل اپنے پر مسیح سے کم نہین دیکھتا - مگر یہ کفر نہین یہ خدا کی نعمت کا شکر ہے - تم خدا کے اسرار کو نہین جانتے اسلئے کفر سمجھتے ہو - اسکو کیا کہوگے جو کہا گیا **ہو افضل من بعض الانبیاء** اگر مین تمہاری نظر مین کافر ہون تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہون کی نظر مین کافر تھا - میرے پاس خدا کے فضل کی اس سے بھی بڑھکر باتین ہین مگر تم انکی برداشت نہین کر سکتے - خوب یاد رکھو کہ مجھکو کافر کہنا **آسان** نہین - تمنے ایک بھاری بوجھ سر پر اٹھایا ہے اور تمسے ان سب باتون کا جواب پوچھا جائے گا - !!

ای بدقسمت لوگو ! تم کہان گرے کونسی چھپی ہوئی بداعمالیان تھین جو تمہین پیش آگئین - اگر تم مین ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی تو خدا انہین ضائع نکرتا - ابھی کچھ تھوڑا وقت ہی اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو باز آجاؤ - کیا خدا سے اس بیوقوف کی طرح لڑائی کروگے جو زور آور کے آگے سے نہین ہٹتا یہان تک کہ مار سے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے اور آخر ہڈیان چور ہو کر اور مردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے - یہودیون نے لڑائی سے کیا لیا اور تم کیا لوگے ؟ **ہذا وبعد الموت نحن خصماؤهم** - بہت کچھ صوفیون نے بھی انسانی کمالات کا اقرار کیا تھا کہ کہانتک انسان پہونچتا ہے

آج وہ بھی سو گئے - ای عقلمندو! میرے کامون سے مجھے پہچانو - اگر مجھسے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہین ہوتے جو خدا تعالےٰ کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئین تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہین تو اپنے تئین دانستہ ہلاکت کے گڑھے مین مت ڈالو - بدظنیان چھوڑدو - بدگمانیون سے باز آجاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سُرخ ہورہا ہے اور تم نہین دیکھتے - اور فرشتون کی آنکھون سے خون ٹپک رہا ہے اور تمھین نظر نہین آتا - خدا اپنے **جلال** مین ہے - اور درو دیوار **لرزہ** مین - کہان ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے - کہان ہین وہ آنکھین جو وقتون کو پہچانتی ہین - آسمان پر ایک حکم لکھا گیا - کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم ربّ العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیون کیا؟ ای نادان انسان! باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہین - !!!

اپنے ظلمونکو دیکھو اور اپنی شوخیون پر غور کرو کہ خدا نے اول ایک نشان قائم کیا اور آتھم کو دو طور کی موت دی - اول یہ کہ وہ اخفائے حق اور دروغگوئی کا ملزم ٹھہر کر اپنی صفائی کسی طور سے ثابت نہ کرسکا - نہ نالش سے نہ قسم سے نہ کسی اور ثبوت سے - دوسرے یہ کہ خدا کے وعدہ کیموافق اخفا پر اصرار کرنے کے بعد جلد فوت ہوگیا - اب بتلاؤ کہ اس پیشگوئی کی تصدیق مین تمہین کیا مشکلات پیش آئی ہین؟ کیا آتھم نہین ڈرتا رہا؟ کیا آخر وہ نہین مرگیا؟ کیا پیشگوئیمین صاف اور صحیح طور پر یہ شرط نہ تھی کہ حق کی طرف رجوع کرنیسے موت مین تاخیر ہوگی - پھر کیا تم مین سے کوئی قسم کھا سکتا ہے کہ آتھم پر قرائن عقلیہ کی رو سے یہ الزام قائم نہین ہوا کہ اُس نے اپنے اقوال اور افعال اور بیہودہ عذرات سے یہ ثابت کردیا کہ وہ پیشگوئی کے بعد ضرور ڈرتا رہا اور وہ اس بات کا ثبوت نہین دیسکا کہ کیون اُس ڈر کو جس کا اُسکو خود اقرار تھا تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ بیدلیل عذرون کی طرف منسوب کیا جاے - حالانکہ اس ثبوت کو دلون مین جمانے کیلئے قسم اور نالش دونون راہین اُس کے لئے کھلی تھین - اب بتلاؤ کیا اُس نے قسم کھائی؟ کیا اُسنے نالش کی؟ کیا اُسنے اپنے بہتانون کا کوئی اور ثبوت دیا؟ کچھ تو موہنہ سے کہو! کچھ تو پوچھو! کہ اُسنے

☙ نوٹ - ایک امام کے ظہور کیلئے جو آسمان و زمین گواہی دے رہے ہین اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ کوئی مہدی خونی یا مسیح غازی ظہور کریگا - یہ تمام باتین ناسمجھی کے خیال ہین بلکہ ہم مامور ہین کہ آسمانی نشانون اور عقلی دلائل کیساتھ منکرین کو شرمندہ کرین اور اخلاق کیساتھ ایمان کو دلون مین اتارین - منہ

خوف کا اقرار کیے اور محض بہتان اور افترا سے سانپ وغیرہ کو اپنے خوف کی بنا قرار دیکر ان خود تراشیدہ عذرات کے ثابت کرنیکے لیے کیا کیا دلائل پیش کیے - ای کم بخت متعصبو! کیا آتھم کبھی نہیں مریگا؟ کیا وہ دن نہیں آئیگا کہ جب تم رب العالمین کے حضور میں کھڑے کیے جاؤ گے - اگر اسی شکل کا کوئی دنیا کا مقدمہ ہوتا اور تم اس کے اسیر یا منصف مقرر کیے جاتے تو بیشک تم ایسے شخص کو کہ آتھم کیطرح اپنے عذرات کا کچھ ثبوت نہ دیسکتا جھوٹا ٹھہراتے اور انسانی عدالت سے ڈر کر سچے اظہار لکھوا دیتے - مگر اب تم سمجھتے ہو کہ خدا تم سے دور ہے اور کچھ سنتا نہیں اور مواخذہ کا دن بہت فاصلہ پر ہے - !!!

سچ کہو کیا آتھم پاکدامن مر گیا؟ اور اپنے سر پر ہماری طرف سے کوئی الزام نہیں لیگیا؟ تمہیں قسم ہے ذرہ مجھے سناؤ کہ کیا تم نے میرے اشتہاروں میں نہیں پڑھا کہ آتھم اخفاء حق پر اصرار کرنے کے بعد جلد مر جائیگا - سو ایسا ہی ہوا - اور وہ ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہوگیا - پس یہ کیسی بے ایمانی ہے جو اس قوم کے خبیث طبع لوگوں نے عیسائیوں کیساتھ ہاتھ ملائے اور آسمانی آواز کی مخالفت کی اور شیطانی آواز کے مصدق ہوگئے - پر یہ تو اچھا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پورا کیا - کم بخت سعد اللہ نومسلم اور محمد علی واعظ اب تک روتے جاتے ہیں جو پیشگوئی پوری نہیں ہوئی - ای شیاطین کے گروہ تم راستی کو کب تک چھپاؤ گے؟ کیا تمہاری کوششوں سے حق نابود ہو جائیگا - خدا سے لڑو جسقدر لڑ سکتے ہو - پھر دیکھو کہ فتح کس کی ہے کیونکہ حکم خواتیم پر ہے - اے بیحیا قوم! آتھم مقابل پر آنے سے ڈرا اگر تم نہ ڈرے - وہ لعنتوں کیساتھ بُلایا گیا مگر مقابل پر نہ آیا - اُسکو چار ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا - اُسکو جرأت نہ ہوئی کہ ایک قدم بھی ہماری طرف آوے - یہانتک کہ قبر میں پہونچ گیا - وہ نالش کرنے سے بھی ڈرا - اور جب عیسائیوں نے اُسپر زور دیا تو اُسنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تو کیا ابھی تک ثابت نہ ہوا کہ وہ اپنے مقابل کو خلاف حق جانتا تھا - اور دل میں خوف بھرا ہوا تھا - مگر پھر بھی اخفاء حق کیوجہ سے خدا نے

اُسکو نہ چھوڑا اور خدا کے وعدہ کیموافق اور ٹھیک ٹھیک اُسکے الہام کے منشاء کے مطابق وہ مر گیا۔ اور یہودیون اور عیسائیون کا مونہہ سیاہ کر گیا۔ وہ مجھسے عمر مین بجز چند سال کچھ زیادہ نہ تھا۔ سعد اللہ نو مسلم کی بد ذاتی ہے کہ اُسکو پیر فرتوت قرار دیتا ہے۔ یہ یہودی چاہتا ہے کہ کسیطرح پیشگوئی مخفی ہو جائے۔ سواے مخالفو! سچائی سے جسقدر چاہو انکار کرو۔ مگر حقیقت کھل گئی اور عقلمندون نے سمجھ لیا ہے کہ پیشگوئی نہ ایک پہلو سے بلکہ چار پہلو سے پوری ہو گئی؀ آتھم کو اُس رجوع اور خوف کا فائدہ دیا گیا جو اوس سے ظہور مین آیا جیسا الہامی شرط تھی اور پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ اور یہ رجوع پیشگوئی سنتے ہی اُسمین پیدا ہو گیا تہا کیونکہ وہ اسلامی مرتد تھا۔ اور یسوع کی خدائی کے بارہ مین خود ہمیشہ کھٹکے مین رہتا تھا اور تاویلین کیا کرتا تھا۔ اور مجھپر ابتدا سے اُسکو نیک ظن تھا کیونکہ وہ اس ضلع مین ہوکر میرے ابتدائی حالات سے خوب واقف تہا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ مجھے جھوٹا سمجھتا۔ اسیوجہ سے پیشگوئی کے سنانے کیوقت اُس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور اُسکی حالت متغیر ہو گئی تہی۔ اور جب مینے کہا کہ تمنے اپنی کتاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا ہے یہ اسکی سزا ہے جو تمکو ملیگی۔ تو اُسکے مونہہ پر ہوائیان اڑنے لگین اور دونون ہاتھ اُسنے اپنے کانون پر رکھے گویا وہ اسوقت توبہ کر رہا تھا۔ میرے خیال مین ہے کہ اسوقت ستر آدمی کے قریب اُس جلسہ نصاری مین ہونگے۔ غرض اُس کا رجوع نہ دیر کے بعد بلکہ اسی دم سے شروع ہو گیا تہا۔ اور اخیر میعاد تک اُسنے دیوانونکی طرح دنونکو بسر کیا۔

اب اس سے زیادہ بد ذاتی کیا ہو گی کہ باوجود ایسے صاف صاف واقعات کے پھر کہا جاتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ رجوع کا لفظ جو شرط مین داخل ہے ایک دل کا فعل تھا جو اُسیوقت سے شروع ہو گیا تھا۔ کھلے کھلے اسلام کا شرط مین کہان لفظ ہے کیا ایک مشرک ایسی سخت پیشگوئی کیوقت مستقیم رہ سکتا تہا۔ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ پیشگوئی اُسی دن سے شروع نہین ہوئی بلکہ براہین احمدیہ مین بارہ [12] برس پہلے اسکی خبر دیگئی ہے اور ساتھ ہی لیکھرام کی پیشگوئی کی خبر تھی۔ اگر تم غور سے صفحہ (۲۳۹) اور (۲۴۰) اور (۲۴۱) براہین احمدیہ کا پڑھو تو یہ تمام نقشہ

؀ (۱) ایک پہلو یہ کہ جو الہام مین شرط تہی اس شرط کی پابندی سے آتھم کی موت مین تاخیر ہوئی (۲) دوم یہ کہ آتھم اخفاء شہادت سے موافق الہام جلد فوت ہو گیا۔ (۳) سوم یہ کہ عیسائیون کے مکر اور مولویونکی باہمی سازش سے براہین احمدیہ کی پیشگوئی صفحہ ۲۴۱ پوری ہو گئی (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو [illegible] پوری ہو گئی۔ منہ

تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ آثار سابقہ اور احادیث نبویہ مین مہدی آخرزمان کی نسبت
یہ لکھا گیا تھا کہ اوائل حال مین اسکو بیدین اور کافر قرار دیا جائے گا۔ اور لوگ اُس سے سخت بغض رکھینگے
اور مذمت کیساتھ اُسکو یاد کرینگے اور دجال اور بے ایمان اور کذاب کے نام سے اُسکو پکارینگے
اور یہ سب مولوی ہونگے۔ اور اُسدن مولویونسے بدتر زمین پر اس امت مین سے کوئی نہین ہوگا
سو کچھ مدت ایسا ہوتا رہیگا۔ پھر خدا آسمانی نشانون سے اُسکی تائید کریگا۔ اور اُسکے لئے آسمان
سے آواز آئیگی کہ یہ خلیفۃ اللہ المہدی ہے۔ مگر کیا آسمان بولیگا جیسا انسان بولتا ہی؟ نہین
بلکہ مُراد یہ ہے کہ ہیبت ناک نشان ظاہر ہون گے جنسے دل اور کلیجے ہل جائینگے۔ تب خدا دلونکو
اسکی محبت کیطرف پھیر دیگا اور اُسکی قبولیت زمین مین پھیلا دیجائیگی۔ یہانتک کہ کسی جگہ چار آدمی
ملکر نہین بیٹھینگے جو اُس کا ذکر محبت اور ثنا کیساتھ نکرتے ہون۔ سو براہین کے یہ صفحات مذکورہ بالا
انھین واقعات کا نقشہ کھینچ رہے ہین۔ اول مجھکو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ لوگ تجھکو گمراہ
اور جاہل اور شیطانی خیال کا آدمی خیال کرینگے۔ دُکھ دینگے۔ اور طرح طرح کی باتین بولینگے
اور ٹھٹھے کرینگے۔ اور پھر فرمایا کہ مین سب ٹھٹھا کرنیوالون کیلئے کافی ہونگا۔ اور پھر فرمایا قُل
عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون یہ اسبات کی طرف اشارہ کیا کہ اُن دنون مین آسمانی
نشانیان ظاہر ہونگی۔ پھر بعد اسکے صفحہ ۲۴۱ مین آتھم کی نشانی کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی خبر دیدی
کہ اس نشان پر عیسائیون اور یہودی صفت مُسلمانون کا بلوہ ہوگا۔ اور وہ مکر کرینگے اور خُدا بھی مکر
کریگا۔ اور خدا کے مکر غالب آتے ہین۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ ان مکرون کے بعد خدا حق کو ظاہر
کردیگا۔ اور فتح عظیم ہوگی۔ سو لیکھرام کے واقعہ کو خُدا نے فتح عظیم کرکے دکھلایا۔ اور بجز خدا کے
یہ کسی کے مقدور مین نہ تھا کہ ایسے معرکہ کے انجام کی خبر دیتا اور غلبہ کی بشارت سُناتا۔!

دوسری پیشگوئی لیکھرام کے بارہ مین ہے جسکی نسبت براہین کے انھین الہامات
مین اشارہ ہی۔ اور براہین احمدیہ مین عیسائیون کے مکر کے بعد یہ الہام لکھا ہے الفتنۃ ھھُنا
فاصبر کما صبر اولوالعزم یعنی جب وہ مکر کرینگے تو ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا اور مُلک مین

باطل کی حمایت مین شور پڑجائیگا - اور صادق کو کاذب ٹھہرادیا جائیگا - اور کاذبون کو حق بجانب سمجھ لینگے اب ای آنکھون والو! اسقدر سچائی کا خون کر کے جہنم کی آگ میں مت پڑو - دیکھو کسقدر عظمت اس پیشگوئی مین ہے کہ بارہ برس پہلے اس کا نقشہ کھینچکر دکھلایا گیا ہر اور اسکی بنسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک اثر منقول ہی کہ عیسائیونسے جھگڑا ہوگا تب زمین سے آواز آئیگی کہ آل عیسیٰ حق پر ہی اور آسمانسے آواز آئیگی کہ آل محمد حق پر ہے - اب سچ کہو کہ ابھی تک آواز آئی یا نہین؟ اگر تم شرارت مین بڑھ گئے تو وہ اپنی قدرت نمائی مین بڑھیگا - کیا کوئی ہی جو اُسکو تھکا سکے؟ -

اب ہم لیکھرام کی پیشگوئی کو مفصل طور پر معہ اصل عبارات اُن کتابون کے اسجگہ درج کرتے ہین جنمین یہ پیشگوئی موجود ہی اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہین کہ خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ان مقامات کو غور سے پڑھین اور پھر سوچین کہ کیا یہ انسان کا کام ہی یا اُس خدا کا جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام طاقتون کا خداوند ہی - یاد رہے کہ جن کتابونکی ذیل مین عبارتین لکھی جاتی ہین وہ تمام عبارتین اسجگہ بعینہ درج کی گئی ہین - ایکحرف کی زیادتی یا کمی اُنمین نہین یہانتک کہ پیشگوئی کے سر پر کی وہ غزل جسکی ابتدا مین یہ مصرع ہی ؎ عجب نوریست در جان محمد - اسکے نیچے جو پیشگوئی کے دکھلانیکے لیئے ہاتھ بنایا گیا تہا وہ ہاتھ بھی بعینہ اُسی موقعہ پر لگادیا ہی تا اس رسالہ کے پڑھنے والے بکلی اُس نقشہ پر مطلع ہو جائین جو لیکھرام کے مرنیسے چار برس پہلے اسکی موت کیلئے کھینچا گیا تہا اور با این ہمہ ہریک شہر مین یہ کتابین مل سکتی ہین - اور کئی برسون سے پنجاب اور ہندوستان مین شائع ہو رہی ہین جس کا جی چاہے اصل کتابون مین دیکھ لے -

اسجگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے لائق ہی اور جو ہمارے اس کتاب کی روح اور علت غائی - ہے وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنیکے لیئے کیگئی تہی یعنی اس بات کا ثبوت دینے کیلئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین - اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے - اور یہی بار بار لکھا گیا تھا اور اسی مقصد کے پورا

کرنیکے لئے دُعائین کی گئی تھین - سو اس پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی خیال نہین کرنا چاہیے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤن اور مسلمانون مین ایک آسمانی فیصلہ ہے - کچھ مدت سے ہندوؤن مین تیزی بڑھگئی تھی - خاص کر کے یہ لیکھرام تو گویا اس بات پر اعتقاد نہین رکھتا تھا کہ خدا بھی ہے - سو خدا نے ان لوگونکو چمکتا ہوا نمونہ دکھلایا - چاہیے کہ ہر یک شخص اس سے عبرت پکڑے جو شخص خدا کے مقدس نبیونکی اہانت مین زبان کھولتا ہے کبھی اُس کا انجام اچھا نہین ہو سکتا - لیکھرام اپنی موت سے آریون کو ہمیشہ کی عبرت کا سبق دیگیا ہے - چاہیے کہ اُن شرارتون سے دست بردار ہون جو دیانند نے ملک مین پھیلائین اور نرمی اور لطف اور سچی محبت اور تعظیم کیساتھ اسلام سے برتاؤ کرین - آیندہ انھین اختیار ہے - بعض احمق جو مسلمان کہلا کر آریونکی طرف جھکتے تھے اب انکی توبہ کا وقت ہے انھین دیکھنا چاہیے کہ اسلام کا خدا کیسا غالب ہے ؟ آریون کو اس پیشگوئی کیوقت بذریعہ چھپے ہوے اشتہارونکے اطلاع دیگئی تھی کہ اگر تمھارا دین سچا ہے اور اسلام باطل تو اسکی یہی نشانی ہے کہ اس پیشگوئیکے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام کو بچالو اور جہانتک ممکن ہے اسکے لئے دعائین کرو اور دُعاؤن کیلئے مہلت بہت تھی - لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ لوگ بدل نسکے - یقیناً سمجھنا چاہیے کہ جو چھری لیکھرام پر چلائی گئی یہ وہی چھری تھی جو وہ کئی برس تک ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی مین چلاتا رہا - پس وہی زبان کی تیزی چھری کی شکل پر متمثل ہو کر اسکے پیٹ مین گھس گئی - جبتک آسمان پر چھری نہ چلے زمین پر ہرگز چل نہین سکتی - لوگ سمجھتے ہونگے کہ لیکھرام اب مارا گیا - لیکن مین تو اُسوقت سے مقتول سمجھتا تھا جب میرے پاس ایک فرشتہ خونی شکل مین آیا اور اُسنے پوچھا کہ "لیکھرام کہان ہے" چنانچہ یہ سب مضمون ان پیشگوئیون مین پڑھو گے جو ذیل مین لکھی جاتی ہین -

اول (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین پنڈت لیکھرام کی نسبت صرف اسقدر مضمون مین پیشگوئی ہے) کہ لیکھرام صاحب پشاوری کی قضا و قدر وغیرہ کے متعلق غالباً اس رسالہ مین بتقید وقت و تاریخ کچھ تحریر ہوگا - اگر کسی صاحب پر کوئی ایسی پیشگوئی شاق گذرے تو وہ مجاز ہین

کہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سے یا اُس تاریخ سے جو کسی اخبار مین پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے مجھکو اطلاع دین تا وہ پیشگوئی جسکے ظہور سے وہ ڈرتے ہین اندراج رسالہ سے علیحدہ رکھی جائے اور موجب دل آزاری سمجھکر کسیکو اُسپر مطلع نہ کیا جائے۔ اور کسیکو اُسکے وقت ظہور سے خبر نہ دیجائے۔ پھر بعد اسکے پنڈت لیکھرام کا کارڈ پہونچا کہ مین اجازت دیتا ہون کہ میری موت کی نسبت پیشگوئی کیجائے مگر میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ پھر بعد اس کے مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

دُوم۔ الہام مندرجہ رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ سنہ ہجری

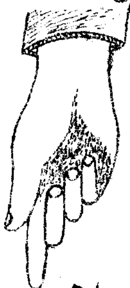
وعدنی ربّی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین۔ انہ کان یسبّ نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ۔ فدعوت علیہ۔ فبشرنی ربّی بموتہ فی ستۃ سنۃ انّ فی ذالک لآیۃ للطالبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک دشمن اللہ اور رسول کے بارہ مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان نکالتا ہے اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا اور میری دعا سنی اور جب مینے اُسپر بددعا کی تو خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ یہ اُنکے لئے نشان ہے جو سچے مذہب کو ڈھونڈتے ہین۔

سُوم۔ الہام مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ سنہ مشمولہ کتاب آئینہ کمالات اسلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب نوریست در جان محمد ۔ عجب لعلیست در کان محمد
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف ۔ کہ گردد از محبان محمد
عجب دارم دل آن ناکسان را ۔ کہ رو تابند از خوان محمد
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم ۔ کہ دارد شوکت و شان محمد
خدا زان سینہ بیزار است صد بار ۔ کہ ہست از کینہ داران محمد
خدا خود سوزد آن کرم دنی را ۔ کہ باشد از عدوان محمد
اگر خواہی نجات از مستی نفس ۔ بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ۔ بشو از دل ثنا خوان محمد
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ۔ محمد ہست برہان محمد
سرے دارم فدائے خاک احمد ۔ دلم ہر وقت قربان محمد

بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم — نثارِ روئے تابان محمدؐ
بکارِ دین نترسم از جہانے — کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرۂ من — کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ
دیگر دلبر بکارے ندارم — کہ ہستم کشتۂ آن محمدؐ
دل زارم بہ پہلویم مجوئید — کہ بستیمش بدامان محمدؐ
تو جان ما منور کردی از عشق — فدایت جانم اے جان محمدؐ
چہ ہیبت ہا بدادند این جوان را — کہ ناید کس بمیدان محمدؐ
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم — بجو در آل و اعوان محمدؐ
درین رہ گر کشندم ور بسوزند — نتابم رو ز ایوان محمدؐ
بسے سہل است از دنیا بریدن — بیادِ حسن و احسان محمدؐ
دگر اُستاد را نامے ندانم — کہ خواندم در دبستان محمدؐ
مرا آن گوشۂ چشمے بباید — نخواہم جز گلستان محمدؐ
من آن خوش مرغ از مرغان قدسم — کہ دارد جا بہ بستان محمدؐ
دریغا گر دہم صد جان درین راہ — نباشد نیز شایان محمدؐ
الا اے دشمن نادان و بیراہ — بترس از تیغ بُران محمدؐ
الا اے منکر از شان محمدؐ — ہم از نور نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر ز غلمان محمدؐ



لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین جو اس کتاب کیساتھ شامل کیا گیا تھا اندرمن مُرادآبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہون تو اُنکی قضاو قدر کی نسبت بعض پیشگوئیان شائع کی جائین۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اُسکی نسبت جب توجہ کیگئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَاب

یعنی یہ صرف ایک بیجان گوسالہ ہے جسکے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اُسکے لئے

ان گستاخیون اور بدزبانیون کے عوض مین سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اسکو مل رہیگا اور اسکے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس **عذاب** کا وقت معلوم کرنیکے لئے توجہ کیگئی تو خداوند کریم نے مجھپر ظاہر کیا کہ آجکی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیونکی سزامین یعنی اُن **بے ادبیونکی سزا** مین جو اس شخص نے **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کی ہین عذاب شدید مین مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب مین اس پیشگوئی کو شایع کرکے تمام مسلمانون اور آریون اور عیسائیون ✤ اور دیگر فرقون پر ظاہر کرتا ہون کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ مین آجکی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفون سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ مین خدا تعالی کی طرف سے نہین اور نہ اسکی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر مین اس پیشگوئی مین کاذب نکلا تو ہر یک سزا کے بھگتنے کیلئے مین طیار ہون۔ اور اس بات پر راضی ہون کہ مجھے گلے مین رسہ ڈالکر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی مین جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیون سے بڑھکر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھون۔

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیان کی ہین جنکے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اسکی کتابین عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہین کون مسلمان ہے جو اُن کتابون کو سُنے اور اُس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ باین ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے عربی سے ذرہ مس نہین۔ بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہین۔ اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہین بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دُعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانون کیلئے بھی نشان ہے کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور انکے دل نرم ہوتے۔ اب مین اسی خدا عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہون جسکے نام سے شروع کیا تھا۔ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد ن المصطفٰی افضل الرسل وخیر الوریٰ سیدنا وسید کل ما فی الارض والسما۔ **خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان** ضلع گورداسپورہ (۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

✤ اب آریون کو چاہیے کہ سب ملکر دعا کرین کہ یہ عذاب انکے اس وکیل سے ٹلجائے۔

چہارم جواب اعتراض مندرجہ ٹائٹل پیج برکات الدعا معہ خبر مندرجہ حاشیہ صفحہ ۴ ٹائٹل پیج

نمونہ دعائے مستجاب

انیس ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی پر اعتراض

اس اخبار کا پرچہ مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء جسمین میری اُس پیشگوئی کی نسبت جو لیکھرام پشاوری کے بارہ مین مینے شائع کی تھی کچھ نکتہ چینی ہے مجھکو ملا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض اور اخبارون پر بھی یہ کلمۃ الحق شاق گذرا ہے۔ اور حقیقت مین میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یون خود مخالفون کے ہاتھون اسکی شہرت اور اشاعت ہو رہی ہے۔ سو مین اسوقت اس نکتہ چینی کے جواب مین صرف اس قدر لکھنا کافی سمجھتا ہون کہ جس طور اور طریق سے خدا تعالیٰ نے چاہا اسی طور سے کیا میرا اسمین دخل نہین۔ ہان یہ سوال کہ ایسی پیشگوئی مفید نہین ہوگی اور اس مین شبہات باقی رہجائینگے اس اعتراض کی نسبت مین خوب سمجھتا ہون کہ یہ پیش از وقت ہی۔ مین اس بات کا خود اقراری ہون اور اب پھر اقرار کرتا ہون کہ اگر جیسا کہ معترضون نے خیال فرمایا ہی پیشگوئی کا ماحصل آخر کار یہی نکلا کہ کوئی معمولی تپ آیا یا معمولی طور پر کوئی درد ہوا یا ہیضہ ہوا اور پھر اصلی حالت صحت کی قائم ہوگئی تو وہ پیشگوئی متصور نہین ہوگی اور بلاشبہ ایک مکر اور فریب ہوگا۔ کیونکہ ایسی بیماریون سے تو کوئی بھی خالی نہین۔ ہم سب کبھی نہ کبھی بیمار ہو جاتے ہین۔ پس اس صورت مین مین بلاشبہ اُس سزا کے لائق ٹھہرونگا جس کا ذکر مینے کیا ہے۔ لیکن اگر پیشگوئی کا ظہور اُس طور سے ہوا کہ جسمین قہر الٰہی کے نشان صاف صاف اور کھُلے طور پر دکھائی دین تو پھر سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی۔

اصل حقیقت یہ ہی کہ پیشگوئی کی ذاتی عظمت اور ہیبت دنون اور وقتون کے مقرر کرنے کی محتاج نہین۔ اسبارہ مین تو زمانہ نزول عذاب کی ایک حد مقرر کر دینا کافی ہے۔ پھر اگر پیشگوئی فی الواقعہ ایک عظیم الشان ہیبت کیساتھ ظہور پذیر ہو تو وہ خود دلونکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور یہ سارے خیالات اور یہ تمام نکتہ چینیان جو پیش از وقت دلون مین پیدا ہوتی ہین ایسی معدوم ہو جاتی ہین کہ منصف مزاج اہل الرائے ایک انفعال کیساتھ اپنی رایون سے رجوع کرتے ہین۔ ماسوا

اسکے یہ عاجز بھی تو قانون قدرت کے تحت مین ہی۔ اگر میرے طرف سے بنیاد اس پیشگوئی کی صرف اسیقدر ہے کہ مینے صرف یا وہ گوئی کیطور پر چند احتمالی بیماریونکو ذہن مین رکھکر اور اٹکل سے کام لیکر یہ پیشگوئی شائع کی ہے تو جس شخص کی نسبت یہ پیشگوئی ہے وہ بھی تو ایسا کر سکتا ہے۔ کہ انھین اٹکلونکی بنیاد پر میری نسبت کوئی پیشگوئی کر دے۔ بلکہ مین راضی ہون کہ بجائے چھ برس کے جو مینے اُسکے حق مین میعاد مقرر کی ہے وہ میرے لئے دس برس لکھدے۔ لیکھرام کی عمر اسوقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے۔ اور اس عاجز کی عمر اسوقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض مین مبتلا ہے۔ پھر باوجود اسکے مقابلہ مین خود معلوم ہوجائیگا کہ کونسی بات انسان کی طرف سے ہی اور کونسی بات خدا تعالی کیطرف سے۔

اور معترض کا یہ کہنا کہ ایسی پیشگوئیون کا اب زمانہ نہین ہے ایک معمولی فقرہ ہے جو اکثر لوگ مونہہ سے بولدیا کرتے ہین۔ میری دانست مین تو مضبوط اور کامل صداقتونکے قبول کرنیکے لئے یہ ایک ایسا زمانہ ہی کہ شاید اسکی نظیر پہلے زمانون مین کوئی بھی مل سکے۔ ہان اس زمانہ سے کوئی فریب اور مکر مخفی نہین رہ سکتا۔ مگر یہ تو راستبازون کے لئے اور بھی خوشی کا مقام ہے کیونکہ جو شخص فریب اور سچ مین فرق کرنا جانتا ہے وہی سچائی کی دلسے عزت کرتا ہے اور بخوشی اور دوڑ کر سچائی کو قبول کرلیتا ہے۔ اور سچائی مین کچھ ایسی کشش ہوتی ہے کہ وہ آپ قبول کرا لیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ صدہا ایسی نئی باتونکو قبول کرتا جاتا ہے جو لوگون کے باپ دادونے قبول نہین کی تھین۔ اگر زمانہ صداقتون کا پیاسا نہین تو پھر کیون ایک عظیم الشان انقلاب اسمین شروع ہے۔ زمانہ بیشک حقیقی صداقتون کا دوست ہی نہ دشمن۔ اور یہ کہنا کہ زمانہ عقلمند ہی اور سیدھے سادھے لوگون کا وقت گذر گیا ہی۔ یہ دوسرے لفظونمین زمانہ کی مذمت ہی۔ گویا یہ زمانہ ایک ایسا بد زمانہ ہے کہ سچائیکو واقعی طور پر سچائی پاکر پھر اُسکو قبول نہین کرتا۔ لیکن مین ہرگز قبول نہین کرونگا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے۔ کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ زیادہ تر میری طرف رجوع کرنیوالے اور مجھسے فائدہ اٹھانیوالے

وہی لوگ ہین جو نوتعلیم یافتہ ہین جو بعض انمین سے بی اے اور ایم اے تک پہونچے ہوے ہین اور مین یہ بھی دیکہتاہون کہ یہ نوتعلیم یافتہ لوگون کا گروہ صداقتونکو بڑے شوق سے قبول کرتاجاتا ہے۔ اور صرف اسیقدر نہین بلکہ ایک نومسلم اور تعلیم یافتہ یورپشین انگریزون کا گروہ جنکی سکونت مدراس کے احاطہ مین ہی ہماری جماعت مین شامل اور تمام صداقتون پر یقین رکھتے ہین۔

اب مین خیال کرتاہون کہ مینے وہ تمام باتین لکھدی ہین جو ایک خداترس آدمی کے سمجھنے کیلئے کافی ہین۔ آریون کا اختیار ہی کہ میرے اس مضمون پر بھی اپنی طرف سے جسطرح چاہین حاشیے چڑھاوین مجھے اسبات پر کچھ بھی نظر نہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ اسوقت اس پیشگوئیکی تعریف کرنا یا مذمت کرنا دونون برابر ہین۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہی اور مین خوب جانتا ہون کہ اسی کیطرف سے ہی تو ضرور ہیبت ناک نشان کیساتھ اسکا وقوعہ ہوگا اور دلونکو ہلا دیگا۔ اور اگر اسکی طرف سے نہین تو پھر میری ذلت ظاہر ہوگی اور اگر مین اسوقت رکیک تاویلین کرونگا تو یہ اور بھی ذلت کا موجب ہوگا۔ وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی وہ کاذب کو کبھی عزت نہین دیتا۔ یہ بالکل غلط بات ہی کہ لیکھرام سے مجھکو کوئی ذاتی عداوت ہی۔ مجھکو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہین بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے **کامل** اور مقدس کو جو تمام سچائیون کا چشمہ تھا توہین سے یاد کیا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا مین عزت ظاہر کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدےٰ۔

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر (مندرجہ حاشیہ ٹائٹل پیج برکات الدعا)

آج جو ۲ راپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہی صبح کیوقت تھوڑی سی غنودگی کیحالت مین مینے دیکھا کہ مین ایک وسیع مکان مین بیٹھا ہوا ہون اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہین۔ اتنے مین ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اُسکے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامھنے آکر کھڑا ہوگیا۔ مینے نظر اٹھاکر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہین ملائک شداد غلاظ مین سے ہی۔ اور اسکی ہیبت دلون پر طاری تھی اور مین اُسکو دیکھتا ہی تھا کہ اُسنے مجھسے پوچھا کہ "لیکھرام کہان ہی" اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہان ہے۔ تب مینے اُسوقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دوسرے شخص کی سزادہی کیلئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہین رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہی۔ ہان یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انھین چند آدمیون مین سے تھا جنکی نسبت مین اشتہار دیچکا ہون اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لیکھرام کی نسبت آریونکے خیالات اُسکے قتل کئے جانے کے بعد

اخبار عام مطبوعہ چہارشنبہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء مین میری نسبت اشارہ کرکے یہ لکھا ہے کہ ایک عیسائی ڈپٹی صاحب کی نسبت پیشگوئی فوت ہونے کی درعرصہ ایکسال مشتہر کیگئی تھی اور اخبارون مین اسکی چرچا تہی۔ اور خدانخواستہ اُن ایام مین اگر ڈپٹی صاحب کے ساتھ ایسا واقعہ ہوجاتا (یعنی قتل کا واقعہ) جس کا خمیازہ لیکھرام صاحبکو بھگتنا پڑا ہے تب اور صورت تہی" اب ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی اس تقریر کا کیا مطلب ہے۔ بس یہی مطلب ہے کہ اگر ڈپٹی آتھم صاحب قتل ہوجاتے تو ایڈیٹر صاحب کے خیال مین گورنمنٹ کو پیشگوئی کرنیوالے کی نسبت فی الفور توجہ پیدا ہوتی اور وہ تفتیش ہوتی جو اب نہین ہے۔ غالباً اس تقریر سے ایڈیٹر صاحب کی کوئی نیت نیک ہوگی۔ مگر چونکہ وہ ایک سطحی خیال اور خلاف واقعہ سمجھ کا ایک داغ ساتھ رکھتی ہے اسلئے افسوس کی جگہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب کی تقریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ لیکن ہم مختصر طور پر یاد دلاتے ہین کہ وہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ آتھم صاحب میرے ایک پورانے ملاقاتی تھے۔ انھون نے ایکمرتبہ زبانی اور ایک خاص رقعہ کے ذریعہ سے بھی الحاح کیا تھا کہ اگر میری نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ سچی نکلی تو مین کسی قدر اپنی اصلاح کرونگا۔ سو خدا نے اُنکی نسبت یہ پیشگوئی ظاہر کی کہ وہ پندرہ مہینے کے عرصہ مین ہاویہ مین گرینگے مگر اس شرط سے کہ اس عرصہ مین حق کی طرف انھون نے رجوع نہ کیا ہو۔ پس چونکہ خدا کی پیشگوئی مین ایک شرط تہی اور آتھم صاحب خوفناک ہوکر اس شرط کے پابند ہوگئے تھے پس ضرور تہا کہ وہ اُس شرط سے فائدہ اُٹھاتے۔ کیونکہ ممکن نہین کہ خدا کی شرط پر کوئی عمل کرکے پھر اس سے نفع نہ اُٹھائے۔ لہذا شرط کی تاثیر سے اُنکی موت مین کسی قدر تاخیر ہوگئی۔ اگر کہو کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ دل مین اُنھون نے اسلام کی طرف رجوع کرلیا تہا یا اُنپر اسلامی پیشگوئی کا خوف غالب آگیا تھا تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی کہ آتھم نے شرط سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اسکی موت مین ہمنے کچھ تاخیر ڈالدی تو مینے آتھم صاحب کو چار ہزار روپیہ کے انعام پر قسم کھانیکے لئے بلایا کہ اگر در پردہ اسلام کی طرف رجوع نہین کیا یا اسلامی ہیبت اُنکے دل پر طاری نہین ہوئی تو چاہیے

کہ میدان میں آکر قسم کھائیں۔ یا اگر قسم نہیں تو نالش کر کے اپنے اس خوف کے وجوہ کو جنکا انکو اقرار ہے بپایہ اثبات پہونچا دیں۔ مگر انھوں نے نہ قسم کھائی نہ نالش کی باوجودیکہ انکو صاف اقرار تھا کہ میں میعاد پیشگوئی کے اندر ڈرتا رہا۔ مگر اسلامی ہیبت سے نہیں بلکہ تعلیم یافتہ سانپ اور حملوں وغیرہ سے۔ اور چونکہ وہ خوف کو چھپا نہ سکے اسلئے یہ بہانے بنائے اور ثبوت کچھ نہ دیا اور اسی وجہ سے انکو قسم کی طرف بلایا گیا تہا۔ تا اگر وہ سچے ہیں تو قسم کھالیں۔ مگر باوجود چار ہزار روپیہ نقد دینے کے قسم نہ کھائی۔ نہ نالش سے اپنے ان بہتانوں کو ثابت کیا۔ یہانتک کہ قبر میں داخل ہوگئے میرے الہام میں یہ بھی تھا کہ اگر آتھم سچی گواہی نہیں دیگا اور نہ قسم کھائیگا تب بھی **اصرار کے بعد جلد مرے گا**۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آتھم صاحب میرے آخری اشتہار سے **سات مہینے** کے اندر مرگئے۔ اور عجیب تریہ کہ اُنکے اس تمام قصہ کی بارہ برس قبل از وقوع براہین احمدیہ کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ۔ پھر ایسی صاف اور روشن پیشگوئی کی نسبت یہ گمان کرنا کہ وہ پوری نہیں ہوئی کسقدر انصاف کا خون کرنا ہے۔ کیا آتھم صاحب کی اس پیشگوئی میں کوئی شرط نہیں تھی؟ اور اگر تھی تو کیا آتھم صاحب نے اپنے اقوال اور افعال سے اُس شرط کا پورا ہونا ثابت نہیں کیا؟۔ کیا آتھم صاحب میرے اس الزام کو قبر میں ساتھ نہیں لیگئے کہ انھوں نے خوف کا اقرار کر کے پھر یہ ثابت کر کے نہ دکھلایا کہ وہ خوف کسی تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ حملوں کیوجہ سے تھا نہ اسلامی پیشگوئی کے رُعب کی وجہ سے۔ وہ ہمیشہ مباحثات کرتے تھے مگر پیشگوئی کے بعد ایسے چُپ ہوئے کہ چُپ ہونیکی حالت میں ہی گذر گئے۔

پس پیشگوئی تین طور سے پوری ہوئی **اوّل** اپنی شرط کی رو سے کہ شرط پر عمل کرنے سے اُسکا فائدہ آتھم کو دیا گیا۔ **دوم** اخفاء شہادت کے بعد جو وعدہ موت تھا اس وعدہ کے رو سے۔ **سوم** براہین احمدیہ کے اس الہام کے رو سے جو اس واقعہ سے بارہ برس پہلے ہو چکا تھا۔ اب سوچو کہ اس سے بڑھکر اگر کسی پیشگوئی میں صفائی ہوگی تو اور کیا ہوگی۔ اگر کوئی سچائی کو چھوڑ کر باتیں بنا دے تو ہم اسکا مونہہ بند نہیں کر سکتے۔ لیکن آتھم کی نسبت جو الہام کے الفاظ ہیں وہ ایسے صاف ہیں کہ ایک حق کے طالب کو بجز انکے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور براہین احمدیہ کا الہام جو آتھم صاحب کی نسبت ہے جو بارہ برس پہلے اس پیشگوئی سے تقریباً تمام اسلامی دُنیا میں شائع ہو چکا ہے اسپر غور کرنیوالے تو سجدہ میں گرینگے

کہ کیسا عالم الغیب خدا ہے جسنے پہلے سے ان تمام آیندہ واقعات اور جھگڑونکی خبر دیدی۔

چونکہ اکثر اہل دُنیا کو اٰجکل اُس برتر ہستی پر ایمان نہیں ہے اسلئے اُنکے خیالات بہ نسبت اسکے کہ نیک ظنی کی طرف جائیں بدظنی کیطرف زیادہ جاتے ہین۔ یہ بالکل غلطی ہے کہ گورنمنٹ نے لیکھرام کے مقدمہ مین سستی کی ہے اور آتھم کے مقدمہ مین اگر وہ قتل ہوجاتا تو سستی نکرتی ہم کہتے ہین کہ بیشک یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہندو اور مسلمانون کو دونون آنکھونکی طرح برابر دیکھے۔ کسی کی رعایت نکرے جیسا کہ فی الواقعہ یہ عادل گورنمنٹ ایسا ہی کر رہی ہے۔ لیکن مین پوچھتا ہون کہ کیا کوئی گورنمنٹ خدا سے بھی لڑسکتی ہے۔ بیشک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کسی نابکار خونی کو پکڑے اسکو پھانسی دے اور بدتر سے بدتر سزا کیساتھ اسکو تنبیہ کرے تا دوسرے عبرت پکڑین اور ملک مین امن قائم رہے۔ اگر آتھم قتل ہوجاتا تو بیشک وہ شخص پھانسی ملتا جو آتھم کا قاتل ہوتا۔ اسیطرح جب ثابت ہوگا کہ لیکھرام کا فلان شخص قاتل ہے اور وہ گرفتار ہوگا تو ایسا ہی وہ بھی پھانسی ملے گا۔ گورنمنٹ کا اسمین کیا قصور ہے؟ اور کونسی سستی؟ کس قاتل کو آریہ صاحب کس ثبوت کیساتھ گرفتار کرانا چاہتے ہین جسکے پکڑنے مین گورنمنٹ متامل ہے؟ لیکن گورنمنٹ خدا کی پیشگوئیمین دخل نہین دیسکتی۔ جسقدر گورنمنٹ اسکی طرف توجہ کریگی اُسیقدر ان پیشگوئیونکو آسمانی اور بے لوث اور پاک پائیگی۔ آخر یہ گورنمنٹ اہل کتاب ہے اور اس خدا سے منکر نہین ہے جو پوشیدہ بھید ونکو جانتا ہے۔ اور آنیوالے زمانہ کی ایسے طور سے خبر دیسکتا ہے کہ گویا وہ موجود ہے۔ کیا چھ سال کی میعاد بیان کرنا اور عید کے دوسرے دن کا پتہ دینا اور صورت موت بیان کر دینا بجز خدا کے ہونا محال ہے؟ اگر خدا سے محال ہے تو ان قیدون کیساتھ انسان کی اپنی پیشگوئی کیونکر ممکن ہے۔ کیا دور دراز عرصہ سے ایسی صحیح خبرین دینا انسان کا کام ہے؟ اگر ہے تو اسکی دُنیا مین کوئی نظیر پیش کرو۔ گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ اس ملک مین اور اُسکے زمانہ بادشاہت مین خدا اپنے بعض بندون سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے کہ جو قصون اور کہانیون کیطور پر کتابون مین لکھا ہوا ہے۔ اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین سے نزدیک ہوگیا ہے۔ ورنہ دوسرے ملکون مین اسکی نظیر نہین!

یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مختلف مقامات پنجاب سے کئی خط میرے پاس پہونچے ہین جنمین بعض آریہ صاحبونکے جوشون اور نامناسب منصوبون کا تذکرہ ہے میرے پاس وہ خط بحفاظت موجود ہین۔ اور اسجگہ کے بعض آریہ کو بھی وہ خط دکھلا دیئے ہین۔ چنانچہ ایک خط جو گوجرانوالہ سے

ایک معزز اور رئیس کا مجھکو پہونچا ہے۔ اس کا مضمون یہ ہی ۔ کہ وہ اسجگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ انعام قرار پایا ہے اور دو سو اسکے لئے جو نشان دہی کرے۔ اور خارجاً سُنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کیلئے منعقد ہوئی ہے × اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہرون کے لوگ (جیسے لاہور امرتسر بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے ہین) منتخب ہوئی ہین۔ اور تجویز یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو کر کسی شیر طامع کو اس کام کیلئے مامور کرین تا وہ موقعہ پاکر قتل کر دے ☩ چنانچہ دو ہزار روپیہ تک چندہ کا بندوبست ہو بھی گیا ہی۔ باقی دوسرے شہرون اور دیہات سے وصول کیا جائیگا"۔ پھر بعد اسکے صاحب راقم لکھتے ہین کہ "اگرچہ آپ حافظ حقیقی کی حمایت مین ہین تاہم رعایت اسباب ضروری ہے۔ اور میرے نزدیک ایسے وقت مین شریر مسلمانون سے بھی پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ وہ طامع اور بد باطن ہین۔ کچھ تعجب نہین کہ وہ بظاہر بیعت مین داخل ہوکر آریونکی طمع دہی سے اس کام کیلئے جرأت کرین"۔ پھر صاحب راقم لکھتے ہین کہ "مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مشورہ قتل کے سرگروہ اس شہر کے بعض وکیل اور چند عہدہ دار سرکاری اور بعض آریہ رئیس و سرگردگان لاہور کے ہین جسقدر مجھے خبر پہونچی ہے مینے عرض کر دیا واللہ اعلم"۔ اور اسی کا مصدق ایک خط پنڈدادنخان سے اور کئی اور جگہ سے پہونچے ہین اور مضمون قریب قریب ہی۔ یہ سب خط محفوظ ہین۔ اور جس جوش کو بعض آریہ صاحبونکے اخبار نے ظاہر کیا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ ایسے جوش کیوقت یہ خیالات بعید نہین ہین۔ چنانچہ ضمیمہ اخبار پنجاب سماچار لاہور مین میری نسبت یہ چند سطرین لکھی ہین:۔ "ایک حضرت نے شاید اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی مین یہ پیشگوئی بھی کی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ مین عید کے دن نہایت دردناک حالت مین مرے گا۔ یہ پیشگوئی اب قریب تھی کیونکہ غالباً ۱۸۹۱ء چھٹا سال تھا اور ۵ مارچ ۱۸۹۷ء آخری عید چھٹے سال کی تھی۔ علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالینگے۔ اور مزید بران یہ کہ پنڈت اس عرصہ مین اور فلان دن مین ایک دردناک حالت مین مریگا۔

☩ براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی یا عیسے انی متوفیک جو سترہ برس سے شائع ہو چکا ہی اسکے اسوقت خوب معنے کھلے یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ کو اُسوقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود اُنکے مصلوب کرنیکے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اور اسجگہ بجای یہود ہنود کوشش کر رہے ہین۔ اور الہام کے یہ معنے ہین کہ مین تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتون سے بچاؤن گا۔ دیکھو اس واقعہ نے عیسیٰ کا نام اس عاجز پر کیسے چسپان کر دیا ہے۔ منہ

× یہی خبر اخبار پیسہ اخبار مین بھی لکھی ہے۔ منہ

کیا آریہ دھرم کے اس مخالف اور چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو (یعنی اس عاجز کو) اس سازش سے کوئی تعلق نہین ہے؟" اس اخبار والے نے اور ایسا ہی دوسرون نے اس پیشگوئی سے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ یہہ ایک منصوبہ تھا جو پیشگوئی کے طور پر مشہور کیا گیا۔ جیسا کہ وہ اسی اخبار کے دوسرے صفحہ مین لکھتا ہو کہ "یہ قتل کئی ایک اشخاص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہو" ہم اسبات کو خود مانتے اور قبول کرتے ہین کہ پیشگوئی کی تشریح مین بار بار تفہیم الٰہی سے یہی لکھا گیا تھا کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور مین آئیگی۔ اور نیز یہ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہین ہوگی۔ بلکہ خدا کسی ایسے کو اُسپر مسلط کریگا جسکی آنکھون سے خون ٹپکتا ہوگا۔ مگر جو پنجاب سماچار دہم مارچ ۱۸۹۷ء مین الہام کے حوالہ سے عید کا دن لکھا ہو یہ اُسکی غلطی ہے۔ الہام کی عبارت یہ ہو **ستعرف یوم العید والعید اقرب** یعنی تو اُس نشان کے دن کو جو عید کی مانند ہے پہچان لے گا۔ اور عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یہ خدا نے خبر دی ہے کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال ۱۳۱۴ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرام قتل ہو گیا۔

سو اس تمام پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ ہوگا جو چھ سال کے اندر وقوع مین آئے گا۔ اور وہ دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دوسری شوال کی ہوگی۔

اب سوچو کیا یہ انسان کا کام ہے کہ تاریخ بتلائی گئی۔ دن بتلایا گیا۔ سبب موت بتلایا گیا۔ اور اس حادثہ کا وقوعہ ہیبت ناک طرز سے ظہور مین آنا بتلایا گیا۔ اس کا تمام نقشہ برکات الدعا کے مضمون مین کھینچکر دکھلایا گیا۔ کیا یہ کسی منصوبہ باز کا کام ہو سکتا ہے کہ چھ برس پہلے ایسے صریح نشانون کے ساتھ خبر دیدے اور وہ خبر پوری ہو جائے۔ توریت گواہی دیتی ہے کہ جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہین ہو سکتی۔ خدا اُسکے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دُنیا تباہ نہ ہو جیسا کہ لیکھرام نے بھی ایک دُنیوی چالاکی سے انھین دنون مین میری نسبت یہ اشتہار دیا تھا کہ تم تین برس کے عرصہ تک مرجاؤ گے۔ پس کیون وہ کسی قاتل سے سازش نکر سکا تا اُسکی بات پوری ہوتی۔

ایک اور بات سوچنے کے لائق ہے کہ یہ بدگمانی کہ اُنکے کسی مُرید نے مار دیا ہوگا یہ شیطانی خیال ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ مُریدون کا مُرشد کیساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے اور اعتقاد کی بنا تقویٰ اور طہارت اور نیکوکاری پر ہوتی ہے۔ لوگ جو کسی کے مرید ہوتے وہ اسی نیت سے مُرید ہوتے ہین کہ وہ سمجھ لیتے ہین کہ یہ شخص باخدا ہو اسکے

دل مین کوئی فریب اور فساد کی بات نہین - پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے کہ کسی کی موت کی جھوٹھی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے اور پھر جب اسکی میعاد ختم ہو نہیں ہوتی ہے تو کسی مُرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ اب میری عزت رکھ لے اور اپنے گلے مین رسہ ڈال اور مجھے سچا کرکے دکھلا - اب مین منصفون سے پوچھتا ہون کہ کیا ایسے پلید اور لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھکر اور یہ شیطانی منصوبہ سُنکر کوئی مُرید اُس کا معتقد رہ سکتا ہے کیا وہ مُرشد کو ایک بدکار ملعون اور فاسق فاجر خیال نہین کریگا -؟ اور کیا وہ اُسکو یہ نہین کہے گا کہ اے بدکار ہمارے ایمان کو خراب کرنیوالے کیا تیری پیشگوئیونکی اصلیت یہی تھی - کیا تیرا یہ منشاء ہے کہ جھوٹھ تو تو بولے اور رسہ دوسرے کے گلے مین پڑے اور اسطرح تیری پیشگوئی پوری ہو -

جسقدر دُنیا مین نبی اور مُرسل گذرے ہین یا آگے مامور اور محدث ہون کوئی شخص اُنکے مُریدون مین اسحالتمین داخل نہین ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا جبکہ اُنکو مکار اور منصوبہ باز سمجھتا ہو - یہ رشتہ پیری مُریدی نہایت ہی نازک رشتہ ہے - ادنی بدظنی سے اسمین فرق آجاتا ہے - مینے ایکدفعہ اپنے مُریدونکی جماعت مین دیکھا کہ بعض انمین سے صرف اسوجہ سے میری نسبت شبہ مین پڑ گئے کہ مینے ایک عذر بیماری سے جسکی انھین اطلاع نہین تھی نماز کے قعدہ التحیات مین دہنے پیر کو کھڑا نہین رکھا تھا - اتنی بات مین دو آدمی باتین بنانے لگے اور شبہات مین پڑ گئے کہ یہ خلاف سنت ہے - ایکمرتبہ چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے مینے پکڑی کیونکہ میرے دہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی اور کمزور ہے - اسی پر بعض نے نکتہ چینی کی کہ خلاف سنت ہے - اور ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے کہ بعض نومُرید ادنی ادنی باتون مین اپنی نافہمی سے ابتلا مین پڑ جاتے ہین - اور ادنی ادنی خانگی امور تک نکتہ چینیان شروع کر دیتے ہین - جیسا کہ حضرت موسیٰ کو بھی اسیطرح تکلیف دیتے تھے - کیونکہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اُسکے پیرو ہر ایک انسان کے قول و فعل کو راستبازی اور تقوی کے پیمانہ سے ناپتے ہین - اور اگر اُسکے مخالف پاتے ہین تو پھر فی الفور اُس سے الگ ہو جاتے ہین -

سو سوچنا چاہیے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے لوگ اس بدمعاش شخص کیساتھ وفا کر سکین جس کا تمام کاروبار مکرون اور منصوبون سے بھرا ہوا ہے - اور لوگونکو ناحق کے خون کرنیکے لئے مامور

کرنا چاہتا ہے تا اُس کا ناک نہ کٹے اور پیشگوئی پوری ہو۔ کوئی انسان عمداً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش مین بفرض محال کوئی مُرید شریک ہو تو تمام مُرید نہین یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت مین بڑے بڑے معزز داخل ہین۔ بی اے۔ اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علما و فضلا۔ تو کیا یہ تمام لچون اور بدمعاشون کا گروہ ہے؟ ہم بآواز بلند کہتے ہین کہ ہماری جماعت نہایت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہین۔ کہان ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مُرید جس کا یہ دعوی ہو کہ ہمنے اُسکو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مُرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مُرید کو کتون سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہین کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیان بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے اُنکے پوری ہونیکے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب سماچار مطبوعہ ۱۰ مارچ مین سازش کا الزام جو ہمپر لگایا ہے یہ کسقدر سچائی کا خون ہے۔ مین صاحب اخبار سے پوچھتا ہون کہ آپ لوگون مین بھی بڑے بڑے اوتار گذرے ہین۔ جیسے راجہ رامچندر صاحب۔ اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ اُنکی نسبت یہ گمان کر سکتے ہین کہ اُنھون نے پیشگوئی کر کے پھر اپنی عزت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو کہ کسی اپنے چیلہ کی منت خوشامد کی ہو کہ اُسکو اپنی کوشش سے پوری کر کے میری عزت رکھ لے اور پھر اُنکے چیلے انکو اچھا آدمی سمجھتے ہون۔ ہان یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک بدمعاش ڈاکو کیساتھ اور چند بدمعاش جمع ہون اور ایسے کام خفیہ طور پر کرین۔ لیکن اس میں مُریدونکے سلسلے مین جسکے ساتھ مہدی موعود اور مسیح موعود ہونیکا دعوی بھی بڑے زور سے ہی یہ حرامزدگی کے کام میل نہین کھا سکتے ہر ایک مرید اس بلند دعوی کو دیکھکر نہایت اعلی سے اعلی پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ دعوی تو یہ ہو کہ مین وقت کا عیسیٰ ہون اور جھوٹی پیشگوئیونکو اسطرح پورا کرنا چاہے کہ مُریدون کے آگے ہاتھ جوڑے کہ مجھسے قصور ہو گیا میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مرو اور کسی طرح میری پیشگوئی سچی کرو۔ کیا ایسا مردار ایک پاک جماعت کا مالک ہو سکتا ہے؟ کہان ہے تمھارا پاک کانشنس اے مہذب آریو!؟ اور کہان ہے فطرتی زیرکی اے آریہ کے دانشمندو؟! ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اُسکے گھر مین آگ لگ گئی اور یہ نہین اٹھتا کہ تا آگ بجھانیمین مدد دے تو مین سچ سچ کہتا ہون

که وه مجھسے نہین ہے - اگر ایک شخص ہمارے مُریدون مین سے دیکھتا ہو کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہو اور وه اُسکے چھڑانے کے لئے مدد نہین کرتا تو مین تمھین بالکل درست کہتا ہون کہ وه ہم مین سے نہین ہے - اسلام اس قوم کے بدمعاشون کا ذمہ دار نہین ہے - بعض ایک ایک روپیہ کی لالچ پر بچون کا خون کر دیتے ہین - ایسی وارداتین اکثر نفسانی اغراض سے ہوا کرتی ہین - اور پھر بالخصوص ہماری جماعت جو نیکی اور پرہیزگاری سیکھنے کیلئے میرے پاس جمع ہے وه اسلئے میرے پاس نہین آتے کہ ڈاکوؤن کا کام مجھسے سیکھین اور اپنے ایمان کو برباد کرین - مین حلفاً کہتا ہون اور سچ کہتا ہون کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہین - ہان جہانتک ممکن ہے اُنکے عقائد کی اصلاح چاہتا ہون - اور اگر کوئی گالیان دے تو ہمارا شکوه خدا کی جناب مین ہے نہ کسی اور عدالت مین - اور باین ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے - ہم اسوقت کیونکر اور کن الفاظ سے آریہ صاحبون کے دلونکو تسلی دین کہ بدمعاشی کی چالین ہمارا طریق نہین ہین - ایک انسان کی جان جانیسے تو ہم دردمند ہین اور خدا کی ایک پیشگوئی پوری ہونیسے ہم خوش بھی ہین - کیون خوش ہین؟ صرف قومون کی بھلائی کے لئے - کاش وه سوچین اور سمجھین کہ اس اعلی درجہ کی صفائی کے ساتھ کئی برس پہلے خبر دینا یہ انسان کا کام نہین ہے - ہمارے دل کی اسوقت عجیب حالت ہے - درد بھی ہے اور خوشی بھی - درد اسلئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیاده نہین تو اتنا ہی کرتا کہ وه بدزبانیون سے باز آجاتا تو مجھے الله تعالی کی قسم ہو کہ مین اُسکے لئے دعا کرتا - اور مین امید رکھتا تھا کہ اگر وه ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زنده ہو جاتا - وه خدا جسکو مین جانتا ہون اُس سے کوئی بات ان ہونی نہین - اور خوشی اسبات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی آتھم کی پیشگوئی پر بھی اسنے دوباره روشنی ڈالدی - کاش اب لوگ سوچین اور سمجھین اور قومون کے درمیان سے بغض اور کینے دور ہو جائین - کیونکہ عداوت اور دشمنی کی زندگی مرنیکے قریب قریب ہے -

اور اگر اب بھی کسی شک کرنیوالے کا شک دور نہین ہو سکتا - اور مجھے اس قتل کی سازش مین شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخبارون نے ظاہر کیا ہے تو مین ایک نیک صلاح دیتا ہون کہ جس سے سارا قصہ **فیصلہ** ہو جائے اور وه یہ ہے کہ **ایسا شخص** میرے سامنے **قسم** کھاوے جسکے الفاظ یہ ہون کہ "مین یقیناً جانتا ہون کہ یہ شخص سازش قتل مین شریک یا اسکے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہین ہے تو اے قادر خدا **ایک برس** کے اندر مجھپر وه عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو - مگر کسی انسان کے ہاتھون سے نہ ہو - اور نہ انسان کے منصوبون کا اسمین کچھ دخل

متصور ہو سکے - **پس اگر** یہ شخص ایک برس تک میری بد دعا سے بچگیا تو مین مجرم ہون اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیے - اب اگر کوئی بہادر **کلیجہ والا** آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے - یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے - شاید اس طریق سے ہمارے مخالف مولویونکو بھی فائدہ پہونچے - مینے سچے دل سے یہ لکھا ہے - مگر یاد رہے کہ ایسی آزمایش کرنیوالا خود قادیان مین آوے اس کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا - جانبین کی تحریرات چھپ جائینگی - اگر خدا نے اسکو ایسے عذاب سے **ہلاک** نہ کیا جسمین انسان کے ہاتھوں کی آمیزش نہ ہو تو مین کاذب ٹھہرونگا - **اور تمام دنیا گواہ** رہے کہ اس صورت مین مین اُسی سزا کے لائق ٹھہرونگا جو مجرم قتل کو دینی چاہیے مین اسجگہ سے دوسرے مقام نہین جا سکتا - مقابلہ کرنیوالے کو آپ آنا چاہیے - مگر مقابلہ کرنیوالا ایک ایسا شخص ہو جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو - اب بعد اسکے سخت بیحیائی ہوگی کہ کوئی غائبانہ میرے پر ایسے ناپاک شبہات کرے - مینے طریق فیصلہ آگے رکھدیا ہے - اگر مین اسکے بعد رو گردان ہو جاؤن تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراض کرنیوالا بہتانون سے باز نہ آوے اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو تو اسپر لعنت - اے شتاب کارلوگو جیسا کہ تمہارا گمان ہے مجھے کسی قوم سے عداوت نہین - ہر یک نوع انسان سے ہمدردی ہے اور جہانتک میرے بدن مین طاقت ہے اس ہمدردی کے لئے مشغول ہون - اور مین جیسا کہ قومون کا ہمدرد ہون ایسا ہی گورنمنٹ انگلیشیہ کا شکر گذار اور سچے دل سے اُس کا خیر خواہ ہون اور مفسدہ پردازی سے بدل بیزار ہون

ایک اور نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ پنڈت لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اسکے وقوع سے

سترہ برس پہلے براہین احمدیہ مین اس پیشگوئی کی خبر دیگئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین یہہ الہام ہے لن ترضیٰ عنك الیھود ولا النصاریٰ - وخرقوا له بنین وبنات بغیر علم - قل ھو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین - الفتنة ✽ ھھنا فاصبر کما صبر

✽ حاشیہ - براہین احمدیہ مین تین فتنون کا ذکر ہے - اول بڑا فتنہ عیسائی پادریوں کا جنھوں نے مکاری سے تمام جہان مین شور مچا دیا کہ آتھم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی اور یہودی صفت مولویون اور انکے ہم مشرب مسلمانونکو ساتھ ملا لیا دیکھو صفحہ ۲۴۱ - دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر ہے محمد حسین بٹالوی کا فتنہ ہے جس فتنہ کی نسبت براہین کے صفحہ ۵۱۰ مین یہ لکھا ہے - واذ یمکر بك الذی کفر اوقد لی یا ھامان لعلی اطلع الیٰ

اولوا العزم ۔ قل ربّ ادخلنی مدخل صدق ولاتیئس من روح اللہ الا ان روح اللہ قریب ۔ الا ان نصر اللہ قریب ۔ یاتیک من کل فج عمیق ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ ینصرک اللہ من عندہٖ ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء ۔ لامبدل لکلمات اللہ ۔ انا فتحنا لک فتحا مُبینا ۔ یعنی پادری لوگ اور یہودی صفت مُسلمان تجھسے راضی نہین ہونگے ۔ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیان انھون نے بنا رکھی ہین ۔ انکو کہدے کہ خُدا وہی ہے جو ایک ہی اور بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کوئی اسکا ہم کفو اور یہ لوگ مکر کرینگے (یہ آتھم کی ظہور پیشگوئی کیطرف اشارہ ہے) اور خدا بھی مکر کریگا کہ ان کو ذرہ مہلت دیگا تا اپنے جھوٹھے خیالات سے خوش ہو جائین ۔ اور پھر فرمایا کہ اسوقت پادریون اور یہود صفت مسلمانون کی طرفسے ایک فتنہ برپا ہوگا ۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیون نے صبر کیا ۔ اور خُدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ یعنی دُعا کر کہ پیشگوئی کے چھُپانیمین جو جو پادریون اور یہود صفت مسلمانون نے لوگونکو دھوکے دئیے ہین وہ دھوکے دور ہو جائین ۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو ۔ کیونکہ خُدا کی رحمت

الہ موسیٰ ۔ وانی لاظنہ من الکاذبین ۔ تبت یدا ابی لھب وتب ماکان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا ۔ وما اصابک فمن اللہ الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر الوالعزم ۔ الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حبا جما ۔ حبا من اللہ العزیز الاکرم عطاءً غیر مجذوذ ۔ یعنی وہ زمانہ یاد رکھ کہ جب ایک مُنکر تجھسے مکر کریگا اور اپنے دوست ہامان کو کہیگا کہ فتنہ کی آگ بھڑکا کہ مین موسیٰ کے خُدا پر اطلاع پانا چاہتا ہون اور مین گمان کرتا ہون کہ وہ جھوٹھا ہے ۔ ابولہب کے دونون ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا اُسکو نہین چاہیے تھا کہ تکفیر اور تکذیب کے امر مین دخل دیتا مگر یہ کہ ڈرتا ہوا ان باتونکو پوچھ لیتا کہ جو اسکو سمجھ نہین آتی تھین ۔ اور تجھے جو کچھ پہونچے گا وہ خدا کی طرفسے ہے اسجگہ ایک فتنہ ہوگا پس تجھے صبر کرنا چاہیے جیسا کہ اولوالعزم نبی صبر کرتے رہے ۔ یاد رکھ کہ وہ فتنہ خدا کی طرفسے ہوگا تا وہ تجھسے بہت ہی پیار کرے خدا کا پیار جو اللہ عزیز اکرم ہے ۔ یہ وہ عطا ہے جو واپس نہین لیجائیگی ۔ اسوقت مجھے یہ سمجھ آیا ہے کہ الہام مین ہامان سے مُراد نذیر حسین محدث دہلوی ہے کیونکہ پہلے سب سے محمد حسین اسکی طرف التجا لیگیا ۔ اور یہ کہا کہ اوقدلی یاھامان اسکا یہ مطلب ہو کہ تکفیر کی **بنیاد** ڈالدے تا دوسرے اُسکی پیروی کرین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نذیر حسین کی عاقبت تباہ ہے اگر توبہ کرکے نہ مرے ۔ اور ممکن ہو کہ ابولہب سے مراد بھی نذیر حسین ہی ہو اور محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل ۔ کیونکہ بعض رویا اس عاجز کی اس تاویل کی موید ہین ۔ پس خدا کے فضل سے کچھ تعجب

اس ابتلا کے دنونکے بعد جلد آئیگی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئیگی۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ خدا نشان دکھلانیکے لئے اپنے پاس سے تیری مدد کریگا یعنی بلا واسطہ نشان دکھائے گا اور نیز وہ لوگ بھی مدد کرینگے جنکے دلونپر ہم خود آسمان سے وحی نازل کرینگے یعنی بعض نشان بالواسطہ بھی ہم ظاہر کرینگے۔ مطلب یہ کہ بعض پیشگوئیاں براہ راست ظہور مین آئینگی اور بعض کے ظہور کیلئے ایسے انسان واسطہ ٹھہر جائینگے جنکے دلون مین ہم ڈالدینگے۔ خدا کی باتین کبھی نہین ٹلینگی اور کوئی نہین جو انکو روک سکے۔ ہم پادریونکے مکر کے بعد ایک کھلی کھلی فتح تجھکو دینگے۔

ان الہامات مین خدا تعالیٰ نے صاف لفظون مین فرمادیا کہ اول پادری لوگ اور یہود صفت مسلمان مکر کے رو سے ایک پیشگوئی کی حقیقت کو چھپائینگے تا تیری سچائی چھپی رہے اور ظاہر نہ ہو۔ پھر بعد اسکے یون ہوگا کہ ہم ارادہ فرمائینگے کہ تیری سچائی ظاہر ہو اور تیری پیشگوئیونکی حقانیت کھلجائے تب ہم دو قسم کے نشان ظاہر کرین گے۔ ایک وہ جنمین انسانون کے افعال کا دخل نہین۔ جیسے مذہبی جلسہ مین **پہلے سے ظاہر کیا گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب رہیگا** اور اس پیشگوئی کے پیدا کرنے مین انسانون کا ذرہ دخل نہین ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نہین کہ یہ متواتر تائیدونکو دیکھکر آخر توبہ کرے اور ہامان مارا جائے۔ تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے لیکھرام کی موت کا فتنہ ہے یعنی آریونکی بدگمانیان اور ضرر رسانی کے لئے پوشیدہ کوششین جیسا کہ پیسہ اخبار مین بھی انکے قتل کے ارادون کا ذکر ہے اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۷ مین اس فتنہ اور اسکے ساتھ کے نشان کی نسبت یہ الہام ہے **مین اپنی چمکار دکھلاؤن گا اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤن گا۔ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ الفتنة ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا۔** یعنی اسجگہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر۔ اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کریگا تو انھین پاش پاش کردیگا۔ یہ براہین احمدیہ کے الہام ہین۔ مگر اس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

سلامت بر تو اے مرد سلامت

بلکہ مخالفانہ کوششیں ہوئیں اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرا مضمون غالب رہے۔ آخر پیشگوئی کے مضمون کے موافق ہمارا مضمون غالب ہوا۔ اور دوسرے ان الہامات براہین احمدیہ میں یہ وعدہ تھا کہ ہم وہ نشان ظاہر کرینگے جنمیں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا۔ اسکے مطابق لیکھرام کی نسبت پیشگوئی ظہور میں آئی۔ کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہوا اور کسی نے لیکھرام کو قتل کر دیا۔ پس ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے اُبھارا تا اسکو قتل کرے اور ہر ایک پہلو سے اسکو موقعہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہونچاوے × پس خدا تعالیٰ نے جو فتح عظیم کے ذکر سے پہلے پیشگوئیکے ظاہر کرنیکے لئے دو مختلف فقروں کو ذکر فرمایا اول یہ کہ ینصرک اللہ من عندہ دوم یہ کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء اس تقسیم کی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پادریوں کو شرمندہ کرنیکے لئے فرمایا کہ اگر تمنے ہمارے ایک نشان کو مخفی کرنا چاہا تو کیا حرج ہے ہم اسکے عوض میں دو نشان ظاہر کرینگے۔ ایک وہ نشان جو بلا واسطہ ہمارے ہاتھ سے ہوگا اور دوسرا وہ نشان جو ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ظہور میں آجائیگا جنکے دلوں میں ہم ڈالدینگے کہ تم ایسا کرو تب فتح عظیم ہوگی۔ اب انصاف سے دیکھو اور ایمان سے نظر کرو کہ یہ دونوں نشان یعنی نشان جلسہ مذاہب اور نشان موت لیکھرام ۱۷ برس بعد شائع ہونے براہین احمدیہ کے ظہور میں آئے ہیں۔ کیا یہ انسانی طاقت ہو سکتی ہے؟

یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ مذاہب سے پہلے جو اشتہار الہامی شائع کئے گئے تھے انمیں صاف طور پر لکھا گیا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ مضمون تمام مضامین پر غالب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ اخبار آبزرور۔ مہر دکن۔ پیسہ اخبار۔ سراج الاخبار۔ مشیر ہند۔ وزیر ہند سیالکوٹ۔ صادق الاخبار بہاولپور پس یہ خدا کا بلا واسطہ فعل تھا کہ ہر ایک دل کے خواہش کے مخالف اُنسے اقرار کرایا کہ وہی مضمون غالب رہا مگر دوسرے نشان میں قاتل کے دلمیں قتل کی خواہش ڈالدی اور اسطرح یہ دونوں نشان بلا واسطہ اور بالواسطہ خلق اللہ کو دکھلا کر پادریوں اور اسلامی مولویوں اور ہندؤں کے مکر کو ایکدم میں پاش پاش کر دیا۔ اور ممکن نہ تھا کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجاتے جبتک خدا ایسے کھلے کھلے نشان ظاہر نکرتا۔ اسی کی طرف وہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں اشارہ فرماتا ہے اور کہتا ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ وکان کیدھم عظیما۔ یعنی ممکن نہ تھا کہ نصاریٰ اور مخالف مسلمان اور ہندو اپنے انکاروں سے باز آجاتے جبتک انکو کھلا کھلا نشان نہ ملتا۔ اور انکا مکر بہت بڑا تھا۔ پھر بعد اسکے اسی صفحہ میں فرمایا کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ اسبات کی طرف

× پیسہ اخبار اور سفیر گورنمنٹ میں لکھا ہے کہ لیکھرام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا یعنی وہ اس عورت کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا کیسی ذلت کی موت ہے اور اگر اسکا نام شہادت ہے تو گویا یوں کہنا چاہیے کہ وہ کسی عورت کی نگہ کی چھری سے شہید ہو چکا تھا آخر وہی چھری قہری صورت پر اسکو لگ گئی۔ اگر قتل کا سبب یہی ہے تو لیکھرام کی پاک زندگی کا خوب ثبوت ہے۔ منہ

اشارہ ہے کہ پادریون سنے آتھم کی پیشگوئی کو بباعث اپنے اخفا کے لوگونپر مشتبہ کردیا تھا۔ پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جسکی شوخیون نے ثابت کردیا تھا کہ وہ رجوع کرنے والا نہین ایسی ہی مخفی رہجاتی تو تمام حق خاک مین ملجاتا۔ اور نادان لوگون کے خیالات سخت ناپاک ہوجاتے۔ اور جاہل قریب قریب دہریون کے بنجاتے۔ سو آسمانون اور زمینون کے مالک نے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا فدیہ ہو اور سچے دین کی سچائی ظاہر کرنیکے لئے بطور بلیدان کے ہوجاے۔ سو وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے مارےجانے کی ہمدردی بجائے خود ہے۔ مگر یہ بات بہت دلونکو تاریکی سے نکالنے والی ہے کہ خُدا نے جلسہ مذاہب کے نشان کے بعد یہ ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیے کہ ہر یک روح اُس ذاتکو **سجدہ** کرے جسنے ایک بندہ کی جان لیکر ہزارون مردونکو زندہ کرنیکی بنیاد ڈالی۔ اور پھر اسی پیشگوئیکی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ مین یہ الہام اشارہ فرماتا ہے کہ **"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفے نبیون کا سردار۔ رب الافواج اسطرف توجہ کریگا** اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مونہہ کی باتین ہین"۔ پس جس عظیم الشان نشان کا اس الہام مین وعدہ ہے وہ وہی ہے جس سے مطابق الہام ہذا کے اعلاء کلمہ اسلام ہوا اور صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ مین اسی نشان کا ذکر ہے جس کا پہلا فقرہ یہ ہے کہ مین اپنی چمکار دکھلاؤنگا یعنی ایک جلالی نشان ظاہر کرونگا۔ اور سرمہ چشم آریہ مین ایک کشف ہے جسکو گیارہ برس ہوگئے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خُدا نے ایک خون کا نشان دکھلایا وہ خون کپڑون پر پڑا جو اب تک موجود ہے یہ خون کیا تھا وہی لیکھرام کا خون تھا۔ خدا کے آگے جُھک جاؤ کہ وہ برتر اور بے نیاز ہے۔!!!

بعض آریہ اخبار والون نے یہ تعجب کیا کہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی ہے اور اُسکی مدت بتائی گئی۔ دن بتایا گیا۔ موت کا ذریعہ بتایا گیا۔ یہ باتین کب ہوسکتی ہین جبتک ایک بھاری سازش اسکی بنیاد نہ ہو۔ چنانچہ پرچہ ضمیمہ سماچار لاہور ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء اور ضمیمہ انیس ہند میرٹھ ۱۳ مارچ ۱۸۹۷ء نے اسبارہ مین بہت زہر اُگلا ہے۔ ایڈیٹر انیس ہند اپنے پرچہ کے ۱۳ صفحہ مین یہ بھی لکھتا ہے کہ "ہمارا ماتھا تو اسیوقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپکی وفات کی بابت پیشگوئی کی تھی ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا؟" اب واضح ہو کہ یہ تمام صاحب آپ اسباتکو تنقیح طلب ٹھہراتے ہین کہ کیا خدا نے اس شخص کو علم غیب دیا تھا؟ اور کیا خدا سے ایسا ہونا ممکن ہے؟ سو اسوقت ہم بطور نمونہ بعض

اور پیشگوئیوں کو درج کرتے ہیں تا ان **نظائر** کو دیکھکر آریہ صاحبوں کی **آنکھیں کھلیں** اور وہ یہ ہیں

اوّل۔ احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی پیشگوئی۔ جسکی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ تین [۳] برس کی میعاد میں فوت ہوجائیگا۔ اور ضرور ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے اور مصیبتیں بھی دیکھے۔ چنانچہ اسنے اس اشتہار کے بعد اپنے پسر کے فوت ہونیکی مصیبت دیکھی۔ اور پھر اسکی ہمشیرہ عزیزہ کی وفات کا ناگہانی واقعہ اسکی نظر کے سامنے وقوع میں آیا۔ اور بعد اسکے وہ تین سال کی میعاد کے اندر خود بمقام ہوشیارپور فوت ہوگیا ✤ اب بتاؤ کہ اسکی موت میں میری طرف سے کسکے ساتھ سازش ہوئی تھی۔ کیا تپ محرقہ کے ساتھ ؟!

دوسری پیشگوئی شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کی مصیبت کے بارہ میں تھی جو اُسپر ناحق کے خون کا الزام لگایا گیا تھا۔ شیخ مذکور ہوشیارپور میں زندہ موجود ہے اُسکو پوچھو کہ کیا اس مقدمہ کے آثار ظاہر ہونیسے پہلے مینے **اپنے خدا** سے خبر پاکر کوئی اطلاع اسکو دی ہے یا نہیں ؟

تیسری پیشگوئی سردار محمد حیات خان جج کی نسبت اسوقت کی گئی تھی جبکہ سردار مذکور ایک ناحق کے الزام میں ماخوذ ہوگیا تھا۔ اب پوچھنا چاہیے کہ کیا درحقیقت کوئی ایسی پیشگوئی نامبردہ کی مخلصی کے بارہ میں پیش از وقت کیگئی تھی یا اب بنائی گئی ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس پیشگوئی کا براہین میں بھی ذکر ہے۔

✤ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے ایک احمد بیگ کی نسبت اور ایک اسکے داماد کی نسبت۔ اور پیشگوئیکے بعض الہامات میں جو پہلے سے شائع ہوچکے تھے یہ شرط تھی کہ توبہ اور خوف کیوقت موت میں تاخیر ڈالدیجائیگی سو افسوس کہ احمد بیگ کو اس شرط سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا کیونکہ اسوقت اسکی بدقسمتی سے اُسنے اور اُسکے تمام عزیزوں نے پیشگوئی کو انسانی مکر اور فریب پر حمل کیا اور ٹھٹھا اور ہنسی شروع کردی اور وہ ہمیشہ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے کہ پیشگوئیکے وقت نے اپنا مونھہ دکھلادیا اور احمد بیگ ایک محرقہ تپ کے ایکدو دن کے حملہ سے ہی اس جہان سے رخصت ہوگیا۔ تب تو انکی آنکھیں کھل گئیں اور داماد کی بھی فکر پڑی اور خوف اور توبہ اور نماز روزہ میں عورتیں لگ گئیں اور مارے ڈر کے انکے کلیجے کانپ اُٹھے۔ پس ضرور تھا کہ اس درجے کے خوف کیوقت خدا اپنی شرط کیموافق عمل کرتا۔ سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ بدیہی طور پر حالت موجودہ کیموافق پوری ہوگئی۔

اور دوسرے پہلو کی انتظار ہے ۔ منہ

چوتھی پیشگوئی سید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اشتہار یکم فروری ۱۸۸۶ء میں کیگئی تھی کہ انکو کوئی سخت صدمہ پہونچنے والا ہے۔ اب سید احمد خانصاحب کو پوچھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے بعد آپکو کوئی ایسا سخت صدمہ پہونچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم وغم نہ ہو بلکہ وہ امر ہو جو انکو زیر وزبر کرنیوالا ہو۔

پانچویں پیشگوئی میںنے اپنے لڑکے **محمود** کی پیدایش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے ✠

چھٹی پیشگوئی **شریف** کے بارہ میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کیگئی تھی۔ اور رسالہ نور الحق میں پیش از وقت خوب شائع ہوگئی تھی۔ چنانچہ اسکے موافق لڑکا پیدا ہوا جو اب خدا کے فضل سے چند روز تک دوسرے سال کو ختم کرنیوالا ہے۔

ساتویں پیشگوئی اشتہار ۱۸۸۶ء میں دلیپ سنگ کے بارہ میں تھی جو وہ قصد پنجاب سے ناکام رہیگا اور صدہا ہندو اور مسلمانوں کو عام جلسوں میں یہ پیشگوئی سُنا دی گئی تھی۔

آٹھویں پیشگوئی جلسہ مذاہب کے نتیجہ کی نسبت تھی کہ اسمیں میرا مضمون غالب رہے گا۔ اور یہ اشتہارات لاہور اور دوسرے مقامات میں پیش از وقت ہزاروں ہندو مُسلمانوں میں تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اب سول ملٹری کو پوچھو اور بزور سے سوال کرو اور میئر ہند اور وزیر ہند اور پیسہ اخبار اور صادق الاخبار اور سراج الاخبار اور مُخبر دکن کو ذرہ غور سے پڑھو تا معلوم ہو کہ کس زور سے الہام الٰہی نے اپنی سچائی ظاہر کی۔

نویں پیشگوئی قادیان کے ایک ہندو بشمبرداس نام کے ایک فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی یعنی بشمبرداس

✠ بعض جاہل محض جہالت سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب پہلے لڑکے کا اشتہار دیا تھا اسوقت لڑکی کیوں پیدا ہوئی۔ مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں وہ سراسر خیانت کر رہے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ہمیں دکھلا دیں کہ پہلے اشتہار میں یہ لکھا تھا کہ پہلے ہی حمل میں بلا واسطہ لڑکا پیدا ہو جائیگا اور اگر پیدا ہونے کے لئے کوئی وقت اُس اشتہار میں بتلایا نہیں گیا تھا تو کیا خدا کو اختیار نہیں تھا کہ جسوقت چاہتا اپنے وعدہ کو پورا کرتا۔ ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا۔ کسقدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو! منہ

بقید ایکسال مقید ہوگیا تھا۔ اور اُسکے بھائی **شرمپت** نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھسے دُعا کی التجا کی تھی اور نیز یہ پوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ مینے دُعا کی اور کشفی نظر سے مینے دیکھا کہ مین اس دفتر مین گیا ہون جہان اُسکی قید کی مثل تھی۔ مینے اس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹکر اُسکی جگہ چھ مہینے لکھدیا اور پھر مجھے الہام الٰہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آیگی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہجائیگی لیکن بری نہین ہوگا۔ چنانچہ مینے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جو اتبک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلا دئیے۔ اور جب مینے بتلایا اور بعینہ وہ باتین ظہور مین آگئین تو اُسنے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اسلئے اُسنے آپ پر غیب کی باتین ظاہر کردین۔ پھر مینے

نوٹ۔ پنڈت لیکھرام کا اس طرز سے مارا جانا آریہ صاحبو نکو ایک سبق دیتا ہے اور وہ یہ کہ آیندہ کسی نومسلم کے شدہ کرنیکے لئے کوشش نکرین۔ اگر کوئی اسلام مین داخل ہوتا ہے تو اسکو ہونے دین۔ آخر شدہ ہونیوالیکو دیکھ لیا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا اور دوسرے اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ آیندہ یہ خواہشین نکرین کہ کوئی دوسرا لیکھرام یعنی بدزبانیو نمین اس کا ثانی تلاش کرنا چاہیے۔ لیکن اگر فی الواقعہ وہ بات صحیح ہے جو پیسہ اخبار اور سفیر مین لکھی گئی ہے یعنی یہ کہ اسکے قتل کا سبب صرف بدکاری ہے اور یہ کام کسی غیرتمند لڑکی کے باپ یا خاوند کا ہے جیسا کہ بقول پیسہ اخبار کثرت رائے اسیطرف ہے تو آیندہ نیک چلن واعظ تلاش کرنا چاہیے۔ اور تعجب کی بات ہے کہ جبکہ عالمتین بموجب بیان پیسہ اخبار کے زیادہ مشہور روایت یہی ہے کہ وارداتِ قتل کا موجب کوئی ناجائز تعلق ہے تو کیون اسطرف تحقیقات کیلئے توجہ نہین کیجاتی اور کیون ایسے ہندون کے اظہار نہین لئے جاتے جنکے مونہہ سے یہ باتین نکلین اور کیا بعید ہے کہ وہی بات ہو کہ ڈھنڈورا شہر مین لڑکا بغل مین۔ منہ

نوٹ۔ بعض صاحب عیسائیون مین سے اعتراض کرتے ہین کہ اگرچہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوگئی مگر ہندؤن نے اسکو مرنے کے بعد ذلت کی نظر سے نہین دیکھا۔ ایسا عذر ایک عیسائی کے مونہہ سے نکلنا نہایت افسوس کی بات ہے۔ بھلا منصف بتلاوین کہ جب ہمنے پیشگوئی کے پورا ہونیکو اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہرایا تھا اور خدا نے لیکھرام کو مارکر مسلمانونکی ہندؤن پر ڈگری کردی تو اسحالتمین نہ صرف لیکھرام بلکہ بحیثیت مذہبی اس تمام فرقہ کی عزت مین فرق آگیا۔ رہی لاش کی عزت تو لاش کا ڈاکٹر کے ہاتھ سے چیرا جانا کیا یہ عزت کی بات ہے اور چال چلن کی عزت کا یہ حال ہے کہ پیسہ اخبار ۱۳ مارچ ۱۸۹۷ء مین لکھا ہے کہ اُس شخص کے مارے جانیکے مشہور روایت یہ ہے کہ یہ شخص کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا تھا اور یہی عام طور پر کہا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے۔" فقط۔ پس اس سے زیادہ ذلت کا اور کیا نمونہ ہوگا کہ جان بھی گئی اور اکثر شہر کے لوگ اسکی وجہ بدکاری ٹھہراتے ہین۔ منہ

نوٹ۔ ایک نشان عقلمندون کیلئے یہ ہے کہ شیخ نجفی نے چالیس دقیقہ مین نشان دکھلانیکا وعدہ کیا تھا۔ اور ہمنے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز مین دیکھو حاشیہ اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ جسکی عبارت یہ ہے۔ اگر نشانے از ما درین مدت یعنی چہل روز بظہور آمد و از نشان یعنی از شیخ نجفی چیزے بظہور نیامد ہمین دلیل بر صدق ما و کذب شان خواہد بود۔ سو یکم فروری ۱۸۹۷ء سے ۳۵ دن تک یعنی چالیس روز کے اندر نشان موت پنڈت لیکھرام وقوع مین آگیا۔ نجفی صاحب یہ تو بتلاوین کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے آجتک کتنے دقیقے گذر گئے ہین۔ افسوس کہ نجفی نے کسی منارہ سے گرکے ہی نہ دکھلایا۔ گرہمین لاف و گزاف و شیخی است
شیخ نجدی بہتر از صد نجفی است

براہین احمدیہ مین یہ تمام الہام اور کشف شائع کردیا۔ یہ شخص شرمپت نہایت متعصب آریہ ہے جسکو میرے خیال مین آریہ مذہب کی حمایت مین خدا کی بھی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر بہرحال خدا نے اُسکو میرا گواہ بنادیا۔ اگر میئے اس قصہ مین ایک ذرہ جھوٹھ بولا ہے تو وہ قسم کھا کر ایک اشتہار اس مضمون کا شائع کردے کہ مین پرمیشر کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ بیان سراسر جھوٹھ ہے اور اگر جھوٹھ نہین تو میرے پر ایک برس تک سخت عذاب نازل ہو۔✤ پس اگر اسپر وہ فوق العادت عذاب نازل نہ ہوا کہ خلقت بول اٹھے کہ یہ خدا کا عذاب ہی تو مجھے جس موت سے چاہو ہلاک کرو۔ اسمین میری طرفسے یہ شرط ہے کہ انسان کے ذریعہ سے وہ عذاب نہ ہو محض بلا واسطہ آسمانی عذاب ہو۔

یہ تو ممکن ہے کہ یہ شخص قوم کی رعایت سے یونہی انکار کردے۔ یا بغیر اس قسم پیش کردہ کے اشتہار بھی دیدے۔ کیونکہ مینے اس قوم مین خدا کا خوف نہین پایا۔ مگر ممکن نہین کہ وہ قسم کھاوے اگرچہ دوسرے آریہ اُسکو ہلاک کردین۔ لیکن اگر قسم کھالے تو خدا کی غیرت ایک بھاری نشان دکھائیگی۔ ایسا نشان دکھائیگی کہ دُنیا مین فیصلہ ہوجائیگا۔ اور زمین آسمانی نور سے بھر جائیگی۔

دسوان نشان

یہ ہے کہ خُدا نے پنڈت دیانند کے مرنیسے تین مہینے یا چار مہینے پہلے اُسکی موت کی مجھکو خبر دی اور مینے اسی آریہ کو جسکا قبل اس سے ذکر ہوچکا ہے خبر دیدی اور نیز اور کئی لوگونکو اطلاع کی چنانچہ اُس الہام کے بعد عرصہ مذکورہ بالا تک پنڈت مذکور کے مرنیکی خبر آگئی یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ مین درج ہے۔ اگر وہ آریہ منکر ہو تو میرا **وہی جواب ہی** جو مین پہلے دیچکا ہون۔

گیارھوین پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالی نے الہام سے مجھکو خبر دی تھی کہ تجھے زبان عربی مین ایک اعجازی بلاغت و فصاحت دی گئی ہے اور اُسکا مقابلہ کوئی نہین کریگا۔ اس پیشگوئی کی طرف براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ مین اشارہ ہے جہان فرمایا ہے اِن ھذا الا قول البشر واَعانه علیه قوم آخرون۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ ھذا من رحمة ربك یتم نعمته علیك لیکون آیة للمومنین۔ یعنی مخالف کہینگے کہ یہ تو انسان

✤ جو کچھ شرمپت آریہ کا قصہ بیان کیا گیا ہے اسمین ایک ذرہ مُبالغہ کی آمیزش نہین مین خدا تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ بالکل سچ اور صحیح ہے پس جو شخص میرے پر مبالغہ اور باتکو زیادہ کر دینے کی تہمت لگاوے وہ ظلم کرتا ہے اور ظلم کا علاج وہی ہے جو مینے لکھدیا ہے۔ منہ

کا قول ہے اور اور لوگون نے اسکی مدد کی ہے۔ کہہ اسپر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو یعنی مقابلہ کرکے دکھلاؤ۔ بلکہ یہ خدا کی رحمت سے ہے۔ تا وہ اپنی نعمت تجھپر پوری کرے اور تا مومنون کیلئے نشان ہو یعنی تیری سچائی پر یہ ایک نشان ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ✣۔ اس عرصہ مین بہت سی عمدہ عمدہ کتابین زبان عربی مین بالتزام محاسن ادب و بلاغت و فصاحت اس عاجز نے لکھین اور مخالفین کو انکے مقابلہ کیلئے ترغیب دلائی یہانتک کہ پانچہزار روپیہ تک انعام دینا کیا اگر وہ نظیر بنا سکین۔ لیکن وہ بمقابل اُن کتابون کے کچھ بھی لکھ نسکے سوا اگر یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہ ہوتا تو صدہا کتابین مقابلہ پر لکھی جاتین۔ خصوصاً اس حالت مین کہ جبکہ اسپنے صدق و کذب کا مدار انھین پر رکھا گیا تھا۔ اور صاف لفظونمین کہدیا گیا تھا کہ اگر وہ اس نشانکو بالمقابل کسی تالیف کے پیش کرنیسے توڑ سکین تو ہمارا دعویٰ جھوٹھا ٹھہریگا۔ لیکن وہ لوگ مقابلہ سے بالکل عاجز رہے۔ اور ایسا ہی وہ پادری صاحبان جو ادنیٰ ادنیٰ جاہل مرتد کا نام مولوی رکھدیتے ہین اس مقابلہ اور معارضہ سے ایسے عاجز ہوئے جو اسطرف انھون نے مونہہ بھی نہین کیا۔ اور اس پیشگوئیمین کمال یہہ ہے کہ یہہ اُن عربی کتابونکے وجود سے سولہ سترہ برس پہلے لکھی گئی۔ کیا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ ؟!!

بارھوین پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ اور ۲۳۹ مین لکھی ہے **علم قرآن** ہے اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھکو علم قرآن دیا گیا ہے ایسا علم جو باطل کو نیست کرے گا۔ اور اسی پیشگوئیمین فرمایا کہ دو انسان ہین جنکو بہت ہی برکت دیگئی۔ ایک وہ **معلم** جس کا نام **محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ سلم ہے۔ اور ایک **یہ متعلم** یعنی اس کتاب کا لکھنے والا۔ اور یہہ اُس آیت کی طرف بھی اشارہ ہے جو قرآن شریف مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے **وآخرین منهم لما یلحقوا بهم**۔ یعنی اس نبی کے اور شاگرد بھی ہین جو ہنوز ظاہر نہین ہوئے اور آخری زمانہ مین اُن کا ظہور ہوگا۔ یہ آیت **اسی عاجز** کی طرف اشارہ تھا۔ کیونکہ جیساکہ ابھی الہام مین ذکر ہو چکا ہے یہ عاجز روحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردون مین سے ہے۔ اور یہہ پیشگوئی جو قرآنی تعلیم کی طرف اشارہ فرماتی ہے اسی کی تصدیق کے لئے کتاب کرامات الصادقین

✣ اسی پیشگوئی کا موید براہین احمدیہ کا وہ الہام ہے جہان لکھا ہے **یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک**۔ یعنی اے احمد تیرے لبونپر رحمت جاری کی گئی ہے یعنے فصاحت بلاغت۔ منہ

لکھی گئی تھی جسکی طرف کسی مخالف نے رخ نہین کیا - اور مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے
کہ مجھے قران کے حقائق اور معارف کے سمجھنے مین **ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے** -
اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ مینے قرآنی تفسیر کیلئے بار بار انکو بلایا تو خدا اُسکو ذلیل اور
شرمندہ کرتا - سو **فہم قران** جو مجھکو عطا کیا گیا یہ اللہ جل شانہ کا ایک **نشان** ہے - مین خدا کے
فضل سے امید رکھتا ہون کہ عنقریب **دُنیا دیکھے گی** کہ مین اس بیان مین سچا ہون - اور مولویون کا
یہ کہنا کہ قرآن کے معنے اسیقدر درست ہین جو احادیث صحیحہ سے نکل سکتے ہین اُس سے بڑھکر
بیان کرنا معصیت ہے چہ جائیکہ موجب کمال سمجھا جائے - یہ سراسر خیالات باطلہ ہین - ہمارا یہ دعوی
ہے کہ قران اصلاح کامل اور تزکیہ اتم اور اکمل کیلئے آیا ہے اور وہ خود دعوی کرتا ہے کہ تمام کامل سچائیان
اُسکے اندر ہین جیسا کہ فرماتا ہے **فیھا کُتُبٌ قیّمۃ** تو اس صورت مین ضرور ہے کہ جہانتک سلسلہ
معارف اور علوم الٰہیہ کا ممتد ہوسکے وہانتک قرآنی تعلیم کا بھی دامن پہونچا ہوا ہو - اور یہ بات صرف
مین نہین کہتا بلکہ قرآن خود اس صفت کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنا نام اکمل الکتب رکھتا ہے
پس ظاہر ہے کہ اگر معارف الٰہیہ کے بارے مین کوئی حالت منتظرہ باقی ہوتی جسکا قرآن شریف نے
ذکر نہین کیا تو قرآن شریف کا حق نہین تھا کہ وہ اپنا نام اکمل الکتب رکھتا - حدیثونکو ہم اس سے
زیادہ درجہ نہین دیسکتے کہ وہ بعض مقامات مین بطور تفصیل اجمالات قرانی ہین - سخت جاہل اور
نااہل وہ اشخاص ہین کہ جو قران شریف کی تعریف اس طور سے نہین کرتے جو قرآن شریف مین
موجود ہے بلکہ اسکو معمولی اور کم درجہ پر لانیکے لیئے کوشش کر رہے ہین - غرض ایک پیشگوئی یہ بھی ہے
جو جناب الٰہی کی طرفسے مجھکو عطا ہوئی جسکا مقابلہ کوئی مخالف نہین کرسکا - اور خدا نے تمام معاندین کو
ذلیل کیا - قران کے اعجازی معارف جو غیر محدود ہین انپر ایک یہ بھی دلیل ہے کہ ظاہر اور معمولی
معنے تو ہر ایک مومن اور فاسق اور مسلم اور کافر کو معلوم ہین اور کوئی درجہ نہین جو معلوم نہ ہون
تو پھر نبیون اور عارفون کو انپر کیا فوقیت ہوئی - اور پھر اسکے کیا معنی ہونگے کہ **لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ** -
تیرھوین پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین لکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے

الا انّ نصر اللہ قریب ۔ یاتیك مِن کلِّ فجٍ عمیق ۔ یاتون من کل فجّ عمیق ۔ یعنی خدا کی مدد تجھے دور دور سے پہونچے گی اور لوگ دور دور سے تیرے پاس آئینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہین کہ ہندوستان کے کنارون تک ہمارے سلسلہ کے مددگار موجود ہین۔ اور پشاور سے لیکر بمبئی اور مدراس اور کلکتہ تک لوگ دور دور کا سفر اٹھاکر قادیان مین پہونچتے ہین اور یہ پیشگوئی سترہ سال کی ہے اور اسوقت لکھی گئی تھی کہ جب اس رجوع خلائق کا نام ونشان نہ تھا۔ اب سوچنا چاہیے کہ کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ کیا انسان اسبات پر قادر ہے کہ ایسی پوشیدہ اور نہان در نہان باتین کہ ایک عمر کے بعد ظاہر ہونیوالی تھین پہلے سے بتلادے۔؟!

چودھوین پیشگوئی جو براہین کے اسی صفحہ ۲۳۹ مین ہے یہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّه ✤ لامبدل لکلمات اللہ ظُلموا وانّ اللہ علی نصرھم لقدیر ۔ یعنی خدا وہ ہے جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کیساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے کوئی نہین جو خدا کی باتونکو ٹال سکے انپر ظلم ہوا اور خدا انکی مدد کریگا۔ یہ آیات قرآنی الہامی پیرایہ مین اس عاجز کے حقمین ہین اور رسول سے مراد مامور اور فرستادہ ہے جو دین اسلام کی تائید کے لئے ظاہر ہوا۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اسلئے فرمایا کہ تا اسکے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتدا مین ضرور ہے کہ اس مامور اور اسکی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر مین **فتح ہوگی** اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائیگا اور دوسری تمام ملتین بینہ کے ساتھ ہلاک ہوجائینگی۔ دیکھو! یہ کسقدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی **پیشگوئی** ہے جو ابتداسے اکثر علماء کہتے آئے ہین کہ **مسیح موعود کے حقمین ہے** اور اُسکے **وقتمین پوری ہوگی**۔ اور براہین احمدیہ مین سترہ برس سے مسیح موعود کے دعوے سے پہلے درج ہے۔ تا خدا اُن لوگونکو شرمندہ کرے کہ جو اس عاجز کے دعوی کو انسان کا افترا خیال کرتے ہین۔ براہین خود گواہی دیتی ہے کہ اُسوقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی

✤ [illegible]

نہین تھا اور پُرانے عقیدہ پر نظر تھی۔ لیکن خدا کے الہام نے اسیوقت گواہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھہ آثار نبویہ نے مسیح کے حقین فرمایا تھا الہام الہی نے اس عاجز پر جما دیا تھا۔ یہانتک کہ اسی براہین احمدیہ مین نام بھی **عیسی** رکھدیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ مین یہ الہام موجود ہے **یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ ثلة من الاولین وثلة من الاخرین** یعنے اے عیسی مین تجھے طبعی وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھا دونگا۔ اور تیرے تابعین کو اُن لوگوں پر غلبہ بخشونگا جو مخالف ہونگے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہونگے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اُسوقت نازل ہوئی تھی کہ جب اُنکی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ مین تھی اور یہودی اپنی خباثت سے اُن کے مصلوب کرنے کی فکر مین تھے تا مجرمانہ موت کا داغ انپر لگ کر توریت کی ایک آیت کیموافق انکو ملعون ٹھہرا دین کیونکہ توریت مین لکہا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزادہی کی وجہ سے ایک مناسبت پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدکار صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اسلیئے خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہین ہوا تا اُنکی سچائی عوام کی نظر مین مشتبہ نہ ہو جاے۔

غرض اس آیت مین اللہ تعالی نے حضرت مسیح کو ایسے اضطراب کے زمانہ مین تسلی دی تھی کہ جب یہودی انکے مصلوب کرنیکی فکر مین تھے۔ اب جو یہ آیت براہین احمدیہ مین اس عاجز پر بطور الہام نازل ہوئی تو اسمین ایک باریک اشارہ یہ ہے کہ اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ **لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے** کے منصوبے کرینگے تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پاکر حق مشتبہ ہو جائے۔ سو اس آیت مین اللہ تعالی اس عاجز کا نام عیسی رکھکر اور وفات دینے کا ذکر کرکے ایسا فرماتا ہے کہ یہ منصوبے **پیش نہین جائینگے** اور مین انکی شرارتوں سے **محافظ**

ہون گا۔ اور اسی الہام کے آگے جو صفحہ ۵۵ مین الہام ہے اُسمین ظاہر فرمایا گیا کہ ایسا کب ہوگا اور اُسدن کا نشان کیا ہے۔ یعنے ایسے منصوبے جو قتل کے لئے کئے جائینگے وہ کب اور کسوقت مین ہونگے۔ اور کن امور کا انسے پہلے ظاہر ہونا ضروری ہے: سو اسی الہام کے بعد مین جو الہام ہے اسمین اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ **مین اپنی چمکار دکھلاونگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاونگا** (یہ رافعک الیّ کی تفسیر ہے) **دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا**۔ اس الہام مین اللہ تعالیٰ نے صاف لفظون مین فرما دیا کہ قتل کی سازشون کا وقت وہ ہوگا کہ جب ایک چمکدار نشان حملہ کی صورت پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے بعد جو عربی مین الہام ہے وہ بھی اس مضمون قتل کے فتنہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے **الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم۔ فلما تجلّیٰ ربہ للجبل جعلہ دکا۔ قوۃ الرحمن لعبید اللہ الصمد۔ مقام لا تترقی العبد فیہ بسعی الاعمال**۔ ترجمہ یہ ہے کہ جب یہ چمکتا ہوا نشان ظاہر ہوگا تو اُسوقت ایک فتنہ برپا ہوگا ✤ (یہ وہی فتنہ سازش قتل ہے جسکی مناسبت سے الہام مذکورہ مین اس عاجز کو یا عیسیٰ کرکے پکارا گیا تھا یعنے قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے ارادہ کا فتنہ) اس الہام مین پہلے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور پھر وعدہ کیا گیا ہے کہ مین تجھے وفات دونگا اور وہی آیت جو قرآن شریف مین حضرت عیسیٰ کی وفات کے وعدہ

✤ **حاشیہ** آریون اور ہندوؤن نے جسقدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہین انکی نسبت ابتک میرے پاس پچاس کے قریب خط پہونچے ہین۔ بعض اِنمین سے گمنام ہندوؤن کے خط ہین اور بعض معتبر مسلمانون کے خط ہین جنکو ان مشورون کی اطلاع ہوئی۔ اسوقت خطوط کی نقل کی اسجگہ ضرورت نہین وہ سب میرے پاس محفوظ ہین۔ لیکن ہندو اخبار مین سے کچھ بطور نمونہ نقل کرتا ہون تا معلوم ہو کہ وہ ابتلاء جو یہود کی شرارتون سے حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا وہی مجھکو پیش آگیا۔ اور اس فتنہ کے لفظ سے جو الہام **الفتنۃ ھھنا** مین پایا جاتا ہے وہی ابتلا مراد ہے۔ اور اسی بنا پر معہ بعض دوسری وجوہ کے اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ یہود کا فتنہ دو حصہ پر مشتمل تھا ایک وہ حصہ تھا جو حضرت عیسیٰ

کے متعلق ہے اس عاجز کے حق میں الہام ہوئی یعنی یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ۔

اور جیسا کہ ابھی میں لکھ چکا ہوں اس بشارت کی حضرت عیسیٰ کے حق میں بھی ضرورت پڑی تھی کہ اسوقت یہودیوں کی ہر روز کی دھمکیوں سے انکی جان خطرہ میں تھی۔ اور یہودی لوگ ایک ایسی موت کی انکو دھمکی دیتے تھے جس موت کو ایک مجرمانہ موت سمجھ سکتے ہیں۔ اور جسپر توریت کے رو سے بھی راستبازی کی شان کو دھبہ لگتا ہے

حاشیہ:

کے قتل کے لئے انکے اپنے منصوبے تھے۔ اور دوسرا وہ حصہ تھا کہ جو وہ گورنمنٹ رومیہ کو حضرت عیسیٰ کی گرفتاری اور قتل کیلئے افروختہ کرتے تھے۔ سو ان دونوں ہی وہی معاملہ پیش آیا۔ صرف فرق اتنا رہا کہ وہاں یہود تھے اور یہاں ہندو۔ سو پہلا حصہ جو قتل کیلئے خانگی سازشیں ہیں ان کا نمونہ ایم آر بشیشر داس کے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے جو اُسنے اخبار آفتاب ہند مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۵ پہلے کالم میں چھپوایا ہے جس کا عنوان یہ ہے "**مرزا قادیانی خبردار**" اور پھر بعد اسکے لکھا ہے کہ "مرزا قادیانی بھی امروز فردا کا مہمان ہے بکری کی ماں کب تک خیر منا سکتی ہے آجکل ہنود کے خیالات مرزا قادیانی کی نسبت بہت بگڑے ہوئے ہیں پس مرزا قادیانی کو خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ بھی بکرعید کی قربانی نہ ہو جاوے" اور پھر اخبار رہبر ہند لاہور ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں صفحہ ۱۴ پہلے کالم میں لکھا ہے "کہتے ہیں کہ ہندو قادیان والے کو قتل کرائینگے"۔

اور دوسرا حصہ جو گورنمنٹ کے افروختہ کرنیکے متعلق ہے اسکا اخبارات مفصلہ ذیل میں ہندوؤں کی طرف سے نکلے ہیں بیان ہے۔ چنانچہ اخبار پنجاب سماچار ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء جو ایک ہندو اخبار لاہور سے نکلتا ہے اسطرح اپنے صفحہ پانچ میں گورنمنٹ کو افروختہ کرتا ہے۔ "سب سے اول اس خیال کو (یعنے سازش قتل کے خیال کو) پیدا کرنیوالی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی ہے" پھر اسی اخبار کے صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ "مرزا صاحب اس باتکو تسلیم کرتے ہیں کہ پنڈت جی کی موت دوسری شوال کو ہونی تھی" یعنے پیشگوئی میں جو دوسری شوال کی طرف اشارہ تھا اور ویسا ہی وقوع میں آیا تو بس یہ کافی دلیل ہے کہ پیشگوئی کرنے والے کی سازش سے یہ قتل ظہور میں آیا۔ پھر یہی اخبار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھتا ہے "ایک حضرت نے (یعنے اس عاجز نے) اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا" اب یہ پرچہ عید کے دن کا نام لیکر گورنمنٹ کو اسباتکی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ایسا پتہ دینا انسان کے منصوبہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر عید کا دن بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔ الہام الٰہی میں دوسری شوال کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے* - پھر

---

* خدا تعالیٰ نے الہام میں لیکھرام کا نام عجل جسد لہ خوار رکھا ہے یعنی گوسالہ سامری۔ اسمیں بھی یہی اشارہ ہے کہ عید کے دنوں میں وہ ہلاک ہوگا کیونکہ توریت میں اب تک لکھا ہوا موجود ہے کہ سامری کا گوسالہ بھی عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا۔ اور عید کا دوسرا دن بھی عید کے حکم میں ہے۔ منہ

اسلئے خدا تعالیٰ نے ایسے پُرخطر وقت میں ایسی پلید اور لعنتی موت سے انکو بچالیا - پس اس الہام میں جو اسی آیت کیساتھ اس عاجز کو ہوا یہ ایک نہایت لطیف پیشگوئی ہے جو آجکے دنسے سترہ برس پہلے کیگئی

بقیہ حاشیہ

اسی پرچہ کے صفحہ ۲ مین لکھتا ہے دو قتل کیلئے آدمی مقرر کیا گیا او دھر سے مصنف موعود مسیحی کی پیشگوئی بھی قریب تھی کیونکہ غالباً سنہ ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا اور پانچ مارچ سنہ حال آخری عید چھٹے سال کی تھی" اسمین جسقدر غلطیان ہین حاجت بیان نہین - بہرحال اس تقریر سے اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ منصوبہ مقرر کیا گیا تھا کہ عید پر یا عید کے قریب قتل کیا جائے - پھر اسی خیال کو قوت دینے کیلئے اسی اخبار مین لکھتا ہے کہ "قتل کئی ایک اشخاص کی مدت کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے جسکی تجاویز امرتسر اور گورداسپورہ کے نزدیک اور ادھر دہلی اور بمبئی کے اردگرد مدتسے ہورہی تھین - کیا یہ غیر اغلب ہے کہ اس سازش کا جنم اُن اشخاص سے ہوا ہو کہ جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالینگے اور مزید بران یہ کہ پنڈت اس عرصہ مین اور فلان دن ایک دردناک حالت مین مرے گا - کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو اس سازش سے کوئی تعلق نہین ہے" اسمین گورنمنٹ کو یہ پرچہ یہ جتلانا چاہتا ہے کہ کیا ایسا شخص جسنے میعاد مقرر کردی قتل کا دن بتلا دیا اور زبان سے کہتا رہا کہ فلان دن مرے گا اسکو قتل کے منصوبہ مین کچھ سازش نہین؟ پھر ایک اور اخبار جسکا نام اخبار عام ہے اسکے پرچہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ مین لیکھرام کے قاتل کی نسبت لکھا ہے "ہر طرح طرح کی افواہین مشہور ہین - اور قادیانی صاحب کا رویہ سب سے نرالا ہے .... سخت افسوس سے قبول کرنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کا فرض ہے کہ جب الہام کے زور سے انھون نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کی تھی اسی الہام کے زور سے بتلا دین کہ قاتل اسکا کون ہے" پھر ایڈیٹر اخبار عام اپنے پرچہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء مین لکھتا ہے کہ "اگر ڈپٹی صاحب یعنی آتھم کے ساتھ ایسا واقعہ ہوجاتا جس کا خمیازہ لیکھرام کو بھگتنا پڑا تب اور صورت تھی" یعنے اس حالت مین گورنمنٹ پیشگوئی کرنے والے سے ضرور مواخذہ کرتی - ایسا ہی انیس ہند میرٹھ لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ کرکے اپنے پرچہ مارچ مین لکھتا ہے کہ "ہمارا ماتھا تو اسیوقت ٹھنکا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکھرام کی موت کی نسبت پیشگوئی کی تھی کیا اسکو علم غیب تھا"

اور ایسا ہی کئی اور ہندو اخبار دن مین متفرق طریقون سے اپنے مفسدانہ خیالات کو ظاہر کیا ہے - اور مین سمجھتا ہون کہ اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ پنجاب مین انکے ان مفسدانہ منصوبون کا ایسا شور پڑا ہوا ہے کہ شاذ نادر کوئی ان سے بے خبر ہوگا - منہ

اور یہ آواز بلند بتلا رہی ہے کہ وہی واقعہ اسجگہ بھی پیش آئیگا - اور اس عاجز کو عیسیٰ کے نام سے مخاطب کرکے یہ کہنا کہ اے عیسیٰ مین تجھے وفات دون گا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا - یہ درحقیقت اُس واقعہ کا نقشہ دکھلانا ہے جو حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا اور وہ واقعہ یہ تھا کہ یہود نے اس ارادہ سے انکو قتل کرنا چاہا تھا کہ اُن کا کاذب ہونا ثابت کرین - اور اُنھون نے یہ پہلو ہاتھ مین لیا تھا کہ ہم صلیب کے ذریعہ سے اُسکو قتل کرینگے - اور مصلوب لعنتی ہوتا ہے - اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان بے ایمان اور خدا سے برگشتہ اور دور اور مہجور ہو - اور اسطرح پر اُن کا کاذب ہونا ثابت ہوجائے گا - اور خدا نے انکو تسلی دی کہ تو ایسی موت سے نہین مریگا جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ تو لعنتی اور خدا سے دور اور مہجور ہے بلکہ مین تجھے اپنی طرف اٹھاؤن گا یعنی زیادہ سے زیادہ تیرا قرب ثابت کرون گا ٭ اور یہود اپنے اس ارادہ مین نامراد رہینگے - پس لفظ رفع کے مفہوم مین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بھی ایک پیشگوئی مخفی تھی کیونکہ جس سچائی کے زیادہ ظاہر ہونے کا وعدہ تھا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے وقوع مین آئی - اور خدا تعالیٰ نے اپنے ایک سچے نبی کو بغیر شہادت کے نہ چھوڑا -

غرض یہی پیشگوئی اس عاجز کی نسبت براہین احمدیہ مین خدا تعالیٰ کی طرف سے موجود ہے اور آج سے سترہ برس پہلے شائع ہوچکی - سو یہ الہام وہی شان نزول اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت مسیح کے متعلق ہونگی حالتین اُنکے ساتھ بھی یعنے جیسا کہ اسوقت مین یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی کہ اُنکو پیش از وقت خبر دیجائے کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہونگے اور مین تجھکو بچالون گا اسی غرض سے یہ الہام بھی ہے - اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ اسوقت قتل کے

٭ حاشیہ - یہ وعدہ اس عاجز کو بھی دیا گیا کہ مین تجھے وفات دون گا اور اپنی طرف اُٹھاؤن گا چنانچہ اُسی آیت کو بطور الہام اس عاجز کے حق مین بھی نازل فرمایا ہے جس سے ہمارے علماء رفع عنصری مُراد لیتے ہین - اور مین دلائل سے ثابت کرچکا ہون کہ یہ آیت میرے حق مین بھی الہام ہوئی ہے - تو اب کیا میری نسبت بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ مین معہ جسم عنصری آسمان کی طرف اُٹھایا جاؤن گا - اگر کہو کہ تمھارا الہام ثابت نہین تو یہ عُذر فضول ہوگا کیونکہ جس لطیف پیشگوئی پر یہ الہام مشتمل ہے وہ ظہور مین آگئی ہے پس اسی دلیل سے الہام کا سچا ہونا ثابت ہوگیا منہ

منصوبے کرنیوالے یہود تھے اور اب ہنود ہین - اور یہود نے حضرت مسیح کی تکذیب کے لئے یہ پہلو سوچا تھا کہ اُنکو مصلوب کرکے توریت کے رو سے اُن کا لعنتی ہونا کھُل جائے گا اور سچا پیغمبر لعنتی نہین ہوسکتا - پس اسطرح پر اُنکا جھوٹھا ہونا دلونپر جم جائیگا - اور ایسی ذلت کیساتھہ زندگی کا خاتمہ ہوکر پھر اُن کا کوئی بھی نام نہین لیگا - اسی ذلت کی موت کا بھاری غم تھا جسنے تمام رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دعا کرنیکا جوش دیا اور عین صلیب کے وقت "ایلی ایلی لما سبقتنی" اُنکے مونہہ سے کہلایا - ورنہ ایک نبی کو اپنی موت کا کیا غم ہوسکتا ہے - یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پیرون کے نیچے کچلتی ہے - ایسا ڈر نبی کے دل کی طرف کیونکر منسوب کرسکین بلکہ لعنت کے فتنہ کا ڈر تھا جو اُنکے دلکو کھا گیا تھا - آخر اُس راستباز کو خدا نے بچا لیا - اور براہین احمدیہ کی اس پیشگوئی مین یہ اشارہ ہے کہ یہی منصوبہ تمھارے لئے ایک قوم کریگی - چنانچہ ان دنونمین لیکھرام کی موت کے بعد ہنود نے یہی کیا اور کر رہے ہین - لیکن اُنھون نے میری تکذیب کیلئے یہ دوسرا پہلو سوچا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکو بھی عید کے قریب قریب قتل کردین اور اسطرح پر الٰہی پیشگوئیکو برباد کرکے دلونسے اسلامی عظمت کو مٹا دین اور لوگونکو اسطرف توجہ دلا دین کہ جیسا کہ لیکھرام ایک پیش از وقت پیشگوئی کیموافق قتل ہوگیا ایسا ہی یہ شخص بھی پیش از وقت ہماری پیشگوئی کیموافق قتل ہوگیا پس اگر وہ خدا کا الہام ہوسکتا ہی تو ہماری بات کو بھی خدا کا الہام کہنا چاہیئے - سو اسطرح پر دُنیا مین ایک گڑبڑ پڑجائیگا - اور لوگ ہندؤنکے ایک مُردہ کے مقابل مسلمانون کے ایک مُردہ کو دیکھکر اس نتیجہ تک پہونچ جائینگے کہ دونون انسانی منصوبے ہین - اور اسطرح پر بآسانی اس شخص کا کاذب ہونا ثابت ہوجائیگا - سو یہود اور ہنود تکذیب کی مدعا مین واحد ہین صرف جُدا جُدا دو پہلو انکو سوجھے - پس خدا نے اسوقت سے سترہ برس پہلے سمجھا دیا کہ جیسا کہ یہود اپنے ارادہ مین ناکام رہے **ہنود بھی اپنے ارادہ مین ناکام رہینگے** اور صاف لفظونمین سمجھا دیا کہ یہ منصوبہ قتل اُسوقت ہوگا کہ جب ایک چمکتا ہوا نشان حملہ کے رنگ مین ظہور مین آئیگا اور اُس حملہ کے بعد ایک فتنہ ہوگا اُسی فتنہ کے مشابہ جو مسیح کی نسبت ہوا تھا - اور پھر اسی الہام کیساتھہ عربی مین الہام ہے جسکے یہ معنے ہین کہ خدا مشکلات کے پہاڑ دور کردیگا اور یہ سب رحمان کی قوت سے ہوگا -

اور پھر اسی الہام کی تائید مین براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ مین ایک الہام ہے جسمین

ہندؤن اور عیسائیون کیلئے ایک کھلے کھلے نشان کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے **لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃ وکان کیدھم عظیما** ۔ یعنی مُشرک اور عیسائی بجز ایک کھُلے کھُلے نشان کے اپنی تکذیب سے باز آنیوالے نہیں تھے اور اُن کا مکر بہت بڑا تھا ۔ اور پھر فرمایا کہ اگر خدا ایسا نکرتا تو دُنیا مین اندھیر پڑجاتا ۔ یہ وہی کھلا کھلا نشان ہے جسکو دوسری جگہ چمکار کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جو لیکھرام کی موت کا نشان ہے اور صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے اس نشان کو ظاہر کیا ہے کیونکہ اس پیشگوئی مین میعاد بتلائی گئی تھی ۔ عید کا دوسرا دن بتلایا گیا تھا ۔ اور موت بذریعہ قتل بتلائی گئی تھی ۔ اور کشفی عبارت صاف بتلاتی تھی کہ موت اتوار کو ہوگی اور رات کیوقت ہوگی ۔ سو یہ ساری باتین اسیطرح ظہور مین آگئین جیسا کہ پہلے سے کہی گئی تھین ۔ اور ہندون کا سازش کا الزام اور قتل کرنیکے ارادہ کا الزام اس پیشگوئی کی صفائی پر کچھ غبار نہین ڈال سکتا ۔ کیونکہ ابھی ہم بیان کرچکے ہین کہ براہین احمدیہ مین یہ پیشگوئی موجود ہے کہ اس نشان کے ظہور کیوقت ایک فتنہ ہوگا اور وہ فتنہ اُس فتنہ سے مُشابہ ہوگا کہ جو حضرت عیسیٰ کی نسبت یہود نے اُٹھایا تھا ۔ یعنی یہ کہ گورنمنٹ کے ذریعہ سے مصلوب کروانیکی کوشش یا خود قتل کرنیکا منصوبہ کرنا ۔

اور یہ یاد رہے کہ جو کچھ ہندو اور ہمارے دوسرے مخالف اس پیشگوئی پر گرد وغبار ڈالنا چاہتے ہین **ایسا کبھی نہین ہوگا** کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اسلئے خدا تعالیٰ اسکو ہرگز ضائع نہین کریگا ۔ بلکہ وہ روز بروز اسکی صفائی ظاہر کریگا ۔ اور جیسے جیسے لوگونکو یہ پیشگوئی سمجھ آتی جائیگی ویسے ویسے اسکی طرف کھنچے جائینگے ۔ کیا اس پیشگوئی کی عظمت کیلئے یہ کافی نہین کہ علاوہ ان تمام تصریحات کے جو اس پیشگوئی مین موجود ہین براہین احمدیہ مین بھی سترہ برس پہلے اس واقعہ سے اس پیشگوئی کی خبر دیگئی ہے ۔

پندرھوین پیشگوئی ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو **نہایت صفائی** سے پوری ہوگئی ۔ آتھم مذکور کی نسبت پیشگوئی کے الہام مین صاف طور پر یہ **شرط** تھی کہ اگر حق کیطرف رجوع کریگا تو موت مین تاخیر ڈالدیجائیگی ۔ چنانچہ اُسنے پیشگوئی کی میعاد مین اپنے اقوال اور افعال سے حق کی طرف رجوع کرنا ثابت کرد کھلایا ۔ اُسنے نہ صرف خوف کا اقرار کیا بلکہ وہ پیشگوئی کی میعاد مین اپنے گوشہ خلوت مین مردہ کیطرح پڑا رہا ✠ ۔ اس عرصہ مین ایکدفعہ اسکو بخار آیا تو وہ روتا ہوا بولا کہ

✠ آتھم پیشگوئی کی میعاد مین جو پندرہ مہینے تھی اپنی پہلی عادتین یعنی مباحثات و مناظرات سے ایسا دستکش ہوگیا کہ اسکی نظیر اسکی تمام پہلی زندگی مین نہین پائی جاتی ۔ اُسنے اس میعاد مین بقدر ایک سطر بھی کوئی مخالفانہ مضمون نہین نکالا ۔ پس یہ نہایت صاف اور واضح ثبوت اسبات پر ہے کہ وہ ایام پیشگوئی مین اپنی قدیم عادتون سے رُکا رہا ۔ اور وہی رجوع تھا منہ

ہاویہ میں پکڑا گیا۔ اُسنے میعاد کے اندر تمام مباحثات چھوڑ دیئے گویا اُسکے مونہہ میں زبان نہ تھی میعاد کے دنونمیں اُسنے اپنی عجیب تبدیلی دکھلائی کہ گویا یہ وہ آتھم ہی نہیں ہے۔ پس اگرچہ یہ تبدیلی اور ہراس اور غم کہ اُسکے چہرہ سے نمایاں تھا رجوع کیلئے کافی دلیل تھی۔ لیکن اس سے بڑھکر اُسنے یہ بھی ثبوت دیدیا کہ میںنے اُسکو کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تو میعاد کے اندر ضرور ڈرتا رہا اور عیسائیت کے بیباکانہ طرز سے ضرور دستکش ہوکر ہیبت اسلام سے متاثر ہوگیا تھا جو رجوع کے اقسام میں سے ایک قسم ہے اور اگر یہ بات صحیح نہیں ہے تو تجھے قسم کھانا چاہیئے جسپر ہم چار ہزار روپیہ بلا توقف تجھے دیدینگے۔ لیکن اُسنے قسم نہ کھائی اور نہ نالش سے اپنے اُن جھوٹھے الزاموں کو ثابت کیا جو اپنے خوف کی بنا ٹھہرائی تھی۔ یعنے یہ الزام کہ گویا ہمنے ایک سانپ تعلیم یافتہ اُسکی طرف چھوڑا تھا اور بعض مسلح سپاہی بھیجے تھے۔ پس اُسکی اس کارروائی سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ ضرور اُسنے رجوع کیا۔ اور الہامی عبارت میں یہ بھی تھا کہ اگر رجوع پر قائم نرہیگا اور حق کو چھپائیگا تو جلد مرجائیگا۔ چنانچہ وہ حق کا اخفا کرکے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ کے اندر فوت ہوگیا۔ الہام کیموافق اُسکا مرنا بھی صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ صرف رجوع کے باعث سے کچھ دنوں تک زندہ رہ سکا تھا۔ یہ کیسی صاف بات ہے کہ الہام الٰہی میں آتھم کیلئے ایک زندہ رہنے کا پہلو تھا اور ایک مرنیکا پہلو۔ سو خدا نے پیشگوئی کے الفاظ کیمطابق دونوں پہلوؤں کو پورا کرکے دکھلا دیا کیا زندہ رہنے کا پہلو جو شرط الہامی ہے پیچھے سے بنا دیا ہے اور پہلے الہام میں درج نہیں تھا؟ اگر ایسی ہی سمجھ ناقص ہے تو ایک موٹے طور پر سمجھ لو کہ الہام کے لفظوں میں ہاویہ کا ذکر تھا اور ہاویہ کا کمال موت سے تعبیر کیا گیا تھا۔ اب سچ کہو کہ کیا آتھم پیشگوئی کی میعاد کے اندر بے چینی میں نہیں رہا جو ہاویہ کا مصداق ہے؟ کیا کہہ سکتے ہو کہ وہ آرام اور تسلی سے رہا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میعاد سے خارج ہوکر اور عیسائیت پر اصرار کرکے ہمارے آخری اشتہار سے سات ماہ تک مرگیا؟ کیا دکھلا سکتے ہو کہ اب تک وہ کہیں زندہ بیٹھا ہے؟ کیا یہ ایسی باتیں ہیں جو کسیکو سمجھ نہیں آسکتیں؟ سو انکار پر اصرار اگر بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دنیا کسی پہلو سے خوش نہیں ہوسکتی۔ آتھم نے نرمی اور شرم اختیار کی اور اُس کا دل خوف سے بھر گیا سو خدا نے الہام کی شرط کے مواقف خوف کے ایام میں اسکو مہلت دیدی مگر دنیا کے لوگوں نے پھر بھی کہا کہ

"آتھم کیون نہین مرا" اور لیکھرام نے کچھ خوف نکیا اور شوخی دکھلائی اسلئے خدا تعالی نے ٹھیک ٹھیک میعاد کے اندر اسکو ہلاک کیا اور دنیا. کے لوگون نے کہا کہ "کیون لیکھرام مرگیا ضرور کوئی خفیہ سازش ہو گی"۔ سو وہ جو میعاد کے اندر مرنیسے بچایا گیا اُسپر بھی مخالفونکا شور اُٹھا کہ کیون بچایا گیا اور جو میعاد کے اندر پکڑا گیا اسپر بھی شور اُٹھا کہ کیون پکڑا گیا۔

اور جیسا کہ لیکھرام کی نسبت سترہ برس پہلے براہین احمدیہ مین خبر موجود ہے ایسا ہی آتھم کی نسبت بھی براہین احمدیہ مین خبر موجود ہے۔ جو شخص براہین احمدیہ کا صفحہ ۲۴۱ غور سے پڑھے گا اسکو اس بات کو ماننا پڑیگا کہ درحقیقت براہین احمدیہ مین اس فتنہ نصاری کی جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد ظہور مین آیا خبر دیگئی ہے۔ ان باتو نپر غور کرنیسے ایک ایماندار کا ایمان قوت پاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مخالف دن بدن بے ایمانی مین بڑھتے جاتے ہین نہ معلوم انکی قسمت مین کیا لکھا ہے۔ مولویونکی حالت پر تو بہت ہی افسوس ہے کہ انکو آثار نبویہ کے ذریعہ سے آتھم کی پیشگوئی کی نسبت خبر دیگئی تھی مگر انھون نے اس خبر کی بھی کچھ پرواہ نہین کی۔ ایک دانشمند انسان جب براہین احمدیہ کو کھول کر صفحہ ۲۴۱ مین نصاری کے ذکر اور انکے مکر اور حق پوشی کی پیشگوئی کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا **الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم** اور پھر آگے چلکر جب پانسو گیارہ ۵۱۱ صفحہ پر ایک مفتری اور بیباک مسلمان کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھے گا **الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم** اور پھر آگے چلکر جب صفحہ ۵۵۷ مین ایک چمکتے ہوئے نشان کے ذکر کے بعد پھر اس الہام کو پڑھیگا **الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم**۔ تو ان تین فتنون کے تصور سے جو صفحہ ۲۴۱ - اور صفحہ ۵۱۱ - اور ۵۵۷ براہین احمدیہ مین اسوقت سے سترہ برس پہلے لکھی ہوئی ہین طبعاً اُسکے دل مین ایک سوال پیدا ہو گا کہ یہ تین فتنے کیسے ہین جنمین سے ایک عیسائیون سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کسی منصوبہ باز مسلمان سے اور ایک کھلے کھلے نشان کے ظہور کے وقتسے۔ اور پھر جب واقعات کی تلاش مین پڑیگا تو وہ تین بھاری بلوے اُسکی نظر کے سامنے آجائینگے جو ہر ایک انمین سے فتنہ عظیم کہلانے کا مستحق ہے۔ تب خدا کا عمیق علم دیکھکر ضرور سجدہ کریگا جسنے اسوقت یہ خبرین دین جبکہ ان تینون فتنونکا **نام و نشان نہ تھا**۔ اگر یہ تینون فتنے چیستان کیطور پر کسی واقعات کے جاننے والے کے سامنے پیش کیجائین

توفی الفور وہ جواب دیگا کہ ایک فتنہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق کا ہے جو عیسائیون اور اُنکے حامی بخیل مسلمانون سے ظہور مین آیا یعنے اُن مسلمانونسے جن کا نام اس پیشگوئی مین یہود رکھا ہے۔ اور دوسرا فتنہ محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ ہے۔ اور تیسرا وہ فتنہ جو ہندوؤنکی طرفسے نشان الہی کے ظہور کے بعد وقوع مین آیا۔ یہ تین فتنے ہین جو پر شور وبلوہ کی طرح ظہور مین آئے جنکی خدا نے سترہ برس پہلے خبر دیدی تھی۔ !!!

اس باتسے کوئی انکار نہین کرسکتا کہ ان تینون فتنونمین سے کوئی فتنہ بھی قومی شور وغوغا سے خالی نہ تھا اور ہر ایک مین انتہائی درجہ کا جوش بھرا ہوا تھا۔ اور ہر ایک مین غیر معمولی غل غپاڑہ اٹھا تھا۔ چنانچہ عیسائیون کا فتنہ اُسوقت وقوع مین آیا تھا جب آتھم میعاد پیشگوئی کے بعد زندہ پایا گیا۔ پادریونکو **خوب معلوم تھا** کہ الہامی پیشگوئی مین صریح شرط تھی کہ آتھم رجوع کی حالتمین جو ایک دلی فعل ہے میعاد مین مرنیسے مستثنی رکھا گیا ہے اور یہ بھی وہ خوب جانتے تھے کہ آتھم پیشگوئی کی ہیبت سے ضرور ڈرتا رہا۔ اور وہ ایام میعاد مین عیسائیت کے تعصب پر قائم نہین رہ سکا۔ اور انکی مجلسونسے بھاگ کر فیروزپور کے گوشہ خلوت مین جا بیٹھا۔ اور نیز انکو خوب معلوم تھا کہ ایک دفعہ بیماری کیوقتمین اُسنے یہ بھی کہا کہ "مین پکڑا گیا"۔ اور خوب جانتے تھے کہ فطرتاً اُسکی روح ڈرنیوالی تھی۔ اور انھین کماحقہ اس بات کا علم تھا کہ اُسنے اپنی حرکاتسے خوف ظاہر کیا استقامت ظاہر نہین کی اور پہلی وضع متعصبانہ کو ایسا بدل دیا کہ اثناء میعاد مین دین اسلام کی مخالفت مین کبھی دو سطر کا مضمون بھی کسی اخبار مین نہین چھپوایا اور نہ کوئی رسالہ نکالا جیسا کہ اسکی قدیم سے عادت تھی اور نہ کسی مسلمان سے بحث کی بلکہ اسطرح چپ دنونکو گذارا جیسا کہ کسی نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ چار ہزار روپیہ دینے پر بھی قسم نہ کھائی۔ اور مارٹن کلارک سرپیٹ پیٹ کر رہ گیا مگر نالش نکی اور تعلیم یافتہ سانپ وغیرہ الزامونکو ثابت نکر سکا۔ ان تمام وجوہات سے پادری صاحبونکو یقینی علم تھا کہ وہ بزدل اور ڈرپوک نکلا۔ اور میعاد کے بعد بھی وہ اپنا قصہ یاد کرکے رویا لیکن پادریون نے خدا تعالی کا خوف نکیا اور امرتسر کے بازارونمین اُسکو لئے پھرے کہ دیکھو آتھم صاحب زندہ موجود ہے اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دُنیا پرست اخبار والے اُنکے ساتھ ہوگئے اور بعض طعن اور تکذیب اور

تبرا بازی مین اُنکے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی - پھر کیا تھا عیسائیونکو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا - پس انھون نے پشاور سے لیکر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہرون تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخبارون والے اُنکے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ مین ہاتھ ملائے ہوئے تھے - انپر آسمان سے خدا کی لعنت برس رہی تھی مگر انکو نظر نہین آتی تھی - اسوقت وہ غضب الہی کے نیچے تھے - مگر نفسانی جوش کے گرد وغبار سے اندھے کیطرح ہو رہے تھے - یہ لوگ اسوقت شیطانی آواز کے مصدق تھے اور آسمان کی آواز کی کچھ پرواہ تھی - انھین دنونمین ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے لاہور سے اپنے اخبار مین آتھم کو مخاطب کر کے اور میرا نام لیکر لکھا کہ آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کرینگے اگر نالش کر کے اس شخص کو سزا دلا ئینگے" - اس نادان نے اپنے ان پر جوش لفظون سے مُردہ کو بلانا چاہا - مگر چونکہ وہ مرچکا تھا اسلئے ہل نسکا - اور خدا تعالی جانتا ہے کہ مین خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہین کھائی تو یا رسے نالش ہی کرتا - مگر آتھم تو مردہ تھا - زندہ خدا کی پیشگوئی کا رُعب اسکو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا - مگر اسمین جان نتھی - مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر یہ سب لوگ اُسکو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیتے تب بھی وہ کبھی نالش نکرتا - اور اگر مین ایک کروڑ روپیہ بھی اسکو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا - اسکا دل میرا قائل ہو گیا تھا اور زبانپر انکار تھا - اور مین خوب جانتا ہون کہ اس معاملہ مین آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نتھا - غرض پادریون نے آتھم کے معاملہ مین حق پوشی کر کے بہت شوخی کی اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہرونمین ناچتے پھرے اور بہر دپ نکالے اور ایسا شور وغوغا کیا کہ ابتداء عملداری انگریزی سے آجتک اسکی کوئی نظیر نہین ملسکتی - اور اس جھوٹھی خوشی مین جسکے مقابل انھین کا کانشنس اُنکے مونہہ پر طمانچے مارتا تھا بہت برا نمونہ دکھایا - اور گندی گالیونسے بھرے ہوئے میریطرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزارون فتح انکے نصیب ہو گئین اور ہزارون اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اسقدر جوش کیساتھ **آتھم کا مُردہ جنبش نکر سکا** اور اس جھوٹھی فتح کی خوشی مین اُسنے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نکیا - بلکہ ایک اخبار مین شائع کر دیا کہ یہ تمام فتنہ اور شور وغوغا جو عیسائیونکی طرفسے ہوا یہ میرے خلاف مرضی ہوا مین انکے ساتھ متفق نہین - اور گو سچی گواہی کو چھپایا مگر مخالفانہ تیزی اور چالاکی سے بھی چپ رہا یہانتک کہ الہام الہی کیموافق ہمارے

آخری اشتہار سے سات مہینہ کے اندر فوت ہو گیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جسمین دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا۔ اور جسمین بدبخت مولویوں اور دوسرے جاہل مسلمانوں نے پادریوں کی ہان کیساتھ ہان ملا کر اپنا مونہہ کالا کیا۔ اور ایک الہامی پیشگوئی کی ناحق تکذیب کی اور اسلام کی سخت توہین کے مرتکب ہوئے۔ اب صفحہ ۲۴۱ براہین احمدیہ غور سے پڑھو اور انصاف کرو کہ کیسی صفائی سے اس فتنہ کی اسمین خبر ہے اور کیسا صاف صاف لکھا ہے کہ اول عیسائی مکر کرینگے اور پھر صدق ظاہر ہو جائیگا۔

دوسرا فتنہ جو دوسرے درجہ پر تھا محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کا فتنہ تھا۔ اسمین بھی عوام کا شور و غوغا پادریوں کی شور و غوغا سے کچھ کم نتھا۔ اسی فتنہ کی تقریب پر بمقام دہلی سات یا آٹھ ہزار کے قریب مکفر اور مکذب جامع مسجد مین میرے مقابل پر اکٹھے ہوئے تھے۔ اگر عنایت الٰہی شامل نہ ہوتی تو ایک خطرناک بلوہ برپا ہو جاتا۔ غرض اس فتنہ کا بانی محمد حسین بٹالوی تھا اور اُسکے ساتھ نذیر حسین دہلوی تھا جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے اس الہام مین فرمایا جو صفحہ ۵۱۱ مین درج ہے تبت یدا ابی لھب وتب ماکان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا یعنی دونون ہاتھ ابی لہب کے ہلاک ہو گئے جس سے اُسنے فتوی تکفیر لکھا۔ اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُسکو نہین چاہیے تھا کہ اس مقدمہ مین دخل دیتا مگر ڈرتا ہوا۔ یہ فتنہ بھی پشاور سے لیکر کلکتہ بمبئی حیدرآباد اور تمام بلاد پنجاب اور ہندوستان مین پھیل گیا۔ اور جاہل مسلمانوں نے رافضیوں کی طرح مجھپر لعنت بھیجنا ثواب کا موجب سمجھا۔ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات ٹوٹ گئے اور بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے علیحدہ ہو گیا۔ سلام ترک کیا گیا یہانتک کہ ہماری جماعت مین سے کسی مُردہ کا جنازہ پڑھنا بھی موجب کفر سمجھا گیا۔

تیسرا فتنہ جو تیسرے درجہ پر ہے وہ فتنہ ہے جو اب لیکھرام کی موت پر کھلا کھلا نشان ظاہر ہونیکے وقت ہندوؤں نسے وقوع مین آیا اور انھون نے جہانتک اُنکی طاقت تھی فتنہ کو انتہا تک پہونچایا اور قتل کے منصوبے کئے اور کر رہے ہین اور گورنمنٹ کو اُکسایا اور اُکسا رہے ہین[*]۔ اس فتنہ کیساتھ چونکہ ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جس سے مخالفوں کے دلونپر زلزل آگیا ہے اور فتح عظیم حاصل ہوئی ہے۔ اور بہت سے اندھے سوجاکھے ہوتے جاتے ہین۔ اسلئے یہ فتنہ تیسرے درجہ پر ہے۔

یہ تین فتنے ہین جنکا براہین احمدیہ مین آجسے سترہ برس پہلے ذکر ہے۔ اب اگر

[*] ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو صاحب ڈسٹرکٹ سپرانٹنڈنٹ پولیس کی معرفت خانہ تلاشی کرائی۔ منہ

بڑے سے بڑے متعصب مسلمان یا عیسائی یا ہندو کے سامنے یہ **کتاب براہین احمدیہ** رکھدیجائے اور ان تینوں فتنوں کے مقامات اسکو دکھلائے جائیں اور حلفاً اُس سے پوچھا جائے کہ یہ تینوں فتنے واقعی طور پر وقوع میں آچکے یا نہیں اور کیا یہ پیشگوئی کے طور پر براہین احمدیہ میں لکھے گئے یا نہیں اور کیا یہ **واقعات ثلثہ** جو بڑے زور شور سے ظہور میں آچکے نہیں بتلاتے اور گواہی نہیں دیتے کہ حقیقت میں **ایک فتنہ** عیسائیوں کیطرف سے بھی ہوا جسمیں لاکھوں انسانوں کا شور و غوغا ہوا اور گروہ کے گروہ نہایت پرجوش صورت میں بازاروں میں پھرتے تھے اور بہروپ نکالتے تھے اور **دوسرا فتنہ** حقیقت میں محمد حسین بٹالوی کیطرف سے ہوا جسنے مسلمانوں کے خیالات کو اس عاجز کی نسبت بھڑکتی ہوئی آگ کے حکم میں کر دیا اور بھائیوں کو بھائیوں سے اور باپوں کو بیٹوں سے اور دوستوں کو دوستوں سے علیحدہ کر دیا اور رشتے ناطے توڑ ڈالے۔ اور **تیسرا فتنہ** لیکھرام کی موت کیوقت اور نشان الٰہی کے ظاہر ہونے کے حسد سے ہندوں کی طرف سے ہوا اس فتنہ کے جوش میں کئی معصوم بچے قتل کیے گئے راولپنڈی میں قریباً چالیس آدمیوں کو زہر دیا گیا اور مجھکو قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور گورنمنٹ کو مشتعل کرنیکے لئے سعی کیگئی اور آئندہ معلوم نہیں کہ کیا کچھ کرینگے* اب بتلاؤ کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جیسے براہین احمدیہ میں تصریح اور تفصیل کے ساتھ تین فتنوں کا ذکر کیا گیا تھا وہ تینوں فتنے ظہور میں آگئے کیا محمد حسین بٹالوی یا سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی۔ یا نذیر حسین دہلوی یا عبد الجبار غزنوی یا رشید احمد گنگوہی یا محمد بشیر بھوپالی یا غلام دستگیر قصوری یا عبداللہ ٹونکی پروفیسر لاہور یا مولوی محمد حسن رئیس لدہیانہ قسم کھا سکتے ہیں کہ یہ تین فتنے جنکا ذکر پیشگوئی کیطور پر براہین احمدیہ میں کیا گیا ہے ظہور میں نہیں آگئے اگر کوئی صاحب ان صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں کہ یہ تینوں فتنے جو براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی ذکر کیے گئے ہیں یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اگر پوری ہوگئی ہیں تو اے خدای قادر اکتالیس دن تک ہمپر وہ عذاب نازل کر جو مجرموں پر نازل ہوتا ہے پس اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اور بلا واسطہ کسی انسان کے وہ عذاب جو آسمان سے اترتا اور کھا جانے والی آگ کیطرح کذاب کو نابود کر دیتا ہے اکتالیس روز کے اندر نازل نہ ہوا تو میں جھوٹا اور میرا تمام کاروبار جھوٹا ہوگا اور میں حقیقت میں تمام لعنتوں کا مستحق ٹھیرونگا اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس قسم کی پیشگوئیاں جنکو خود بیان کرنے والے نے اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں پیش از وقت شائع کر دیا ہو اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے

* ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو میرے گھر کی تلاشی کیگئی۔ منہ

مسادی ہون اس زمانہ مین دکھا دین جنمین الٰہی قوت محسوس ہو تب بھی مین جھوٹا ہو جاؤنگا
اور قسم کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہون وہ قادیان مین آکر میرے روبرو قسم
کھا دین مین کسی کے پاس نہین جاؤن گا یہ دین کا کام ہے پس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اسمین
سستی کرین تو خود کاذب ٹھہرین گے اگر میرے جیسے شخص کو جسکا نام دجال رکھتے ہین مغلوب کرلین تو
گویا تمام دنیا کو بدی سے چھڑا دینگے اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی کہ مین انکی
قسم سے پہلے پورے دو گھنٹے تک عام جلسہ مین ان پیشگوئیون کی سچائی کے دلائل انکو سنانے
بیان کرون گا تا وہ جلدی کرکے ہلاک نہ ہو جائین اور نیز ان پر حجت پوری ہو اور ان کا حق نہین ہوگا
کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی منہ پر لائین خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سنین گے
پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھرون مین جائین گے اور یاد رہے کہ مینے سید احمد خان صاحب
کا نام منکرین کی مد مین اسلئے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے
نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چلے ہین مین نہین
چاہتا کہ وہ یورپ کی کورانہ خیالات کی پیروی کرکے اس غلطی کو قبر مین لیجائین اب گو وہ متوجہ نہون
اور اسبات کو ٹھٹھے مین اڑائین مگر مینے جو تبلیغ کرنی تھی وہ کرچکا ہون مین ڈرتا ہون کہ مین پوچھا جاؤن
کہ ایک بندۂ گم شدہ کو تمنے کیون تبلیغ نہ کی۔

بعض **نادان** کہتے ہین کہ ہر دفعہ **عذاب اور موت** کی پیشگوئیان
کیون کی جاتی ہین یہ نادان نہین جانتے کہ ہر ایک نبی انذاری پیشگوئیان کرتا رہا ہے اگر یہ روا نہین ہے
تو اس کے کیا معنے ہین کہ **مسیح موعود کے دم سے مخالف مرینگے**۔

غرض یہ تو صاحب ہین جو قسم کے لئے منتخب کئے گئے ہین کیونکہ ہر ایک انمین سے
ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اسکے ساتھ فیصلہ کرنے سے جماعت کا فیصلہ خود ضمناً ہو جائے گا
قسم کا بھی مضمون ہوگا کہ پیشگوئیان پوری نہین ہوئین اور پہلے سے براہین احمدیہ مین انکا ذکر نہین ہے
اسبات کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ منکرین اپنی جہالت اور نادانی سے بات بات مین تکذیب کرتے
ہین اور ہر ایک پیشگوئی کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہین مگر وہ تکذیب ان کی جو ایک ہولناک فتنہ
کے رنگ مین پیدا ہوئی اور بلوہ کی حد تک پہنچ گئی جسکے ساتھ ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھا اور خطرناک
نتیجے پیدا ہوئے وہ صرف تین مرتبہ وقوع مین آئی اسی کا نام براہین احمدیہ مین فتنہ عظیمہ رکھا گیا اور یہ کتاب یعنی براہین احمدیہ

آجکے دن سے سترہ برس پہلے تمام ملک مین بلکہ بلاد عرب اور فارس تک شایع ہوچکی ہے - اور یہ تین فتنے جس قوت اور عظمت سے ظہور مین آئے اور جس ہیبت ناک شور کے ساتھ اس ملک کے کنارون تک انکو پھیلایا گیا یہ ایسا امر نہین ہے جو کسی سے مخفی رہا ہو بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے مرد اور عورت اور ہندو اور مسلمان ان تینون فتنون کو ایسے طور سے یاد رکھتے ہین کہ ہرگز امید نہین کہ کبھی تذکرہ **ان فتن ثلثہ** کا صفحہ تواریخ مین سے مٹ سکے پس جو شخص ان تینون فتنون کے پر ہیبت واقعات پر اطلاع پا کر پھر براہین احمدیہ مین ان کی خبر دیکھنا چاہے یا براہین احمدیہ مین ان تینون فتنون کی پیشگوئی پڑھکر پھر واقعات خارجیہ مین ان کا نمونہ دیکھنا چاہے تو ان دونون صورتون مین یقین کامل اسکو ہو جائیگا کہ براہین احمدیہ مین انہین تین فتنون کا ذکر ہے جو ظہور مین آگئے یا یون کہو کہ جو تین فتنے ظہور خارجی مین مشاہدہ کیے گئے وہ وہی تینون ہین جو براہین احمدیہ مین پہلے سے مندرج ہین - اب سوچو کہ آتھم کے متعلق جو پیشگوئی تھی جسکی نسبت عیسائیون اور یہودی صفت مولویون نے شور مچایا اور لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی جسکی نسبت آریون نے طوفان برپا کیا یہ دونون کس چٹان مضبوط پر رکھی گئی ہین اے **مسلمانون کی اولاد** حد سے بڑھتے نہ جاؤ ممکن ہے کہ انسان اپنی عقل اور اپنے اجتہاد سے ایک رائے کو صحیح سمجھے اور در اصل وہ رای غلط ہو اور ممکن ہے کہ ایک شخص کو کاذب خیال کرے اور در اصل وہ سچا ہو تم سے پہلے بہت لوگون کو دہوکے لگے تم کیا چیز ہو کہ تمہین نہ لگین پس ڈرو اور تقوی کی راہ اختیار کرو تا امتحان مین نہ پڑو مین بار بار کہتا ہون کہ اگر یہ انسان کا فعل ہوتا تو کب کا تباہ کیا جاتا اور قبل اسکے جو تمہارا ہاتہ اٹھتا خدا کا ہاتہ اسکو تباہ کر دیتا دیکھو خدا فرماتا ہے **فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول** یعنی غیب کو چنے ہوے فرستادون کے سوا کسی پر نہین کھولا جاتا اب سوچو اور خوب غور سے اس کتاب کو پڑھو کیا وہ غیب جسکی اس آیت مین تعریف ہے کامل طور پر پیش نہین کیا گیا مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ جو کچھ تمہین دکھایا گیا اگر ان اندہون کو دکھایا جاتا کہ اس صدی سے پہلے گذر گئے تو وہ اندہے نہ رہتے سو تم روشنی کو پاکر اسکو رد نہ کرو خدا تمہین روشن آنکھین دینے کیلئے طیار ہے اور پاک دل بخشنے کیلئے مستعد ہے وہ نئے طور سے اپنی ہستی تمپر ظاہر کرنا چاہتا ہے اس کے ہاتہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کیلئے ملے ہوئے ہین سو تم مزاحمت مت کرو اور سعادت سے جلد جھک جاؤ تم اپنے نفسون پر ظلم مت کرو اور اپنی ذریت کے دشمن نہ ہو تا خدا تمپر رحم کرے اور تا وہ تمہارے گناہ بخشے اور تمہارے دلون مین برکت دے - دیکھو آسمان کیا کر رہا ہے اور زمین کو کیونکر خدا

کھینچ رہا ہے۔ افسوس کہ تم نے **صدی** کے سر کو بھی بھلا دیا۔

پندرھوین پیشگوئی

جو آتھم کی پیشگوئی اور لیکھرام کی پیشگوئی سے نہایت مناسبت رکھتی ہے وہ الہام ہے جو آتھم کی میعاد گذرنے کے بعد رسالہ انوار الاسلام مین شائع کیا گیا تھا وہ یہ ہے **اطلع اللہ علی ھمہ وغمہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ وبعزتی وجلالی انک انت الاعلیٰ۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ انا نکشف السر عن ساقہ۔ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین۔ ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا**۔ یعنی خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم وغم سے بھر گیا اور خدا کی سنت مین تو تبدیلی نہین پائیگا یعنی وہ ڈرنے والے دل کے لئے عذاب کی پیشگوئی کو تاخیر مین ڈالدیتا ہے یہی اسکی سنت ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جو واقعہ پیش آیا اس سے کچھہ تعجب مت کرو اور اگر تم ایمان پر قائم رہو گے تو آخر غلبہ تمھین کو ہوگا۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ آخر تو ہی غالب ہوگا۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے ہم الہامی پیشگوئی کے مخفی امور کو اس کی پنڈلی سے ننگا کرکے دکھائین گے اسدن مومنین خوش ہون گے پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی یہ خدا کیطرف سے ایک یاددہانی ہے سو جو چاہے قبول کرے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی تین برس سے کچھہ زیادہ عرصہ کی ہے یعنی اسوقت کی کہ جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا اس مین خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ یہ اثر پیشگوئی کا جو نادانون پر مشتبہ ہے اسکو ہم ننگا کرکے دکھلا دینگے پس اس نے لیکھرام کے نشان کے بعد اپنے وعدہ کے موافق اس مخفی امر کو ننگا کرکے دکھلا دیا اور براہین احمدیہ کی پیشگویون کو ایک آئینہ کیطرح آگے رکھدیا۔ پس اس کا یہ فضل اس زمانہ پر ہے جو اس نے نئی معرفت کا سرچشمہ کھولا **مبارک وہ جو اس سے حصہ لیوے** اور یہ جو فرمایا تھا کہ پہلا گروہ بھی اسوقت خوش ہوگا اور پچھلا گروہ بھی یہ تمام پیشگوئیان اسوقت ظہور مین آگئین چنانچہ لیکھرام کے نشان کے ظاہر ہونے سے اہل ایمان کی قوت ایمانی بہت بڑھ گئی اور انکو وہ خوشی پہنچی جسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ہزارون ایماندارون پر رقت طاری ہوگئی اور وجد کے جوش سے خوشی آنسوؤن کے راہ سے نکلی گویا پوشیدہ خدا کو انہون نے آنکھون سے

دیکھو لیا یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ہندو اور آریہ تو لیکھرام کے غم سے روئے اور ایماندار وں اور صادقوں کا گروہ زیادت معرفت کی خوشی سے رویا براھین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۲ مین جو الہامات مندرجہ ذیل ہین جو ایک پیشگوئی تھی وہ اسی نشان کے بعد کامل طور پر مینے پوری ہوتی دیکھی اور وہ یہ ہے۔

اصحاب الصفۃ وما ادرٰئک ما اصحاب الصفۃ ترٰی اعینہم تفیض من الدمع یصلّون علیک۔ ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان وداعیًا الی اللہ وسراجًا منیرا۔ اَمْلوا۔ ترجمہ حجرہ کی ہمنشین۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہین حجرہ کے ہمنشین۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھون سے آنسو جاری ہون گے۔ تجھپر درود بھیجین گے اے ہمارے خدا ہمنے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو تیرے نام کی منادی کرتا اور لوگونکو ایمان کیطرف بلاتا اور خدای واحد لاشریک کیطرف دعوت کرتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے لکھ لو اور انوار الاسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی مین یہ بھی صاف طور پر لکھا ہے کہ اس نشان کے بعد ایک اور گروہ بھی اس جماعت کے ساتھ شامل ہو جائیگا اور وہ دونون گروہ اس نشان پر خوش ہون گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اب پوری ہو رہی ہے اور بہت مخالفون کے انکساری خط ہر خط آرہے ہین جو ہم غلطی پر تھے فالحمد للہ علی ذالک

سولوین پیشگوئی

براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۷ مین ایک آریہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جسکا نام ملاوامل ہے وہ ابھی تک بقید حیات ہے یہ شخص دق کے مرض مین مبتلا ہو گیا تھا ایک دن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے نا امید ہو کر بہت بیقراری سے رویا مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس ہی نے اس روز متوحش خواب بھی دیکھا تھا جہان تک کہ مجھے یاد ہے خواب یہ تھا کہ اسکو ایک زہریلے سانپ نے کاٹا ہے اور تمام بدن مین زہر سرایت کر گیا ہے اس خواب نے اسکو نہایت غمگین کر دیا تھا اور پہلے سے ایک نرم تپ تھی جو کھانیکے بعد تیز ہو جاتی تھی سخت گھبراہٹ مین اسکو ڈالا ہوا تھا اس لیئے وہ بیقراری اور قریب قریب مایوسی کی حالت مین تھا وہ میرے پاس آکر رویا اس سبب سے میرا دل اسکی حالت پر نرم ہوا اور مینے حضرت احدیت مین اس آریہ کے حق مین دعا کی جیسا کہ اس پہلے آریہ کے حق مین دعا کی تھی جس کا نام شرمپت ہے تب مجھکو یہ الہام ہوا جو براہین

کے صفحہ ۲۲۲ مین موجود ہے قُلْنَا یَا نَارُ كُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا یعنی ہمنے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہوجا چنانچہ اُسی وقت اُسکو جو موجود تھا اس الہام سے خبر دی گئی اور کئی اور لوگونکو اطلاع دیگئی کہ وہ ضرور میری دعا کی برکت سے صحت پا جائیگا چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہین گذرا ہوگا کہ وہ آریہ خدا کے فضل سے صحت پا گیا۔ اگرچہ اب آریون کی ایسی حالت ہے کہ اُن کو سچی گواہی ادا کرنا موت سے بدتر ہے لیکن مین اللہ تعالی کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ واقعہ سراسر صحیح ہے اور ایک ذرّہ اسمین آمیزش مبالغہ نہین اگر ان واقعات کے مضمون کے کسی حصہ مین مجھے شک ہوتا تو مین ان واقعات کو ہرگز نہ لکھتا اور مبالغہ کرنا اور اپنی طرفسے زیادہ باتین ملا دینا لعنتی انسانون کا کام ہے اور یہ دونو واقعات نشان تپ اور ملاوامل کے، آج براہین احمدیہ مین لکھے ہوے ہین اب جو لوگ ان شبہات مین پڑتے ہین کہ مخالفون کیلئے ضرر رسانی کے ہی الہام ہوتے ہین وہ ان دونون الہامون پر غور کرین کیونکہ یہ دونو آریہ ہین ہمارا کام تمام مخلوق کی ہمدردی ہے بھلا آریہ ہی کوئی مثال دین کہ انہونے اس قسم کی ہمدردی کسی مسلمان سے کی ہو مین سچ سچ کہتا ہون کہ سچی محبت سے خدا کے بندون کی خیر خواہی کرنا بجز سچے مسلمان کے کسی سے ممکن ہی نہین ہان ریاکاری کے ساتھ ممکن ہو تو ہو مگر دل کے پاک انشراح سے ٹھیک ٹھیک اصول پر قدم مار کر دوسرون کو یہ باتین حاصل نہین ہوسکتین مسلمان بالطبع مدارات کو چاہتے ہین اس لئے کھاتے پیتے بھی ہندون سے پرہیز نہین کرتے مگر ہندو ہمین نفرت بھی ایک بخل کی نشانی ہے۔ ہان کسی نافرمان پر خدا کا غضب ہونا خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندو یہ اور بات ہے ہمدردی کے اصول سے اسکو کچھ تعلق نہین۔

اور مینے جو ان دونون آریون کے واقعات پیش کرنیکے وقت قسم کھائی ہے یہ اس لئے کہ مین باور نہین کرتا کہ وہ کم سے کم اسقدر حق پوشی کیلئے طیار نہ ہوجائین کہ میری نسبت یہ الزام دین کہ اس نے اصل واقعات مین کمی بیشی کردی ہے اور نیز اسلئے قسم کھائی ہے کہ آجکل آریون کو اسلام کے ساتھ ایک خاص بغض ہے۔

اور مین دوبارہ اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ ایک ذرہ ان واقعات مین تفاوت نہین خدا موجود ہے اور جھوٹے کے جھوٹ کو خوب جانتا ہے اگر مینے جھوٹ بولا ہے یا مینے ان مضمون کو ایک ذرہ کم و بیش کر دیا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ البساطن کرنیوالا خدا کی قسم کھیکہ یہ شہادت دیدے کہ میں جانتا ہون کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے یا اس نے کم و بیش کر دیا ہے اور اگر نہین کیا

تو ایک سال تک اس تکذیب کا وبال مجھ پر پڑے اور ابھی میں بھی قسم کھا چکا ہوں بس اگر میں جھوٹا ہونگا یا میں نے ان قصوں کو کم وبیش کیا ہوگا تو اس دروغگوئی اور افترا کی سزا مجھے بھگتنی پڑے گی لیکن اگر میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے اور خدا تعالی جانتا ہے کہ میں نے پوری دیانت سے لکھا ہے تب مکذب کو خدا بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ ہمیشہ سچائی کی مدد کرتا ہے اگر کوئی امتحان کیلئے اُٹھے تو عین مراد ہے کیونکہ امتحان سے خدا ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کردیگا ہمارے مخالف مولویوں کیلئے بھی یہ موقع ہے کہ ان لوگوں کو اُٹھاویں جیسا کہ آتھم کے اٹھانیکے لئے کوشش کی تھی۔ فیصلہ ہو جانا ہر ایک کیلئے مبارک ہے اس سے دنیا کو پتہ لگ جائیگا کہ خدا موجود ہے اور سچوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ دیانند اور لیکھرام اسکا چیلہ اس جہان سے گذر گئے مگر دہریت اور بخل اور تعصب کی بدبو باقی چھوڑ گئے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بدبو دور ہو اسلئے میں اس آریہ سے بھی قسم سے فیصلہ چاہتا ہوں جیسا کہ پہلے آریہ سے درخواست کی گئی ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں بلکہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ خدا راستی کا حامی ہے اور راستی کے مخالف کا دشمن ہے سچی بات کی گواہی دینی ایک ایماندار کے لئے مشکل نہیں مگر آریوں کے لئے آجکل بہت مشکل ہے غرض اگر کوئی مکذب ہو یہ آریہ ہو یا وہ آریہ تو قسم کھا کر مجھ سے فیصلہ کرلے میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانیوالی آگ ہے وہ جھوٹے کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ لیکن اگر سچا ہوگا تو اُسکا کوئی نقصان نہیں۔ اب دیکھو ثبوت اسے کہتے ہیں کہ دین کے دشمنوں کے حوالہ سے اس بابرکت پیشگوئی کی سچائی ظاہر کی گئی ہے دنیا میں اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ ایسے دین کے دشمن جیسا کہ آجکل آریہ ہیں خدا کی پیشگوئیوں کی سچائی کے گواہ ہوں کیا ایسی گواہیاں اور ایسے موجودہ نشان عیسائیوں کے پاس بھی ہیں اگر ہیں تو ایک آدھ بطور نظیر کے پیش تو کریں بس یقیناً سمجھو کہ سچا خدا وہی خدا ہے جسکی طرف قرآن شریف بلاتا ہے اُس کے سوا سب انسان پرستیاں یا سنگ پرستیاں ہیں بیشک مسیح ابن مریم نے بھی اُس چشمہ سے پانی پیا ہے جس سے ہم پیتے ہیں اور بلاشبہ اس نے بھی اُس پھل میں سے کھایا ہے جس سے ہم کھاتے ہیں لیکن ان باتوں کو خدائی سے کیا تعلق اور ابنیت سے کیا علاقہ ہے عیسائیوں نے مسیح کو ایک مفید خدا بنانے کا ذریعہ بھی خوب نکالا یعنی لعنت اگر لعنت نہ ہو تو خدائی بیکار اور ابنیت لغو۔ لیکن باتفاق تمام اہل لغت ملعون ہونیکا مفہوم یہ ہے کہ خدا سے دل برگشتہ ہو جائے۔ بے ایمان ہو جائے۔ مرتد ہو جائے۔ خدا کا دشمن ہو جائے

سیاہ دل ہو جائے۔ کتون اور سوررون اور بندرون سے بدتر ہو جائے جیسا کہ توریت بھی گواہی دے رہی ہے پس کیا یہ مفہوم بھی ایک سکینڈ کے لئے مسیح کے حق مین تجویز کرسکتے ہین کیا اُسپر ایسا زمانہ آیا تھا کہ وہ خدا کا پیارا نہین رہا تھا۔ کیا اُسپر وہ وقت آیا تھا کہ اُسکا دل خدا سے برگشتہ ہوگیا تھا۔ کیا کبھی اس نے بے ایمانی کا ارادہ کیا تھا۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ وہ خدا کا دشمن اور خدا اُس کا دشمن تھا۔ پس اگر ایسا نہین ہوا تو اس لئے اس لعنت مین سے کیا حصہ لیا جسپر نجات کا تمام مدار ٹھیرایا گیا ہے۔ کیا توریت گواہی نہین دیتی کہ مصلوب لعنتی ہے پس اگر مصلوب لعنتی ہوتا ہے تو بیشک وہ لعنت جو عام طور پر مصلوب ہونیکا نتیجہ ہے مسیح پر پڑی ہوگی لیکن لعنت کا مفہوم دنیا کے اتفاق کی رو سے خدا سے دور ہونا اور خدا سے برگشتہ ہوتا ہے فقط کسی پر مصیبت پڑنا یہ لعنت نہین ہے بلکہ لعنت خدا سے دوری اور خدا سے نفرت اور خدا سے دشمنی ہے اور لعنتی لعنت کی رو سے شیطان کا نام ہے۔ اب خدا کے لئے سوچو کہ کیا روا ہے کہ ایک راستباز کو خدا کا دشمن اور خدا سے برگشتہ بلکہ شیطان نام رکھا جائے اور خدا کو اُسکا دشمن ٹھیرایا جائے۔ بہتر ہوتا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کرلیتے مگر اس برگزیدہ انسان کو ملعون اور شیطان نہ ٹھیراتے۔ ایسی نجات پر لعنت ہے جو بغیر اس کے جو راستبازون کو بے ایمان اور شیطان قرار دیا جائے مل نہین سکتی۔

قرآن شریف نے یہ خوب سچائی ظاہر کی کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچا کر لعنت کی پلیدی سے بری رکھا اور انجیل بھی یہی گواہی دیتی ہے کیونکہ مسیح نے یونس کے ساتھ اپنی تشبیہ پیش کی ہے اور کوئی عیسائی اس سے بیخبر نہین کہ یونس مچھلی کے پیٹ مین نہین مرا تھا پھر اگر یسوع قبر مین مردہ پڑا رہا تو مردہ کو زندہ سے کیا مناسبت اور زندہ کو مُردہ سے کونسی مشابہت۔ پھر یہ بھی معلوم ہے کہ یسوع نے صلیب سے نجات پاکر شاگردون کو اپنے زخم دکھائے پس اگر اسکو دوبارہ زندگی جلالی طور پر حاصل ہوئی تھی تو اُس پہلی زندگی کے زخم کیون باقی رہ گئے کیا جلال مین کچھ کسر باقی رہگئی تھی اور اگر کسر رہ گئی تھی تو کیونکر اُمید رکھین کہ وہ زخم پھر کبھی قیامت تک مل سکین گے۔ یہ بیہودہ قصے ہین جنپر خدائی کا شہتیر رکھا گیا ہے۔ مگر وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ جسطرح روئی کو دھنکا جاتا ہے اسیطرح خدا تعالی ان تمام قصون کو ذرہ ذرہ کرکے اُڑا دے گا۔ افسوس کہ یہ لوگ نہین سوچتے کہ یہ کیسا خدا تھا جسکے زخمون کیلئے مرہم بنانیکی حاجت پڑی تم سن چکے ہو کہ عیسائی اور رومی اور یہودی اور مجوسی دفترون کی قدیم طبی کتابین جو ابتک موجود ہین گواہی دے رہی ہین کہ یسوع کی چوٹون کیلئے

ایک مرہم طیار کیا گیا تھا جسکا نام **مرہم عیسیٰ** ہے جواب تک قرابا دینون مین موجود ہے نہین کہہ سکتے
کہ وہ مرہم نبوت کی زمانہ سے پہلے بنایا ہوگا کیونکہ یہ مرہم حواریون نے طیار کیا تھا اور نبوت سے پہلے حواری
کہان تھے یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ ان زخمون کا کوئی اور باعث ہوگا نہ صلیب کیونکہ نبوت کی تین برس کے
عرصہ مین کوئی اور ایسا واقعہ بجز صلیب ثابت نہین ہوسکتا اور اگر ایسا دعوی ہو تو بار ثبوت بذمہ مدعی
ہے جائے شرم ہے کہ یہ **خدا** اور یہ **زخم** اور یہ **مرہم** - واقعی صحیح اور سچی حقیقتون پر کہان کوئی
پردہ ڈال سکتا ہے اور کون خدا کے ساتھ جنگ کرسکتا ہے - ہمیشہ کیلئے **حی قیوم** صرف وہ اکیلا خدا ہے
جو تجسیم اور تجزی سے پاک اور ازلی ابدی ہے اور جھوٹے خدا کیلئے اتنا ہی غنیمت ہے کہ اس نے ایک ہزار نوسو برس
تک اپنی خدائی کا سکہ قلب چلالیا آگے یاد رکھو کہ یہ جھوٹی خدائی بہت جلد ختم ہونیوالی ہے وہ دن آتے
ہین کہ عیسائیون کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لین گے اور پرانے بچھڑے ہوے وحدہ لاشریک
کو روتے ہوے آملین گے - یہ مین نہین کہتا بلکہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جسقدر کوئی بچائی کر
لڑسکتا ہے لڑے جسقدر کوئی مکر کرسکتا ہے کرے بیشک کرے لیکن آخر ایسا ہی ہوگا - یہ سہل بات
ہے کہ زمین وآسمان مبدل ہو جائین - یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دین لیکن یہ وعدے مبدل نہین ہونگے

سترہوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی وہ ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۹ مین درج ہے اور وہ یہ ہے **یتم نعمتہ علیك لیکون ایۃ للمؤمنین** - یعنی خدا اپنی نعمتین تجھپر پوری کریگا تا وہ مومنین کیلئے نشان ہون یعنی دنیا کی
زندگی مین جو کچھ تجھے نعمتین دی جائین گی وہ سب بطور نشان ہون گی یعنی **قول** بھی نشان ہوگا جیسا
کہ لوگون نے جلسہ مذاہب لاہور اور عربی کتابون مین دیکھ لیا - اور **فعل** بھی نشان ہوگا جیسا کہ خدا کے
فعل بطور نشان میرے واسطے ظہور مین آرہے ہین اور اولاد بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا
اور پورا کیا - اور خدا کی مالی نصرت بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے براہین احمدیہ مین مالی نصرت کا
وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ اب پورا ہوا اور پورب اور پچھم سے لوگ آئے اور مشرق اور مغرب سے معاون
پیدا ہوے اور جیسا کہ صفحہ ۲۴۲ مین فرمایا تھا **ینصرك رجال نوحی الیہم من السماء یاتون من کل فج عمیق** یعنی وہ لوگ تیری مدد کرین گے جنکے دلون مین ہم آپ ڈالین گے وہ دور دور سے اور بڑی
گہری راہون سے آئین گے - چنانچہ اب وہ پیشگوئی جو آج کے دن سے سترہ برس پہلے لکھی گئی تھی ظہور

ہین آئی کسکو معلوم تہا کہ ایسے سچے اخلاص اور محبت سے لوگ مدد دین مشغول ہوجائینگے دیکھو کہان اور کس فاصلہ پر مدراس ہے جسمین سے خدا تعالی کا ارادہ **سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا** کو معہ ان کے تمام عزیزون اور دوستون کے کھینچ لایا جنھون نے آتے ہی اخلاص اور خدمات مین وہ ترقی کی کہ صحابہ کے رنگ مین محبت پیدا کرلی اور کہان ہے بمبئی جسمین **منشی زین الدین ابراہیم** جیسے مخلص پُرجوش طیار کئے گئے اور کہان ہے حیدر آباد دکن جسمین ایک جماعت پرجوش مخلصون کی طیار کیگئی کیا یہ وہی باتین نہین جنکی نسبت پہلے سے براہین مین خبر دیگئی تھی۔

اٹھارہوین پیشگوئی

پیشگوئی وہ ہے کہ جو براہین احمدیہ کے ص ۲۴۰ مین مندرج ہے یہ **قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مؤمنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون** یعنی کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے پس کیا تم اُسپر ایمان لاؤگے۔ کہہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اُسکو قبول کروگے۔ یہ دونون فقرے بطور پیشگوئی کے ہین اور ایسے آسمانی نشانون کیطرف اشارہ کررہے ہین جو بطور پیشگوئی کے ہون کیونکہ خدا کی گواہی نشان کہلاتی ہے چنانچہ بعد اسکے یہ گواہی دی کہ **خسوف کسوف** رمضان مین کیا جیسا کہ آثار مین **مہدی موعود** کی نشانیون مین آچکا تھا۔ پھر دوسری گواہی خدا نے یہ دی کہ آتھم کی پیشگوئی پر عیسائیون نے واقعات کو چھپا کر مکر کیا اور یہودی صفت مولویون نے اُن کی ہان کے ساتھ ہان ملائی اور وہ شیطانی آواز تھی جو عیسائیون کی حمایت مین زمین کے شیطانون یعنی مولویون نے دی پھر خدا نے اخفائے شہادت کے بعد آتھم کو ہلاک کیا اور اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے لیکھرام کے نشان کو ظاہر کیا اور وہ آسمانی آواز تھی جسنے شیطانی آواز کو کالعدم کردیا یہی آثار نبویہ مین پہلے سے لکھا ہوا تھا جو آتھم کی پیشگوئی مین پورا ہوا تیسری خدا کی گواہی وہ پیشگوئی تھی جو جلسہ مذاہب سے پہلے شایع کی گئی تھی۔ چوتھی خدا کی گواہی لیکھرام کے مارے جانے کا نشان تھا جسنے مخالفون کی کمر توڑ دی یہ پیشگوئی جن لوازم اور تصریحات کے ساتھ بیان کی گئی اور شایع کی گئی تھی وہ تمام لوازم ایسے تھے کہ کوئی دانا باور نہین کریگا کہ اُنکا انجام دینا انسان کے حد اختیار مین ہوسکتا ہے کیونکہ اسمین میعاد بتلائی گئی تھی دن بتلایا گیا تھا ٭ تاریخ بتلائی گئی تھی وقت بتلایا گیا

٭ **حاشیہ** خروج باب ۳۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ گوسالہ سامری کے نیست و نابود کرنے کا ارادہ

اور صورت موت بتلائی گئی تھی یعنی یہ کہ کسطرح جیسے مریگا بیماری سے یا قتل سے اور پیشگوئی کے اشارات
یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ جن لوگون نے اس گوسالہ کی ثناخوانی کو پرستش تک پہنچایا اور سچائی کا خون کیا
اور اس کی تعریف مین غلو کیا وہ بھی خدا تعالی کی نظر مین اُس قوم کیطرح ہین جنھون نے سامری کے
گوسالہ کی پرستش کی تھی اللہ تعالی سورۃ الاعراف مین فرماتا ہے ان الذین اتخذوا
العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیوة الدنیا وکذلک
نجزی المفترین یعنی جنھون نے گوسالہ پرستی کی اُنپر غضب کا عذاب پڑیگا اور دنیا کی زندگی مین
اُنکو ذلت پہنچیگی اور اسیطرح ہم دوسرے مفتریون کو سزا دینگے - اور یہ ایک لطیف اشارہ ان
گوسالہ پرستون کیطرف بھی ہے جو اس دوسرے **گوسالہ** یعنی لیکھرام کی پرستش کرتے مین ظلم اور
خونریزی کے ارادون تک پہنچگئے خدا تعالی کے علم سے کوئی شی باہر نہین وہ خوب جانتا تھا کہ ہندو بھی لیکھرام کی
پرستش کرکے اُسکو گوسالہ بنائین گے اس لئے اُسنے کذالک کے لفظ سے لیکھرام کے قصہ کی طرف اشارہ کردیا - توریت
خروج باب ۳۲ ایت ۳۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالی نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی تھی یعنی ایک وبا
اُنمین پڑگئی تھی جس سے وہ مر گئے تھے - اور اس عذاب کی خبر کیوقت اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا تھا
کہ جو لوگ ایمان لائینگے ہین اُنکو نجات دونگا جیسا کہ فرماتا ہے والذین عملوا السیئات
ثم تابوا من بعدها وامنوا ان ربك من بعدها لغفور رحیم - یعنی
جنھون نے گوسالہ پرستی کی دھن مین برے کام کئے پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا تعالی
ایمان کے بعد اُن کے گناہ بخشدیگا اور اُن پر رحم کرےگا کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے -

بقیہ حاشیہ یہود کی عید کے دن مین کیا گیا تھا کہ آگ مین جلانا اور باریک پیسنا اور غبار کی مانند بنانا
جیسا کہ ۳۲ خروج مین لکھا ہے یہ فرصت طلب کام تھا اس برے کام نے ضرور
رات کا کچھ حصہ لیا ہوگا کیونکہ حضرت موسی اُسوقت اُترے تھے جب گوسالہ پرستی کا میلہ
خوب گرم ہوگیا تھا اور یہ وقت غالباً دوپہر کے بعد مین ہوگا اور پھر کچھ عرصہ ناراضگی اور
غضب مین گذرا لہذا یہ قطعی امر ہے کہ سونے کا جلانا اور خاک کیطرح کرنا کچھ حصہ رات
تک جو دوسرے دن مین محسوب ہوتے ہی ختم ہوا ہوگا سو خدا تعالی نے جو لیکھرام کے لئے
گوسالہ سامری کا نام اختیار فرمایا اس نام مین یہ بھید پوشیدہ تھا کہ عید کے دوسرے دن
اس کی تباہی کا سامان ہوگا جیسا کہ گوسالہ سامری کا ہوا - اور چونکہ گوسالہ پر اُسکی چھری پھری تھی

اور لیکھرام کے مقدمہ مین آیت کریمہ کا یہ اشارہ ہے کہ جنھون نے ناحق الہام کی تکذیب کی اور قتل کی سازشین کی اور گورنمنٹ کو قتل کے لئے بھڑکایا اور پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے تو خدا اُن پر رحم کریگا اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہوا ہے یا مسیح الخلق عدوانا یعنی اے خلقت کیلئے مسیح ہماری متعدی بیماریون کے لئے توجہ کر اور براہین احمدیہ کے صہ ۵۱۹ مین اسی کیطرف اشارہ ہے جیسا کہ وہ عز اسمہ فرماتا ہے انت مبارك فی الدنیا و الاخرة امراض الناس وبركاته ان ربك فعال لما یرید یعنی تجھے دنیا اور آخرت مین برکت دی گئی ہے خدا کی برکتون کے ساتھ لوگون کی بیماریون کی خبرلے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبرین ہین اور نہ معلوم کس وقت پوری ہون گی ایک وہ وقت ہے جو دعا سے مرتے ہین اور دوسرا وہ وقت آتا ہے جو دعا سے زندہ ہون گے۔

انیسوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی جو براہین کے صہ ۲۴۳ مین ہے یہ ہے رب ارنی کیف تحی الموتی رب اغفر وارحم من السماء - رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین - رب اصلح امة محمد ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون اذا جاء نصر الله والفتح وانتهی امر الزمان الینا الیس هذا بالحق۔

ترجمہ یعنی اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو کیونکر مردون کو زندہ کرتا ہے - اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر- اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے - اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر- اے ہمارے رب ہم مین اور ہماری قوم مین سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنیوالون سے بہتر ہے- یہ لوگ ارادہ کرین گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکون سے بجھا دین اور خدا اپنے نور کو پورا کریگا - اگرچہ کافر کراہت ہی کرین۔

بقیہ حاشیہ اسلئے عجل کے لفظ مین بھی جو الہام مین اختیار کیا گیا ہے یہ طریق تو مخفی ہے اور لیکھرام کی موت کی نسبت جو یہ پیشگوئی ہے کہ وہ عید کے دوسرے دن قتل کیا جائیگا اس مین الہام الٰہی وہ ہے کہ جو کتاب کرامات الصادقین کے صہ ۵۴ مین لکھا ہوا ہے یعنی- ستعرف یوم العید والعید اقرب

جب خدا کی مدد آئیگی اور اُسکی فتح نازل ہوگی اور دلون کا سلسلہ ہماری طرف رجوع کریگا اور ہمارا ظفر ہمارے ہاتھ سے پورا ہوگا تب کہا جائیگا کہ کیا یہ سچ نہین تھا۔ اس تمام الہام مین یہ پیشگوئی ہے کہ ضروری ہے کہ قوم مخالفت کرے اور اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے پوری کوشش کرے اور ہرگز نہ چاہے کہ یہ سلسلہ قائم رہ سکے لیکن خدا اس سلسلہ کو ترقی دیگا یہانتک کہ زمانہ اسی طرف اُلٹ آئیگا اور بعد اس کے کہ لوگون نے اکیلا چھوڑ دیا ہوگا پھر اسطرف رجوع کرین گے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری

بقیہ حاشیہ اس کے پہلے کا شعر یہ ہے الا اننی فی کل حرب غالبٌ ❊ فکدنی بما زوّرت فالحق یغلب ❊ یعنی مین ہر ایک جنگ مین غالب ہون پس دروغ آرائی کر جسطرح چاہے مکر کر پس حق غالب ہو جائیگا۔ اور پھر دوسرے شعر مین اس شعر کی تشریح کی کہ حق کیونکر غالب ہوگا اور وہ یہ ہے وبشرنی ربی وقال مبشرا ❊ ستعرف یوم العید والعید اقرب ❊ یعنی میرے رب نے مجھے بشارت دی اور بشارت دیکر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو یعنی خوشی کے دن کو پہچان لے گا اور اُسدن سے معمولی عید بہت قریب ہوگی یعنی حق کے غالب ہونیکا وہ دن ہوگا اس لئے مومنون کی وہ عید ہوگی اور معمولی عید اُس سے ملی ہوئی ہوگی اور اسی شعر کی تشریح ٹائٹل پیج یعنی سرورق کے صفحہ اخیر اسی کتاب کرامات الصادقین مین لکھی ہوئی ہے اور یہی لفظ بشرلی ربی جو اس شعر کے سر پر ہے وہان بھی موجود ہے اور وہ یہ ہے وبشرنی ربی بموتہ فی ستّ سنۃ ان فی ذلک لآیۃ للطالبین۔ یعنی خدا تعالٰی نے مجھے بشارت دی کہ لیکھرام چھہ سال کے عرصہ مین مر جائیگا اور اسی بشارت کیطرف انجام آتھم کے قصیدہ مین وہ شعر جو بماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء شیخ محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرکے لکھے گئے ہین اشارہ کررہے ہین اور جیساکہ تعرف کا لفظ شعر ستعرف یوم العید مین موجود ہے اس قصیدہ مین بھی محمد حسین کو مخاطب کرکے ستعرف موجود ہے اور جیساکہ وہ قصیدہ جسمین یہ الہام ہے یعنی ستعرف العید والعید اقربُ محمد حسین کے لئے اور اُس کو مخاطب کرکے لکھا گیا تھا ایسا ہی اس قصیدہ مین بھی محمد حسین بٹالوی مخاطب ہے اور وہ شعر یہ ہین۔

تب ایہا الغالی فتاتی ساعۃ	تمسی تعض یمینک الشلاء
ای غلو کرنے والے توبہ کر کیونکہ وہ وقت آتا ہے	کہ تو اپنے خشک ہاتھ کو کاٹے گا

ہوئی براہین احمدیہ کے زمانہ میں علما کا کچھ شور و غوغا تھا بلکہ جو تکفیر کے فتنہ کا بانی ہے اُس نے بکمال شنا و صفت سے براہین احمدیہ کا ریویو لکھا تھا پھر ایک مدت دراز کے بعد تکفیر کا طوفان اُٹھا اور ایک مدت تک اپنا زور دکھلاتا رہا اور اب پھر الہام الٰہی کے موافق وہ سیلاب کچھ کم ہوتا جاتا ہے اور وہ وقت آتا ہے کہ نور کی نمایاں فتح اور تاریکی کی کھلی کھلی شکست ہو۔

بیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آتھم کی نسبت ہے جو ص ۲۴۱ میں ہے اور ہم اس کو مفصل لکھ چکے ہیں اور مدت ہوئی کہ آتھم صاحب اس دنیا سے کوچ کرکے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے ہیں ہمارے مخالفوں کو اب اسمیں تو شک نہیں کہ آتھم مرگیا ہے جیسا کہ لیکھرام مرگیا ہے اور جیسا کہ احمد بیگ مرگیا ہے لیکن اپنی نابینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا **اے نالائق قوم** جو شخص خدا کی وعید کے موافق مرچکا اب اُس کی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت ہے بھلا دکھلاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے تم سن چکے ہو کہ اُسپر تو میعاد کے اندر ہی **ھاویہ** کی آنچ شروع ہوگئی تھی شرط پر اُس نے عمل کیا اس لئے کوئی چند روز نیم جان کیطرح بسر کئے آخر اُس آگ نے اُسکو نہ چھوڑا اور بھسم کردیا۔

یہ خدا تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا ایک بھاری نمونہ ہے کہ آتھم کے قصہ کی سترہ برس پہلے

بقیہ حاشیہ

تاتیک آیاتی فتعرف وجہہا — فاصبر ولا تترک طریق حیاء
میرے نشان تیرے تک پہنچیں گے پس تو انہیں شناخت کریگا — پس صبر کر اور حیا کا طریق مت چھوڑ

الی لشر الناس ان لم یاتنی — نصر من الرحمٰن للاعداء
میں تمام مخلوقات میں سے بدتر ہونگا — اگر خدا کی مدد مجھکو میرے دشمنوں کی تنبیہ کیلئے نہ پہنچے

ھل تطمع الدنیا مذلۃ صادق — ھیھات ذالک تخیل السفھاء
کیا دنیا یہ امید رکھتی ہے کہ صادق ذلیل ہو جائیگا — یہ کہاں ممکن ہے بلکہ یہ تو سادہ لوحوں کا خیال ہے

من ذا الذی یخزی عزیز جنابہ — الارض لا تفنی شموس سماء
خدا کے عزیز کو کون ذلیل کرسکتا ہے — کیا زمین کو طاقت ہے جو آسمانی آفتاب کو فنا کرے

یاربنا افتح بیننا بکرامۃ — یا من یری قلبی ولب لحائی
اے میرے رب ایک کرامت دکھلا کر ہم میں فیصلہ کر اے وہ خدا جو میرے دل اور میرے وجود کے مغز کو جانتا ہے

منہ

براہین احمدیہ میں خبر درج کر دی گئی پہلے اُس بحث کیطرف اشارہ کر دیا گیا جو توحید اور تثلیث کی بارہ میں بمقام امرتسر ہوئی تھی اور اس کے بارہ میں فرمایا گیا کہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔ پھر عیسائیوں کے اُس مکر کی خبر دی گئی جو حق پوشی کے لئے میعاد کے گذرنے کے بعد اُنہوں نے کیا پھر اس مکارانہ فتنہ پر اطلاع دی گئی جو عیسائیوں کی طرف سے نہایت متعصبانہ جوش کے ساتھ ظہور میں آیا اور پھر آخر صدق کے ظاہر ہونیکی بشارت دی گئی اور پھر اس الہام کے ساتھ جو صہ ۲۴۱ میں ہے یعنی انا فتحنا لک فتحا مبینا فتح عظیم کی خوشخبری سنائی گئی ۔ اب بتلاؤ کیا یہ انسان کا کام ہے آنکھ کھولو اور دیکھو کہ الہام کی پیشگوئی کیسی عظیم الشان غیب کی خبریں اپنے ساتھ رکھتی ہے

اکیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صہ ۲۴۱ میں درج ہے فتح الولی فتح و قربناہ نجیا اشجع الناس ۔ ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ ۔ انار اللہ برھانہ ترجمہ فتح ولی ہے جو اس ولی کی فتح ہے اور ہم نے ہمرازی کے مقام پر اسکو قرب بخشا ہے ۔ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوتا تو یہ اُس کو وہاں سے لے آتا خدا اس کے برہان کو روشن کریگا

بائیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ صہ ۲۴۱ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ انک باعیننا یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر اونچا کریگا اور خدا اپنی نعمتیں دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کر دیگا ۔ اور یہ جو فرمایا کہ تیرا ذکر اونچا کریگا اس کے یہ معنی ہیں کہ دنیا اور دین کے خاص لوگ تعریف کے ساتھ تیرا ذکر کرینگے اور اونچے مرتبوں والے تیری ثنا میں مشغول ہوں گے ۔ اب کیا یہ تعجب نہیں کہ جو شخص کافر اور حقیر شمار کیا جاتا ہے اور دجال اور شیطان کہا جاتا ہے اسکا انجام یہ ہو ۔ کہ دین اور دنیا کے بلند مراتب والے سچے دل سے اسکی تعریفیں کرینگے

تیئسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین کے صہ ۲۴۲ میں مرقوم ہے ۔ انی لا اقیلک الی ۔ والقیت علیک محبۃ منی

وبشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربہم - واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس ترجمہ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا اور میں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالونگا یعنی بعد اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کرینگے یکدفعہ محبت کیطرف لوٹائے جائیں گے جیسا کہ مہدی موعود کی نشانوں میں سے ہے اور پھر فرمایا کہ جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے انکو خوشخبری دے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں - اور جو میں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو انکو سنا خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک اور اس کے بعد الہام ہوا - ووسع مکانک یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے - اس پیشگوئی میں صاف فرمادیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنیوالوں کا بہت ہجوم ہو جائیگا یہانتک کہ ہر ایک کا تجھسے ملنا مشکل ہو جائیگا پس تو اسوقت ملال ظاہر کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا - سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اسوقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے -

چوبیسویں پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین کے صفحہ ۴۸۹ میں ہے اور وہ یہ ہے انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی - انت بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس - یعنی تو میری جناب میں وجیہ ہے - میں نے تجھے چن لیا - تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے میری توحید اور تفرید - پس وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائیگی اور تو لوگوں میں مشہور کیا جائیگا - یہ اسوقت کی پیشگوئی ہے کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں بھی بہتیرے ایسے تھے جو مجھسے ناواقف تھے - اور اب جو اس پیشگوئی پر ۱۷ برس گذر گئے تو پیشگوئی کے مفہوم کے مطابق اس عاجز کی شہرت اس حد تک پہنچگئی ہے کہ اس ملک کے غیر قوموں کے بچے اور عورتیں بھی اس عاجز سے بیخبر نہیں ہوں گی جس شخص کو ان دونوں زمانوں کی خبر* ہوگی کہ وہ وقت کیا تھا اور اب کیا ہے تو بلا اختیار اس کی روح بول اٹھیگی کہ یہ عظیم الشان علم غیب انسانی طاقتوں سے ایسا بعید ہے کہ جیسا کہ ایک مکھی کی طاقت سے ایک قوی ہیکل ہاتھی کا کام

* نوٹ اس خاکسار سراج الحق جمالی نے خدا کے فضل سے دونوں زمانے دیکھے اور ایمان میں ترقی ہوئی اور خدا سے دعا ہے کہ آگے کو پورا کمال اور ترقی اس امام برحق اور معصوم کی دکھلائے اور اس صادق کی معیت میں رکھکر ایمان کو بڑھائے - (جمالی)

پچیسوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ مین موجود ہے اور وہ یہ ہے سبحان اللہ تبارک وتعالےٰ زاد مجدک ینقطع اباءک ویبدء منک ترجمہ۔ پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا اب یون ہوگا کہ تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائیگا اور اُن کا ذکر مستقل طور پر کوئی نہین کریگا اور خدا تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھہرا لیگا۔

اس پیشگوئی مین دو وعدے ہین (۱) اوّل یہ کہ خدا لائق اور اچھی اولاد اس خاندان مین پیدا کریگا اور دوسرے یہ کہ تمام شرف اور مجد کا ابتدا اس عاجز کو ٹھہرا دیا جائیگا اور وہ پیشگوئی جو ایک مبارک لڑکے کے لئے کی گئی تھی وہ الہام بھی درحقیقت اسی الہام کا ایک شعبہ ہے اُس وقت نادانون نے شور مچایا تھا کہ پیشگوئی کے قریب زمانہ مین لڑکا پیدا نہین ہوا بلکہ لڑکی پیدا ہوئی یہ تمام شور اسلئے تھا کہ یہ نادان خیال کرتے تھے کہ پیشگوئی کا بلا فاصلہ پوری ہونا ضروری ہے اور الہامات مین خدا تعالیٰ کی یہ غرض نہین ہوتی بلکہ اگر ہزار لڑکی پیدا ہو کر بھی پھر اُن صفات کا لڑکا پیدا ہوا تو بھی کہا جائیگا کہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہان اگر الہام الٰہی مین بلا فاصلہ کا لفظ موجود ہوتا تو تب اس لفظ کی رعایت سے پیشگوئی کا ظہور مین آنا ضروری ہوتا۔

چھبیسوین پیشگوئی

چھبیسوین پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۱ مین یہ ہے وما کان اللہ لیترک حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ترجمہ۔ خدا تجھے نہین چھوڑیگا جب تک پاک اور پلیدی مین فرق نہ کرلے۔ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہین جانتے۔

ستائیسوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۲ مین ہے اور وہ یہ ہے اردت ان استخلف فخلقت ادم یعنی مینے خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا سو مینے آدم کو پیدا کیا۔ اور دوسرے مقام مین اسی کی تشریح مین یہ الہام ہے وقالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا قال انی اعلم مالا تعلمون یعنی لوگون نے کہا کہ کیا تو ایسے آدمی کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد برپا کریگا

خدا نے کہا کہ مین اُسمین وہ چیز جانتا ہون جسکی تمھین خبر نہین۔ جیساکہ دوسرے الہام مین اسی براہین مین فرمایا ہے انت منّی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق یعنی تو مجھسے اُس مقام پر ہے جس سے دنیا کو خبر نہین۔ اب ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی تو سترہ سال سے براہین احمدیہ مین شائع ہو چکی اور جس فتنہ کیطرف یہ پیشگوئی اشارہ کرتی ہے وہ سالہا سال بعد مین ظہور مین آیا۔ چنانچہ مولویون نے اس عاجز کو مفسد ٹھرایا کفر کے فتوے لکھے گئے نذیر حسین دہلوی نے (علیہ ما یستحقہ) تکفیر کی بنیاد ڈالی اور محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کیطرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اُسپر لکھوائے اور جیساکہ الہام الٰہی سے ظاہر ہوتا ہے براہین احمدیہ مین پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ ایسے فتوے لکھے جاوینگے۔ اور آثار نبویہ مین بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اُس مہدی موعود پر کفر کا فتوی لگایا جائیگا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔

اٹھائیسوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے ص ۴۹۶ مین ہے اور وہ یہ ہے یحیی الدین و یقیم الشریعۃ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ نفخت فیک من لدنی روح الصدق (ترجمہ) دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کریگا۔ ای آدم تو اور تیرا زوج بہشت مین داخل ہو جاؤ اے مریم تو اور تیرا زوج بہشت مین داخل ہو جاؤ۔ ای احمد تو اور تیرا زوج بہشت مین داخل ہو جاؤ۔ مینے اپنے پاس سے صدق کی روح تجھمین پھونکی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اور تینون نامون سے تین واقعات آیندہ کی طرف اشارہ ہے جنکو عنقریب لوگ معلوم کرینگے اور اس الہام مین جو لفظ لدن کا ذکر ہے اُسکی شرح کشفی طور پر یون معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب مین کہتا ہے کہ یہ مقام لدن جہان تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے جہان ہمیشہ بارشین ہوتی رہتی ہین اور ایک دم بھی بارش نہین تھمتی۔

انتیسوین پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے ص ۵۰۶ مین درج ہے اور وہ یہ ہے لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب و المشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ (ترجمہ) اور یہ

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا مین اندھیر پڑ جاتا - یہ خدا کی ایک ایسے نشان کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ہلاک ہونے سے بچالے گا - اور الہام کے یہ معنی ہین کہ ممکن تھا کہ اہل کتاب اور ہندو اپنے تعصب اور عداوت سے باز آجاتے جب تک مین ایک کھلا کھلا نشان انکو نہ دیتا اور اگر مین ایسا نہ کرتا تو دنیا مین اندھیر پڑ جاتا اور حق مشتبہ ہو جاتا -

تیسوین پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۵ مین درج ہے اور وہ یہ ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی ایک کھلی کھلی فتح ہم تجھکو دینگے تا ہم تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشدین - یہ استعارہ اپنی رضامندی ظاہر کرنے کیلئے بیان فرمایا ہے - مثلاً ایک آقا اپنے کسی غلام سے ایسے حکیمانہ طور سے وقت بسر کرتا ہے جو نادان خیال کرتے ہین کہ وہ اسپر ناراض ہے تب اس آقا کی غیرت جوش مارتی ہے اور اس غلام کی سرافرازی کیلئے کوئی ایسا کام کرتا ہے کہ گویا اسنے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخشدئے ہین یعنی ایسی رضامندی ظاہر کرتا ہے کہ لوگون کو یقین ہو جاتا ہے کہ ایسا مہربان اسپر کبھی ناراض نہین ہوگا ہے - پھر اس کے بعد اسی صفحہ مین ایک تصویر دکھلائی گئی ہے اور وہ تصویر اس عاجز کی ہے سبز پوشاک ہے اور تصویر نہایت رعبناک ہے جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب اور دائین بائین تصویر کے یہ لکھا ہے حجۃ اللہ القادر - سلطان احمد مختار - اور تاریخ یہ لکھی ہے سوموار کا روز انیسوین ذی الحجہ ۱۳۰۰ سنہ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرمی - یہ تمام عبارت براہین کے صفحہ ۵۱۵ اور صفحہ ۵۱۶ مین موجود ہے - یہ کشف بتلا رہا ہے کہ ہتھیار کے ذریعہ سے ایک نشان ظاہر ہوگا سو لیکھرام کا نشان اسی طرح وقوع مین آیا پھر اس کے بعد صفحہ ۵۱۶ مین یہ الہامی عبارت ہے الیس اللہ بکاف عبدہ - فبراہ اللہ مما قالوا - وکان عند اللہ وجیھا - فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا واللہ موھن کید الکافرین - ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا یعنی کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہین پس خدا نے اسکو اس الزام سے بری کیا جو کافرون نے اسپر لگایا - اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے اور خدا نے مشکلات کے پہاڑ کو پاش پاش کیا اور کافرون کے کر کو سست کیا اور ہم اسکو اپنی رحمت سے ایک نشان ٹھیرائین گے

یہ عظیم الشان نشان ہوگا

اور ابتدا سے ایسا ہی مقدر تھا - اس الہام مین خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ ہندو لیکھرام کے قتل کے بعد سازش قتل کا ایک الزام لگا ئینگے اور ایک مکر کرینگے تا وہ الزام پختہ ہو جائے ہم اس ملہم کی بریت ظاہر کردینگے اور ان کے مکر کو شکست کر دینگے اور مشکلات کے پہاڑ آسان ہو جائینگے اب کچھہ ضرور نہین کہ ہم کسی کو اس پیشگوئی کیطرف توجہ دلاوین خود اہل انصاف سوچین اور اسقدر کھلے کھلے غیبی امور سے انکار کرکے اپنی عاقبت کو خراب نکرین۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی مین جو لیکھرام کو عجل سے نسبت دی گئی اس مین کئی مناسبتون کا لحاظ ہے (۱) اول یہ کہ جیسا کہ گوسالہ سامری بیجان تھا ایسا ہی یہ بھی بیجان تھا اور سچائی کی روح اسمین نہین تھی (۲) دوسرے یہ کہ جیسا کہ اس بیجان گوسالہ کے اندر سے مہمل آواز آتی تھی ایسا ہی اس کے اندر سے بھی مہمل آواز آتی تھی (۳) تیسرے یہ کہ جیسا کہ وہ بیجان گوسالہ عید کے دن نیست و نابود کیا گیا تھا ایسا ہی عید کے دنون مین ہی یہ بھی نیست و نابود کیا گیا (۴) چوتھے یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ قوم کے سونے کے زیور سے بنایا گیا تھا ایسا ہی یہ گوسالہ بھی قوم کی مالی جمعیت کیوجہ سے طیار ہوا (۵) پانچوین یہ کہ جیسا کہ وہ گوسالہ آخر قوم کی مفتری لوگون کیلئے طرح طرح کے عذاب اور دکھون کا موجب ہوا ایسا ہی اس گوسالہ کی مفتری پجاریون کا انجام ہوگا۔

اکتیسوین پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۲ مین درج ہے

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائی محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد - پاک محمد مصطفےٰ نبیون کا سردار - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادین تجھے دیگا - رب الافواج اسطرف توجہ کرے گا - اس نشان کا مدعا یہ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتین ہین - جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتین اسطرف متوجہ ہین۔

بتیسوین پیشگوئی

یہ وہ پیشگوئی ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ اور صفحہ ۵۵۷ پر درج ہے اور وہ یہ ہے یعیسیٰ

انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - مین اپنی چمکار دکھلاؤنگا - اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤنگا - دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم

یہ پیشگوئی لیکھرام کے حق مین بھی جو پوری ہوگئی اور تفصیل اسکی گذر چکی ہے - اور اسکا بقیہ نشان بھی آنے والے ہین - اور اسی کے متعلق براہین احمدیہ کے صـ۵۱۰ اور صـ۵۱۱ مین یہ الہام ہے ویخوفونک من دونہ - ائمۃ الکفر لاتخف انک انت الاعلی ینصرک اللہ فی مواطن - ان یومی لفصل عظیم - یعنی تجھے کافر ڈرا دینگے مگر آخر غلبہ تجھی کو ہوگا - خدا کئی میدانون مین تیری فتح کریگا - میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہوگا - یظل ربک علیک ویغیثک - ویرحمک یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ - انی منجیک من الغم - انت منی بمنزلۃ لایعلمہا الخلق - کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لامبدل لکلماتہ (ترجمہ) خدا اپنی رحمت کا سایہ تجھپر کریگا اور تیرا فریادرس ہوگا اور تجھپر رحم کریگا وہ تجھے آپ بچائیگا اگرچہ انسانون مین سے کوئی بھی نہ بچاوے - پھر مین کہتا ہون کہ اگرچہ انسانون مین سے کوئی بھی نہ بچاوے پر وہ تجھے آپ بچائیگا - مین تجھے غم سے بچاؤنگا تو مجھسے وہ قرب رکھتا ہے جسکا خلقت کو علم نہین - خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مین اور میرے رسول غالب ہونگے سو خدا کے کلمے کبھی نہین بدلینگے -

تیتیسوین پیشگوئی

یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صـ۵۵۸ اور ۵۵۹ مین درج ہے اور وہ یہ ہے سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ - حِبُّ اللّٰہِ خَلِیْلُ اللّٰہِ اَسَدُ اللّٰہِ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُهُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ - بَیْتُ الْفِکْرِ وَبَیْتُ الذِّکْرِ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا - مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ - رُفِعْتَ وَجُعِلْتَ مُبَارَکًا - وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ

وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ ترجمہ تیرے پر سلام ای ابراہیم آج تو ہمارے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے خدا کا دوست - خدا کا خلیل - خدا کا شیر - ہمنے ایک امن پانے کے لیے آسانی کردی - بیت الفکر اور بیت الذکر - اور جو اس مین داخل ہوا وہ امن مین آگیا وہ بیت الذکر برکت دینے والا اور برکت دیا گیا ہے - اور ہر ایک برکت کا کام اس مین کیا جائیگا - اور جو لوگ ایمان لائے اور کسی ظلم سے ایمان کو مکدر نہین کیا انہین کو امن دیا جائیگا اور وہی ہدایت یافتہ ہون گے - بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو گھر کے ساتھ چھت پر بنائی گئی ہے اور یہ الہام کہ مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ یہ اس مسجد کی بنا کا مادہ تاریخ ہے اور نیز یہ اس کے آیندہ برکات کیلئے ایک پیشگوئی ہے جنکے ظہور کے لیے اب بنا ڈالی گئی ہے -

چونتیسوین پیشگوئی ۳۴

یہ پیشگوئی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ مین درج ہے اور وہ یہ ہے وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے اور اسی کے متعلق ایک کشف ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کشف مین مینے دیکھا کہ زمین نے مجھسے گفتگو کی اور کہا یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ یعنی احمد اکے دلی مین تجکو پہچانتی تھی -

پینتیسوین پیشگوئی ۳۵

شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جسکی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفرین کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت ردی اور یاس کی حالت کے ہین اس کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھین کھولے گا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور ایک مرتبہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین محمد حسین کے مکان پر گیا ہون اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہمنے وہین نماز پڑھی اور مینے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھسے نماز مین یہ غلطی ہوئی ہے کہ مینے ظہر یا عصر کی نماز مین سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کردیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ مینے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہین پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی

پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوے تو مین کہا دیکھتا ہون کہ محمد حسین ہمارے مقابل بر بیٹھا ہے اور اُس وقت مجھے اُسکا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ مین اسکی طرف نظر کرون پس اُسی حال مین وہ میرے پاس آگیا مینے اُسسے کہا کہ کیا وقت نہین آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھسے صلح کیجائے اُس نے کہا کہ ہان پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہوا اور وہ اُسوقت چھوٹے بچہ کیطرح تھا پھر مینے کہا کہ اگر تو چاہے تو ان باتون سے درگذر کر جو مینے تیرے حق مین کہین جنسے تجھے دکھہ پہنچا اور خوب یاد رکھہ کہ مینے کچھہ نہین کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہین خدا کے اُس بھاری دن سے جبکہ ہم اُس کے سامنے کھڑے ہون گے اُس نے کہا کہ مینے درگذر کی تب مینے کہا کہ گواہ رہ کہ مینے وہ تمام باتین تجھے بخشدین جو تیری زبان پر جاری ہوئین اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مینے معاف کیا اسکے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے پھر مینے کہا جیسا کہ مینے خواب مین دیکھا تھا آج وہ پورا ہوگیا پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سُلطان بیگ ہے جان کندن مین ہے مینے کہا کہ اب عنقریب وہ مرجائیگا کیونکہ مجھے خواب مین دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صلح ہوگی پھر مینے محمد حسین کو یہ کہا کہ مینے خواب مین یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاء الدین فوت ہوجائے گا محمد حسین نے اس بات کو سُنکر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاء الدین فوت ہوگیا پھر مینے اُس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عذر کے بعد دعوت کو قبول کرلیا اور پھر مینے اسکو کہا کہ مینے خواب مین یہ بھی دیکھا تھا کہ صلح بلا واسطہ ہوگی سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور مین آگیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۲ء تھی۔

چھتیسوین پیشگوئی

چھتیسوین پیشگوئی یہ ہے جیسا کہ مین ازالۂ اوہام مین لکھہ چکا ہون خدا تعالی نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسّی برس یا اس سے کچھہ کم یا کچھہ زیادہ ہوگی اور یہ الہام قریبًا بیس یا بائیس برس کے عرصہ کا ہے جس سے بہت لوگون کو اطلاع دی گئی اور ازالۂ اوہام مین بھی درج ہوکر شائع ہوگیا۔

سینتیسوین پیشگوئی

سینتیسوین پیشگوئی یہ ہے کہ خدا تعالی نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریون اور سکھون کے مقابل پر جاری ہوئے ہین جو شخص مقابل پر آئیگا خدا اُس میدان مین میری مدد کرے گا - اسی طرح اور بھی پیشگوئیان ہین جو متفرق کتابون مین لکھی گئی ہین - اور ایسے خوارق پانچہزار کے قریب پُہنچ چکے ہین جنکے دیکھنے والے اکثر گواہ اب تک زندہ موجود ہین - اور ہر ایک شخص جو ایک مدت تک صحبت مین رہا ہے اُس نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہے اور کر رہے ہین پس اُن بدقسمت لوگون کی حالت پر افسوس ہے کہ جو کہتے ہین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ اور پیشگوئی نہین ہوئی یہ نادان نہین سمجھتے کہ جسحالت مین اُن کی اُمت سے یہ انوار اور برکات ظاہر ہو رہے ہین اور دوسرے کسی نبی کی امت سے یہ نشان ظاہر نہین ہوتے تو کسقدر سچائی کا خون کرنا ہے کہ ایسے سرچشمہ برکات سے انکار کیا جائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نہ ہوتا تو کسی نبی کی نبوت ثابت نہ ہوسکتی -

ظاہر ہے کہ صرف قصون اور کہانیون کو پیش کرنا اسکا نام تو ثبوت نہین ہے، یہ قصے تو ہر ایک قوم مین بکثرت پائے جاتے ہین **لعنت** ہے ایسے دل پر جو صرف قصون پر اپنے ایمان کی بُنیاد ٹھیرائے - خصوصًا وہ لوگ جنھون نے ایک **انسان کے بچہ** عاجز کو خدا بنالیا - دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ -

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہین تو تمام سلسلہ نبوّت مین سے اعلی درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلی درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہین یعنی وہی نبیون کا سردار رسولون کا فخر تمام مرسلون کا سرتاج جسکا نام محمد مصطفی و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہین مل سکتی تھی وہ کیسی کتابین ہین جو ہمین بھی اگر ہم اُن کے تابع ہون مردود اور مخذول اور سیاہ دل کرنا چاہتے ہین کیا ان کو زندہ نبوت کہنا چاہیے جنکے سایہ سے ہم خود مردہ ہو جاتے ہین یقینًا سمجھو کہ یہ سب مُردے ہین کیا مُردہ کو مُردہ روشنی بخش سکتا ہے یسوع کی پرستش کرنا صرف ایک بت کی

پرستش کرتا ہے ـ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ مین ہوتا تو اُسکو انکسار کے ساتھ میری گواہی دینی پڑتی کوئی اسکو قبول کرے یا نہ کرے مگر یہی سچ ہے اور یہ سچ مین برکت ہے کہ آخر اُسکی روشنی دنیا پر پڑتی ہے تب دنیا کی تمام دیوارین چمک اُٹھتی ہین مگر وہ جو تاریکی مین پڑے ہون سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہمنے رسول نبی امّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کریگا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اُسکو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے ان ہونی نہین رہیگی **زندہ خدا** جو لوگون سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہوگا اور **جھوٹے خدا** سب اُسکے پیرون کے نیچے کچلے اور روندے جائینگے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتین اس کے ساتھ ہونگی **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی**

اب ہم اس رسالہ کو اس وصیّت پر ختم کرتے ہین کہ اے سچائی کے طالبو سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہین ـ اور اے ہماری قوم کے نادان مولویو یہ وہی خدا کے دن ہین جنکا وعدہ تھا سو آنکھین کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسول کو پیرون کے نیچے کچلا جاتا ہے کیا اُس پاک نبی کی توہین مین کچھ کسر رہ گئی کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا سو اس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندون مین سے چن لیا تا اپنی قدرتین دکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دی اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہین اُنکو جتلا دے کہ مین ہون اور سچائی کا حامی ہون اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت مین اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو دنیا گمراہی مین ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت مین اُس نے تھام لیا یہ **چودہوین صدی** کیا تھی **چودہوین رات کا چاند** تھا جسمین خدا نے اپنے نور کو چادر کیطرح زمین پھیلا دیا ـ اب کیا تم خدا سے لڑوگے کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤگے کچھ شرم کرو اور سچائی کی آگے مت کھڑے ہو ـ خدا نے دیکھا ہے کہ زمین بدعت اور شرک اور بدکاریون سے جلگئی ہے اور نجاست کو پسند کیا جاتا ہے اور سچائی کو رد کیا جاتا ہے سو اُس نے جیسا کہ اُس کی قدیم سے عادت ہے دنیا کی اصلاح کے لیئے توجہ کی ـ کیونکہ سچی تبدیلی آسمان سے ہوتی ہے نہ زمین سے اور سچا ایمان اوپر سے ملتا ہے نہ نیچے سے ـ اسلئے اس رحیم خدا نے چاہا کہ اپنا

✤ اِس زمانہ کے مولویون کی نسبت مین وہی کہتا ہون جو آثار مین پہلے سے کہا گیا ہے منہ

کو تازہ کرے اور اُن لوگوں کے لئے جنکو اشتہاروں کے ذریعہ سے بلایا گیا ہے یا آیندہ بلایا جائے ایسا نشان دکھلائے۔ اور مجھے میرے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ الارض و السماء معک کما ھو معی۔ قل لی الارض و السماء۔ قل لی سلام۔ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون۔ یاتی نصر اللہ۔ انا سننذر العالم کلہ۔ انا سننزل۔ انا اللہ لا الہ الا انا۔ یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے۔ وہ سلامتی جو خدا قادر کی حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور جنکا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کرینگے۔ ہم زمین پر اُترینگے۔ میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔

ان الہامات میں نصرت الٰہی کے پُر زور وعدے ہیں مگر یہ تمام مدد آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی وہ لوگ ظالم اور ناسمجھہ اور بیوقوف ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی موعود تلوار لیکر آئیگا۔ نبوت کے نوشتے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں بلکہ آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائیگا اور پہلے بھی تلوار اُٹھانا خدا کا مقصد نتھا۔ بلکہ جنھوں نے تلواریں اُٹھائیں وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض یہ آسمانی نشانوں کا زمانہ ہے خونریزیوں کا زمانہ نہیں احمقوں نے بڑی تاویلیں کرکے خدا کی پاک شریعت کو بُری شکلوں میں دکھایا ہے۔ آسمانی قوتیں جسقدر اسلام میں ہیں کسی دین میں نہیں ہوئیں **اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں**۔

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی ۲۳ ذی القعدہ ۱۳۱۴ھ

نظم منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

اللہ اللہ صدی چودھویں کا جاہ و جلال	رحمت حق سی ملا ہے اسے کیا فضل و کمال
جسمیں ماموز من اللہ ہوا ایک بندۂ حق	تا کہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال
جس کے آنیکی خبر مخبر صادق نے تھی دی	آسمان پر سے اُتر آیا وہ صاحب اقبال

٭ نوٹ ضمیر ھو اس تاویل سے ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے منہ

قادیان جای قیام اسکا **غلام احمد** نام — ہماری اسلام نے پھر جس کے سبب سے پروبال

دین کی تجدید لگی ہونے بصد شد و مد — دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل وقال

بھوکے نورانی غذاؤں سے لگے ہونے سیر — پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالا مال

شرک وبدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دور — نظر آنے لگا توحید کا اب حسن وجمال

راز سر بستہ بہت علم لدنی کے کھلے — دیکھلی کشف وکرامات کی اک زندہ مثال

وحی والہام کی ماہیتیں روشن ہوئیں آج — شب معراج کا عقدہ کھلا اور طور کا حال

کھل گیا سحر کہ ہے معجزہ زندہ **قرآن** — سب جہان مان گیا سامنا اسکا ہے محال

ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر — ہوگئے غیر مذاہب بھی تجنّب پامال

پیشنگویوں کے کھلے بھید رسالت کے بھی راز — کھلگیا **عیسی مریم** کا نزول اجلال

معنی اعجاز نبوت کی فرشتوں کا نزول — قلب مومن پہ جو ہوتے ہیں الہی افضال

حل ہوے نکتے تصوف کے ولایت کے بھی بھید — مانا سب نے کہ نہیں خارق عادت بھی محال

الغرض ہو گئے حل سیکڑوں عقدے لاحل — دس جواب اسکو ملے جسنے کیا ایک سوال

منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ الٹا — کہتے ہیں **عیسی موعود** کو آیا **دجال**

مثل شیشہ کے نبی اور ولی ہوتے ہیں — نظر آتا ہے سدا شیشہ میں اپنا خط وخال

خود تو شپر کی طرح آنکھوں سے معذور ہیں او — عیب سورج کو لگاتے ہیں باحسن وجمال

علم ظاہر تو ہے **العلم حجاب الاکبر** — علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال

موسیٰ و خضر کے قصہ کو بھی کیا بھول گئے — کردیا موسیٰ کو حیران چلا خضر وہ چال

خضر کے پیچھے چلے جاؤ عقیدت سے **گلاب** — خیر وخوبی سے اگر چاہتے ہو تم حال وقال

فہرست آمدنی چندہ برای طیاری مہمان خانہ وچاہ وغیرہ

منشی عبد الرحمن صاحب اہلمد محکمہ جرنیلی	للعہ	ابراہیم سلیمان کمپنی مدراس	ہ	سیٹھہ اسحق اسمعیل صاحب بنگلور	ملعہ
مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی	للعہ	سیٹھہ والجی لالجی صاحب "	ہ	میرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب صاحب مالیر کوٹلہ	معہ
عرب حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس	ہ	سیٹھہ صالح محمد حاجی السمرکھار "	ہہ	اہلیہ میرزا صاحب موصوف	عہ
سیٹھہ عبد الرحمن حاجی اللہ رکھا مدراس	ہ	مولوی سلطان محمود صاحب "	عہ	شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور	۱عہ
اہلیہ ہای حکیم فضل الدین صاحب بھیروی	ہ	شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی	ہ	منشی کرم الہی صاحب از کوہ شملہ	۶
خیر الدین سیکھوان قریب قادیان	عہ	امام الدین سیکھوان قریب قادیان	عہ	نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم	ہ
جلال الدین صاحب بلانی ضلع گجرات	حمہ	عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھوان	حمہ	نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ	ہ
عبد الحق صاحب کرانچی والہ لدہیانہ	حمہ	خلیفہ نور الدین صاحب والہ تاجر جمون	ملعہ	محمد صدیق صاحب سیکھوان قریب قادیان	عہ

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر بمبئی ۔ شمس الدین محمد ابراہیم صاحب بمبئی ۔ شہاب الدین بخش الدین صاحب بمبئی للعہ
مہدی حسین صاحب " ۶ نور محمد صاحب ۔ فتح محمد خان صاحب بزدار لیہ ڈیرہ غازیخان حمہ
بابو چراغ الدین صاحب سٹیشن ماسٹر لیہ ۶ میرزا افضل بیگ صاحب مختار قصور حمہ ڈاکٹر بوڑہ خان صاحب قصور
عبداللہ خان صاحب برادر تحصیلدار جہلم عہ اکبر علی شاہ صاحب موجیانوالہ ضلع گجرات ۶ مولوی محمد قاری صاحب امام مسجد قصابان جہلم ۶
فضل الٰہی صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان ۶ حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک قریب قادیان ۔ چراغ علی صاحب تھہ غلام نبی قریب قادیان عہ
عبداللہ صاحب تھہ غلام نبی قریب عہ غلام قادر صاحب تھہ غلام نبی قریب ۲ر نظام الدین صاحب " " ۲ر
عبدالخالق صاحب رفوگر امرتسر ۶ غلام محمد صاحب امرتسر شیرانوالہ کٹڑہ عہ گلاب الدین صاحب تھلوال رہتاس بھون ۶
محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر حمہ نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر عہ والدہ عبدالعزیز صاحب پٹواری شیخوان ۶
اہلیہ عبدالعزیز صاحب پٹواری مذکور ۶ جمال الدین صاحب شیخوان عہ شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر دینہ ضلع جہلم
غلام حسین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن دینہ عہ خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن چکراتہ حمہ محمد خان صاحب کپورتھلہ
وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر سجانپور کانگڑہ عہ قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹ عہ قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ ۶
فضل الدین صاحب قاضی کوٹ عہ قاضی فضل الدین صاحب ۔ نور احمد صاحب درویش کے عہ
اہلیہ نبی بخش صاحب رفوگر امرتسر حمہ سید فضیلت علی شاہ صاحب تھانہ دار ڈنگہ ۔ منشی غلام الٰہی بھیرہ محلہ براداران ۶
مہر ساون شیخوان ۔ عہ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر سیالکوٹ عہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب مذکور
سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ عہ اہلیہ شاہ صاحب موصوف دو دفعہ للعہ منشی اللہ دتا خان صاحب سیالکوٹ حمہ
محمد الدین صاحب کنسٹیبل پولیس ۔ شیخ عطا محمد صاحب سب اورسیر عہ حکیم احمد الدین صاحب " عہ
حکیم محمد دین صاحب " عہ مولی بخش صاحب بوٹ فروش " ۶ سید نواب شاہ صاحب مدرس " ۶
سید چراغ شاہ صاحب عنایت اللہ صاحب ۔ سید محمد صاحب ملازم پولیس فضل الدین زرگر عہ مستری نظام الدین و گلاب خان صاحب اورسیر
سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ درجہ اول حمہ محمد الدین صاحب اپیل نویس " حمہ علی گوہر خان صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر جالندھر حمہ
مولوی قطب الدین صاحب بدوملی عہ قادر بخش صاحب لدھیانہ ۔ محمد اکبر صاحب بٹالہ ۔ منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپور
شاہ رکن الدین احمد صاحب کڑا سجادہ نشین حمہ مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس نور محل ۔ بابو غلام محی الدین صاحب بھلور ضلع جالندھر ۶
مرزا نیاز بیگ صاحب ضلعدار نہر ملتان عہ سیٹھ موسیٰ صاحب بمبئی پور ملک آسام صدر بازار ۔ شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر ضلع جہلم للعہ
حافظ عبدالرحمٰن صاحب لیہ حمہ منشی عزیز اللہ صاحب سرہندی پوسٹ ماسٹر نادون کانگڑہ ۶ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالہ
مولوی عبداللہ خان صاحب مولوی محمد حسن خان صاحب پٹیالہ ۔ شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی مراسلہ نویس پٹیالہ ۔ شیخ عبداللہ صاحب و شیخ عباداللہ صاحب پٹیالہ
شیخ کرم الٰہی محمد عہ حافظ نور محمد صاحب عہ مصطفیٰ و مرتضیٰ صاحبان محمد افضل و محمد اعظم ۔ مولوی یوسف صاحب سنوری حافظ عظیم بخش صاحب ۱۲ر
پسران شیخ ظہور علی مرحوم و نبیرہ اکبر علی ۲ر شیخ عبدالصمد معلم سنوری ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ حمہ
سید محمد علی صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ عہ مولوی کرم الدین صاحب اسسٹنٹ مدرس قلعہ سوبھا سنگھ عہ مولوی عبدالکریم صاحب " حمہ

فہرست کتب موجودہ مع قیمت علاوہ محصولڈاک

جلد چہارم براہین احمدیہ اردو	للعہ	سراج منیر مع رسالہ خط و کتابت	۴ر
شحنۂ حق۔ اردو	۶ر	حجۃ اللہ عربی مع ترجمہ اردو	۸ر
برکات الدعا اردو	۲ر	استفتا۔	۴ر
انوار الاسلام "	۴ر	ازالہ اوہام ہر دو حصے	سے
تفسیر سورۂ فاتحہ کرامات الصادقین عربی	عہ	آئینۂ کمالات الاسلام اردو	۶
نور الحق عربی مع ترجمہ اردو	عہ	مع تبلیغ عربی با ترجمہ فارسی	
سر الخلافہ عربی۔	۸ر	تحفہ بغداد عربی	۲ر
رسائل اربعہ یعنی انجام آتھم۔ دعوت قوم		ست بچن مع آریہ دہرم اردو	عہ
خدائی فیصلہ مکتوب عربی مع ترجمہ فارسی	۱۲ر	تحفہ قیصرہ زیر طبع ہے	
اتمام الحجۃ عربی و اردو۔	۳ر	حصہ اول نور القرآن	۴ر
سرمۂ چشم آریہ اردو۔	۱۲ر	" دوم "	۸ر
جنگ مقدس	۸ر		

بذریعہ ویلیو پی ایبل یا پہلے منی آرڈر کے آنے سے
یہ کتابیں مل سکتی ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی

الراقم عیسائی صاحبان کا خیر خواہ

میرزا غلام احمد قادیانی

(۱۰۰۰)

اشتہار انعامی ایکہزار روپیہ

مین اس وقت ایک مستحکم وعدہ کے ساتھ یہ اشتہار
شائع کرتا ہون کہ اگر کوئی صاحب عیسائیون مین سے یسوع
کے نشانون کو جو اُس کی خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہین
میرے نشانون اور فوق العادت خوارق سے قوت ثبوت
اور کثرت تعداد مین بڑھی ہوئی ثابت کرسکین تو مین اُنکو ایکہزار*
روپیہ بطور انعام دونگا مین سچ سچ اور حلفاً کہتا ہون کہ اسمین تخلف
نہین ہوگا مین ایسے ثالث کے پاس روپیہ جمع کرا سکتا ہون جسپر فریقین کا
اطمینان ہو اس فیصلہ کیلئے غیر منصف ٹھیرائے جاینگے

درخواستین جلد آنی چاہئین۔

۴ جنوری ۱۸۹۷ء

* نوٹ اگر درخواست کرنے والے ایک سے زیادہ ہون تو روپیہ آپسمین تقسیم کرسکتے ہین منہ